الحمد لله و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

حق تعالیٰ شانہ، نے جن وانس کی رُشد و ہدایت کے لئے خیر و سعادت کا جو سلسلہ چلایا ہے اُس کی پہلی کڑی حضرت آدم علیہ السلام ہیں، نبوت کی حسین و جمیل عمارت کی تعمیر کا یہ سلسلہ آخرالانبیاء ختم الرسل جناب نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر مکمل ہوا ہے۔قران کریم کی آیت

ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (احزاب)

اورحدیث **انا خاتم النبیین لانبی بعدی**۔اس کثرت سے وارد ہے کہ جس کو تواتر تک تسلیم کیا گیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ عہدرسول ہی میں مدعی نبوت کا ذبہ خواہ وہ مسلیمہ کذاب ہو یا اسود عنسی ہو آخرکار عہدابوبکر صدیقؓ میں قتل کردیئے گئے اوراس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں مسلمان فرمانرواؤں اور غیور مسلمانوں نے اس قسم کے جھوٹ مدعیانِ نبوت کو تہہ تیغ کیا ہے۔جس کی تفصیل حدیث، تفسیر اور تواریخ کے اوراق میں موجود ہے۔ہندوستان میں جب انگریز نے اپنے قدم جمانا شروع کئے تو وہ یہ جانتے تھے کہ یہاں سب سے بڑی حکومت مسلمانوں کی رہی ہے خواہ یہ محمود غزنویؒ کا زمانہ ہو یا شہاب الدین غوریؒ کا دور ہو۔یا دُرانیوں کا زمانہ ہو یا غلامان اور بلبن ہوں یا مُغلیہ دوردورہ ہو غرضیکہ اس قسم کے کاذبین اور متنبیوں کو کبھی برداشت نہیں کیا گیا۔اور مسلمانوں کے عقائد واعمال کو اُن کی دسیسہ کاریوں سے محفوظ رکھا گیا۔ اور مسلمانوں کو جب بھی موقع ملے گا تو وہ اپنا اقتدار قائم کریں گے۔انگریز نے اپنی CID اور انٹیلی جنس کے محکمہ جات کو ہندوستان کے طول وعرض میں بکھیر کر اس حقیقت تک پہنچنے کے لئے رپورٹ طلب کی کہ اسلامی اقتدار کا یہ زوال وقتی انحطاط نہ ہو بلکہ یہ دائمی تنزل اور تزلزل کی شکل میں اسلامی خطوط کے مٹنے یا غیر اسلامی طور طریقے رائج ہونے اور ان کا مسلمانوں میں اثر ہونے کے لئے کیا عوامل درکار ہیں؟ چنانچہ برطانوی قابض ظالموں کو سراغ رساں ایجنسیوں نے یہ رپورٹ دی کہ مسلمان مذہبی

طور پر بہت مضبوط ہیں۔اوران کے دین کی بنیاد اور دین کی عزت وحشمت کا مدار امن وانصاف کے قیام میں اور عالمگیر خلافت اسلامیہ کے جھنڈے کے سائے تلے دینی جدوجہد کے ساتھ مزاحمت کرنے میں ہے جسے اسلام کی مقدس اصطلاح میں ''جہاد فی سبیل اللہ'' کہتے ہیں جب تک جہاد کی روح ان میں موجود رہے گی کوئی مخالف اسلام ان پر زیادہ دیر تک اپنے اقتدار کے پنجے کامیابی کے ساتھ گاڑ نہیں سکتا۔چنانچہ انگریز نے اس رپورٹ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایسی کوششوں کا ایک جامع منصوبہ بنایا جس کی وجہ سے مسلمان مذہبی منافرت کا شکار ہوجائیں اور وہ اپنے دشمن اور مخالف کے مقابلے میں ڈٹنے کے بجائے آپس میں بٹ کر منتشر ہوجائیں اوراس انتشار کی وجہ سے وہ جہاد میں کامیاب نہ ہوں اور اپنے دینی تقاضے کے مطابق اسلامی حکومت قائم نہ کرسکیں۔چنانچہ مسلمان عہد رسالت سے تین باتوں پر ایسا مطمئن رہا ہے جس کی وجہ سے اُسے جہاد کرکے اپنے رب کو راضی کرنے میں کوئی خلل یا ملال نہ آسکا۔ نمبر۱، عبادات کا سکون نمبر۲، اپنے دینی اکابر اور اسلاف پر بھرپور اعتماد اور نمبر۳، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نظام کو آسمانی اور حتمی نظام سمجھنا۔ یہ تین اہداف مسلمانوں کو انہیں ایک امیر کے جھنڈے کے نیچے ایک خدا کے بھیجے ہوئے دین کی عظمت کے قیام کے لئے اس کے آخری پیغمبر کی زریں تعلیمات کو آگے بڑھانے کے لے اپنے رب سے راز و نیاز کرکے مخالف ومقابل سے برسرِ پیکار ہونے میں نہایت باسلیقہ اور مضبوط رہے ہیں۔چنانچہ حدیث وآثار کے تقدم وتاخر یا مجمل ومفسر یا ناسخ ومنسوخ کو سمجھے بغیر مجتہدین وفقہاء کے اختلاف کو بے دینی اور دین سے بے رغبتی قرار دینے کے لئے ایک جماعت تیار کی گئی جنہوں نے دینی عمائد اور آئمہ کے مقبول اور منصور فی الدین اجتہاد وتفقہ کو تقلید سے آزاد کرکے اُن کے مجتہدانہ مقامات کو ظاہر حدیث کے خلاف گردانا اور یہ شوشہ چھوڑا گیا کہ امام کی اقتداء میں مقتدی کا سورۃ الفاتحہ نہ پڑھنا یا امام کی اقتداء میں مقتدی کا رکوع جاتے وقت یا رکوع

سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہ کرنا یا امام کی اقتداء میں مقتدی کا زور سے آمین نہ کہنے سے ان کی نماز غلط اور خلاف سنت قرار پاتی ہے۔ نعوذ باللہ جب کہ یہی اختلاف حضرات صحابہ رضی اللہ عنھم اور تابعین اور مجتہدین کے دور میں رہا ہے مگر انہوں نے کبھی بھی ایک دوسرے کو اس تناظر میں دین سے انحراف کی نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔ خود قرآن وسنت سے اس کی دینی ضرورت اور شرعی حیثیت اور اس کی افادیت معلوم ہوتی ہے ہندوستان میں غیر مقلدین اسی انگریزی منصوبے کے تحت اور اسلامی حکومت کے قیام کا سد باب کرنے کی سازش کے نتیجے میں پیدا ہوئے ہیں۔ ایک دوسری جماعت مبتدعین کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ جہاد کرنے والے مجاہدین احناف ہیں اور بزرگوں کے ماننے والے بھی ہیں لہٰذا ان کے خلاف بزرگوں کو نہ ماننا اور اولیاء کے فیوض وکرامات کا انکار کرنا اور اہلِ سنت والجماعت کے مسلک حقہ سے انحراف کرنے والے یہی مجاہدین ہیں کا پروپیگنڈا کیا جائے۔ چنانچہ انگریزوں کے ایجنٹ مبتدعین مجاہدین کے خلاف سرگرم ہوگئے۔ اور اہل توحید اور متبعین سنت مطہرہ اہل حق کے خلاف فتوے داغنے لگے اور اُن سے عوامی اعتماد اٹھانے لگے۔ بلاشبہ ہر دور اور ہر زمانے میں غیر قوموں سے ملاپ کے نتیجے میں مسلمانوں کو کچھ عمل اور اعتقادی نقصان پہنچا ہے۔ مگر ان شرکیہ اور مبتدعانہ نظریات اور خیالات کو مذہبی سہارا کبھی نہیں دیا گیا۔ جبکہ انگریز کے ان فرمانبرداروں نے علماء حق اور محبانِ جہاد کو ان کے مقاصد سے پیچھے ہٹانے کے لئے وہ ناروا سلوک کیا جس کا پورا نقشہ کھینچنے سے ایک بھیانک تصویر سامنے آجائے گی۔ تفصیلات کے لئے حسام الحرمین اور الکوکبۃ الشہابیہ فی ردّ ابی الوہابیہ، اعلام الاعلام بان الہندوستان دارالاسلام وغیرہ کتب ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں۔ یہ تمام اختلاف علمی اور فقہی یا حدیثی ہیں۔ مگر ظالم اور غاصب آقاؤں کی خوشنودی کے لئے تھا اس لئے مسلمانوں کو دینی اور تنظیمی نقصان پہنچنا شروع ہوا۔ انگریز نے دیکھا کہ یہ ایک دوسرے کو تو غلط کہنے لگے لیکن اسلام کی اہم تعلیم اور زریں

پہچان مسئلہ جہاد کو سرے سے ختم نہ کرسکے چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ انگریزوں کا گھناؤنا گٹھ جوڑ ہوا کہ مسلمانوں کا دینِ اسلام سے اعتماد اٹھانا اور جہادی سبق ختم کرنا یہ ضروری ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بانگِ دہل اپنے آپ کو نبی کہنا شروع کیا۔ (یہ اگرچہ کئی مراحل کے بعد ہوا لیکن انگریزی نبوت کی اس سازش کا مقصد یہی تھا) چنانچہ جو شخص بھی مرزا غلام احمد کی کتابیں اشتہارات اور اعلانات دیکھے گا اس کو دو باتوں میں مرزا قادیانی انگریزوں کے مقاصد کا عریاں حمایتی اور وفادار نظر آئے گا۔ ایک تو مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ اس زمانے میں جہاد کا نام لینا اسلام اور مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے۔ اور دوسرا مسئلہ ہے انگریزوں سے وفاداری۔ چنانچہ اس کی کتابیں روحانی خزائن تریاق القلوب نصرۃ الحق براہین وغیرہ میں یہ عبارات موجود ہیں کہ انگریز گورنمنٹ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت ہے۔ اور خدا وہ دن نہ لائے کہ انگریز ہم سے ناراض ہوجائیں (مرزا قادیانی کے اندازِ تحریر سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس کے متبعین انگریز حکومت کو حق بجانب بلکہ خدائی حکومت سمجھتے ہیں) ایک عام مسلمان جسے انگریزی قلمرو اور ان کے ظالمانہ کروفر کے ابجد کا بھی پتہ ہو وہ مرزا قادیانی کے دونوں نظریات اسلام دشمنی اور اسلام کے مقابلے میں ایک نئے دینی اور جعلی مذہب کو ایک ڈھونگ سمجھے گا۔ مرزا صاحب نے دھوکہ دہی اور دجل، فریب کی انتہا کردی حتیٰ کہ ایک شہر اُس کی وصیت کے مطابق اس کے متبعین نے "ربوہ" کے نام سے آباد کیا اور چونکہ مرزا کا کہنا تھا کہ میں مسیح موعود ہوں جبکہ حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم کے لئے قرآن کریم میں ہے

وآوَيْنَا هُمَا اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ. (المؤمنون آیت: ۵۰)

مرزا کے لوگوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو یہ جھوٹ بتلانا اپنے جھوٹے پیغمبر کی اتباع کے فرائض منصبی میں سمجھ لیا کہ وہ کہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی قربِ قیامت میں آنے والا عیسیٰ بن مریم ہے اور اُن کی رہائش جس جگہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے وہ جگہ

یہ چنیوٹ کے قریب ربوہ کا شہر ہے۔ اس دجل وتلبیس اور خداع کے ساتھ وہ حضرت عیسی کے مقدس مقام قیام اور قرآن عظیم میں ان کے بیان کردہ مقدس شہر کا غلط اور جھوٹا پروپیگنڈہ اپنے حق میں سادہ لوح مسلمانوں کو شکار کرنے کے لئے کرتے تھے برصغیر میں کاروان تحفظ ختم نبوت علماء حق کے آخری سالار مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے کامیاب محقق مُناظر ہمارے مخدوم وبزرگ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی دوررس نگاہوں نے قادیانی دجل اور دھوکہ دہی کو بھانپ لیا اور سردھڑ کی بازی لگا کر عمر عزیز کا بیش بہا حصہ صرف کر کے ناخواندوں کو خواندہ اور ان پڑھوں کو صاحب علم بنایا اور عوام وخواص کی طرح متحرک کر کے اور فساق وفجار کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی خوف اور آخرت کی نعمتوں کا شوق پیدا کر کے اور سچے پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی برکت سے مغفرت کی بہترین امیدیں دلا کر انہیں جدوجہد میں اپنے ساتھ ہمرائے اور ہمسفر بنایا۔ مولانا نے ان کی کوششوں کو کہاں سے اٹھایا اور کہاں کہاں نبھایا یہ طویل داستان جو اس وقت میرے قلم کی شوکت تحریر سے بہت زیادہ وزن دار ہے اس کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ مگر اللہ محسن اور منعم نیوہ دن اور وہ گھڑی اور وہ عظیم خوشی جوان کے لئے ازل تا ابد تک مقرر تھی آخر انہیں عطا فرمائی کہ پنجاب اسمبلی نے مولانا کی مخلصانہ تحریکات پُرسوز صداؤں اور دلوں کو پگھلا دینے والے اقدامات قبول کر کے یہ تاریخ ساز فیصلہ کیا کہ قرآن کا بیان کردہ مقام ربوہ یہ نہیں ہے بلکہ یہ پاکستان کا چناب نگر ہے۔ اور اس کو ربوہ کہنا ایسا غلط اور دجل ہے جیسے لاہور کو مکہ مکرمہ اور اسلام آباد کو مدینہ منورہ کہنا اسلام کے دو عظیم مراکز کی توہین اور تمسخر ہے اس طرح ربوہ کا نام ہٹانا اور چناب نگر رکھنا یہ ایک دینی ضرورت تھی اور مسلمانانِ پاکستان کا یہ فریضہ تھا کہ وہ سچائی کا اعتراف اور پاسِ وفا کر کے جھوٹوں کے جھوٹ اور ان کی ذلت آمیز کاروائیوں سے دنیا کو بچائے۔ زیر نظر کتاب میں مولانا نے اس سلسلے کی پچاس سالہ کاوشوں کو بمع خیر وفتح کے نتیجہ میں قلمبند فرمایا ہے۔

مولانا کی زندگی میں یہ کتاب کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے اور وقت کے قدر شناسوں سے داد تحقیق وتحسین قربانی لے چکی ہے مگر زہے نصیب کہ حضرت مرحوم نے بستر مرگ پر علالت کے ہجوم کے ساتھ لرزتے اور کانپتے مبارک ہاتھوں سے اس عاجز اور فقیر کے نام ایک خط تحریر فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ یہ کتاب جس طرح میں چاہتا ہوں آپ کی نگرانی میں ان اضافات کے ساتھ چھپ جائے۔ اور چونکہ اس سے پہلے "رد قادیانیت کے زریں اصول" ہمارے ہاں سے مولانا کی خواہش اور شکریہ کے ساتھ شائع ہو چکی تھی اس لئے ان دونوں کتابوں کی شکر وسپاس کی تقریب راقم کی نگرانی میں کراچی یا لاہور میں ہو جائے۔ خدا کا شکر وکرم ہے کہ حضرت والا کی خواہش اور آخری تمنا کے مطابق میری مختصر اور عاجزانہ گزارشات کے ساتھ حضرت کی قربانی اور جہد مسلسل کا آئینہ دار اور اسلام کی عزت رفتہ کا ترجمان اور کذابین اور دجالین کے خلاف اہلِ حق کے ہتھیار کتاب "ربوہ سے چناب نگر تک" پوری شان وشوکت سے منصۂ شہود پر آرہی ہے حق سبحانہٗ تعالیٰ اس کو حضرت منظور احمد صاحب چنیوٹی کے لئے ذخیرۂ آخرت بہترین ثواب اور صدقۂ جاریہ وچشمۂ فیضان ثابت فرمائے اور اُن کے منہج پر کام کرنے کے لئے اُن کے لائق صاحبزادوں اور تلامذ واصحاب کو توفیق رفیق نصیب فرمائے۔ وصل اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین.

مفتی محمودؒ صاحب سے استدعا (صفحہ ۳۷ اور صفحہ ۳۸)

اس عنوان کے تحت حضرت مولانا مرحوم نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ ان کی مخلصانہ اور بے باکانہ جدوجہد قربانیوں کا آئینہ دار ہے اپنے مقصد کی عظمت پر اور اپنے کام کی صداقت پر یقین کرنے والوں کے لئے اس قسم کے مواقع قدرے گراں ہوتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں مولانا مرحوم کا اخلاص اور تدین عظمت اور حکمت انسانی

کامیابیوں کی معراج پر ہے حق تعالیٰ ان کو بہترین صلہ عطا فرمائے۔ وہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کے علم اور عظمت شان کے دیگر قدر شناسوں سے بڑھ کر معترف بلکہ ایک مستفید اور متغیر کی طرح معتقد تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ وقت کے فقیہ کامیاب محدث جلیل القدر مفسر اور دین و دنیا کے علوم کی امانت کے منصب پر فائز تھے اور اُن کی جلالت شان مخالف و موافق کے ہاں مسلمہ تھی وہ سیاسی میدان کے کامیاب مدبر اور اپنے وقت کے تمام کامیاب سیاستدانوں کے استاذ اعظم کا درجہ رکھتے تھے ختم نبوت پر حضرت کی اپنی تصنیف بزبان عربی شائع ہو چکی ہے وہ اس میدان کے بھی فاتح اور مجتہد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کے علوم کے ساتھ حُسن سلیقہ اور قوانین کی تدوین کے تمام مراحل اور دین کے تناظر میں معاملات کو نبھانے کا ملکہ موہوبہ عطاء فرمایا تھا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ ہی مسلمانوں کی طرف سے قومی اسمبلی کے اندر مرزائیوں کے خلاف وکیل اور ترجمان تھے۔ اور آپ کی اعلیٰ صلاحیت اور کامیاب دفاع اور تیر بہدف جرح نے قادیانیوں کے دونوں فرقوں اور ان کے سرغنوں کو قومی اسمبلی کے ارکان کے سامنے بے حجاب اور بے نقاب کر کے دکھایا۔ آپ کے دلائل اور براہین کی تاب نہ لاتے ہوئے انہیں ممبروں کے سامنے پسپائی قبول کرنی پڑی اور اس کے نتیجے میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جو مسلمانانِ عالم اور پھر پاکستان کے مسلمانوں کی ایک عظیم اور تاریخی مذہبی اور ملی فتح تھی۔ اس فیصلہ کی برکت سے مولانا منظور احمد صاحب مرحوم کو اپنے مذکورہ نام کی جدوجہد میں سہولتیں پیش آئیں کیونکہ قومی اسمبلی میں بیٹھ کر کوئی ممبر اس عظیم فیصلے کے بعد مولانا منظور احمد صاحب کی تحریکات اور قراردادوں کو مرزائیوں کے حق میں کالعدم نہیں کروا سکتا تھا۔ کیونکہ اس کی اساس اور بنیاد حضرت اقدس فقیہ الامت اپنے دور کے امام اور مجتہد میدانِ کارزار سیاسیات کے مسلمہ فاتح حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائم کر چکے تھے۔ بلکہ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے بعض ایسے اقدامات جن

سے مرزائیت کو تقویت ملتی تھی اُس پر حضرت مفتی صاحب کے نجی اور عام جلسوں میں سخت ترین گرفت نے جنرل ضیاء الحق مرحوم کو قادیانیت اور مرزائیت سے برأت کا اعلان اور ان کو اسلام کی دعوت دینے اور مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم کی بات غور سے سن کر اس پر عملی اقدامات کرنے پر مجبور کیا تھا۔ یہ وضاحت اس لئے کی گئی تاکہ موجودہ تحریر سے کوئی غلط فہمی جنم نہ لے۔ اور چونکہ اس مقام کی وضاحت کرنے کی اجازت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم نے اپنی زندگی میں دی تھی اور چونکہ وہ بھی حضرت مفتی صاحب کے عقیدت برادر اور وفادار اتباع کی طرح ایک تھے چنانچہ ان کے صاحبزادہ عزیزم مولوی ثناء اللہ نے ملتان تشریف لا کر حضرت کا خط دیا اور ساتھ اس مقام کی وضاحت کی اجازت دی۔ والحمد للہ علیٰ ھذا۔

منجانب!

محمد زرولی عفا اللہ عنہ

انتساب

پاکستان کی اس باوقار اور محترم شخصیت
کے نام
جنہیں اپنے نام کا اظہار پسند نہیں

لیکن امرِ واقع یہ ہے کہ ربوہ کے نام کی تبدیلی جیسا ممتنع کام انہی کی حکیمانہ تدابیر کی بدولت منصۂ شہود پر اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔ اس کارِ عظیم میں بنیادی کردار انہی کا ہے' اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیں اور دین کے کاموں میں دلچسپی لیتے رہنے کی توفیقِ مزید عطا فرمائیں۔ نیز حاسدین کی نظرِ بد اور مکاروں کے مکاید سے انہیں ہر طرح مامون و محفوظ فرمائیں۔

آمین یا رب العالمین!

احقر منظور احمد چنیوٹی

فہرست

مسئلہ ختم نبوت پر مولانا منظور احمد چنیوٹی کی گرفتاریاں	10
قادیانیت کے تعاقب میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کے غیر ملکی تبلیغی دورے	11
اظہار تشکر و امتنان - مولانا منظور احمد چنیوٹی	12
صاحب جنوں - محمد طاہر عبد الرزاق	14
مقدمہ - ابو عمار زاہد الراشدی	19
قادیان سے چناب نگر تک	23
قادیانیوں کی غداری	23
جھوٹے پر خدا کی پھٹکار	24
مرزا قادیانی کا ایک اور عجیب الہام	25
خدائی قدرت کا ظہور	26
مستقل نئے شہر کی خطرناک سازش	26
جگہ کی تلاش	27
ضلع سیالکوٹ	27
ضلع شیخوپورہ	27
ضلع جھنگ	28
نئی بستی کی بنیاد اور اس کا نام	28
ایک لطیفہ	29
ربوہ نام رکھنے میں ایک دوسری مخفی حکمت	30

تبدیلی نام کی مختصر روئیداد	32
افریقی ممالک کا پہلا دورہ	33
ایک ہم جنوں مجاہد دوست	34
صوفی برکت علی مرحوم سالاروالے سے ملاقات	35
دوستوں کا استہزاء اور مذاق	36
حضرت مفتی محمود صاحب سے استدعا	36
صدر ضیاالحق سے مدینہ منورہ میں ملاقات	38
پنجاب اسمبلی میں قرارداد	40
مسلم لیگ میں شمولیت کی دعوت	41
فارورڈ بلاک کا اعلان اور میاں صاحب کا تحریری وعدہ	42
ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی قرارداد	42
وزیراعظم میاں نواز شریف سے ملاقات	43
وزیراعظم سیکرٹریٹ سے چٹھی	43
امام کعبہ شیخ سبیل اور ڈاکٹر عبداللہ عمر کے خطوط	44
بیرونی ممالک سے قراردادیں	44
ہدیہ تبریک اور عرض مزید	44
پنجاب اسمبلی کے دیگر ممبران سے ملاقاتیں	45
وکلا سے مشورے	45
1997 کے الیکشن میں کامیابی	46
اسمبلی کے ڈپٹی سیکرٹری سے مشورہ	47
غلط جواب پر تحریک استحقاق	47
اسمبلی میں مختصر قرارداد	48
ڈائریکٹر ریونیو سے ملاقات	48
صدر تارڑ صاحب اور راجہ ظفرالحق صاحب سے ملاقات	49
دستخطوں کی مہم	49
صدر تارڑ صاحب سے ملاقات	50
سپیکر پنجاب اسمبلی سے ملاقات	52
قرارداد کی منظوری	52
الیکٹرانک میڈیا وائس آف امریکہ وغیرہ کے تبصرے	54
بشارت عظمیٰ کی خوشخبری دبئی میں	55
مسجد العزیز دبئی میں پہلا خطاب	56
پاکستانی قونصل خانہ میں مٹھائی	56
پریس کانفرنس	57
مبارکباد کے فیکس	58
دبئی سے پاکستان واپسی	58
صدر صاحب کو مٹھائی اور مبارکباد	59
چنیوٹ اور چناب نگر میں استقبال	59
چناب نگر کی مسلم مسجد میں خطاب اور شکرانے کے نوافل	60
اسمبلی میں مٹھائی کی تقسیم	61
ربوہ کے متبادل نام کا تصفیہ	61
نواں قادیاں	62
مولانا اللہ وسایا کی استدعا	63

نوٹیفکیشن کی منسوخی	63
چک ڈھکیاں پر اتفاق	64
فلیٹی ہوٹل لاہور میں استقبالیہ	65
ڈپٹی سپیکر کو دھمکیاں	65
بیرون ملک دورہ پر روانگی	66
چناب نگر کا نوٹیفکیشن	67
چناب نگر میں اجتماعی جمعہ اور لوح یادگار کی تقریب نقاب کشائی	68
چنیوٹ میں سالانہ فتح مباہلہ کانفرنس	69
شیخ برادری نے شیلڈ پیش کی	69
یادگار تختی کی قادیانیوں کے ہاتھوں بے حرمتی	70
رئیس الحرمین وامام کعبۃ اللہ شیخ عبداللہ بن محمد بن سبیل سے ملاقات	71
امام حرم مکہ شیخ امام سبیل کی طرف سے نقد ہدیہ	73
حج کے بعد دیگر مشائخ سے ملاقاتیں	74
مولانا اسماعیل سنگی اور قاری عثمان صاحبان سے ملاقات	75
مکہ مکرمہ میں دو استقبالیہ تقریبات	75
راجہ صاحب سے پاکستان ہاؤس میں دو تین ملاقاتیں	77
امام حرم مکہ شیخ سبیل اور مہتمم مدرسہ صولتیہ کے لیے مٹھائی	78
مدرسہ صولتیہ میں عشائیہ و دستار بندی کی عظیم تقریب	78
دستار بندی	79
مدینۃ الرسول میں تقریبات	81
کویت میں نشان صدیق اکبر ایوارڈ	82
مرزا مسرور اور اس کے رفقاء کی گرفتاری	83
قادیانیت کے تابوت میں آخری میخ	85
ملک رب نواز صاحب کو حج وعمرہ کی سعادت	86
تمام سرکاری اداروں میں چناب نگر کے نوٹیفکیشن پر عملدرآمد کی کوشش	86
آخری فتح اور کامیابی	87
حاجی ملک محمد اسلم کھچیلا صاحب کا بیان	90
ربوہ کا نام تبدیل کرانے میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کی ابتدائی کوششیں	91
قرارداد بلدیہ صدیق آباد	103
پنجاب اسمبلی میں صدائے ختم نبوت	107
وزیراعظم سیکرٹریٹ	133
مبارک بادیں	137
نام تبدیل کرانے کے بعد مختلف محکموں کو آرڈر	143
شاعروں کا خراج تحسین	147
ربوہ کی زمین بحق سرکار ضبط کی جائے	155
صحافتی معرکے - تاریخی شواہد	161

مسئلہ ختم نبوت پر

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی گرفتاریاں ایک نظر میں

★ 1953 کی تحریک ختم نبوت میں 6 ماہ ڈسٹرکٹ جیل جھنگ جوڈیشل جیل لاہور۔

★ 1960 تین ماہ تک ڈسٹرکٹ جیل جھنگ۔

★ 1971 یحییٰ خان کے مارشل لاء دور میں ایک سال منٹگمری جیل۔

★ 1972 قادیانیوں کو کافر کہنے کے جرم میں قید بمقام شیخوپورہ۔

★ 1973 قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کو آشکار کرنے پر ایک ماہ کیلئے ڈسٹرکٹ جیل جھنگ

★ 1974 حکمران کے غیر اخلاقی کریکٹر پر تنقید کرنے کے جرم میں بہاول پور میں قید معہ بیڑیاں و جبری مشقت۔

★ سنٹر جیل فیصل آباد میں ایک ماہ کیلئے نظر بند سید عطاء المحسن شاہ بخاری سے مسجد صدیق اکبر میں تقریر کرانے کے جرم میں۔

★ 1977 قادیانیوں کے خلاف تقریر کرنے پر سیالکوٹ میں گرفتار اور سنٹرل جیل میں نظر بند۔

★ تحریک نظام مصطفیٰ کے سلسلہ میں 3 ماہ تک سنٹرل جیل وکیمپ جیل لاہور میں قید۔

★ 1974 کے تاریخی فیصلہ کی تائید کرنے پر پرانے مقدمے میں ایک ماہ کیلئے ڈسٹرکٹ جیل جھنگ میں نظر بند کر دیا۔

★ 1985 ساہیوال میں قادیانیوں کی دہشت گردی سے شہید ہونے والے مسلمانوں کے جنازہ میں شرکت سے روکنے پر جیل۔

★ 1995 تک 157 مقدمات پر جلسوں میں جانے سے روکنے کیلئے ضلع بندی اور زبان بندی کے احکامات صادر ہوئے۔

★ منڈی بہاؤالدین میں محرم الحرام میں شہادت حسینؓ کانفرنس میں شرکت کیلئے پہنچے تو وہاں کی انتظامیہ نے جلسہ درہم برہم کر کے موقع سے گرفتار کرلیا۔

قادیانیت کے تعاقب میں

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے غیر ملکی تبلیغی دورے

- سعودی عرب
- ہندوستان
- ایران
- کویت
- بحرین
- آسٹریلیا
- انگلینڈ
- بلجیم
- اسپین
- جنوبی افریقہ
- تھائی لینڈ
- نائیجیریا
- سیرالیون
- فیجی
- مصر
- یمن
- ڈنمارک
- بنگلہ دیش
- افغانستان
- ترکی
- قطر
- جزائر فجی
- انڈونیشیا
- جرمنی
- ناروے
- فرانس
- کینیڈا
- ہانگ کانگ
- گھانا
- گھیمبیا
- لیبیا
- پرتگال
- امریکہ
- متحدہ عرب امارات (دوبئی، شارجہ، عمان، راس الخیمہ، ام القیوم، العین، الفجیرہ)

اظہار تشکر و امتنان

ارشاد نبوی ہے من یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرسکتا۔ یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا مواد جمع کر کے میں نے عاشق رسول مجاہد ختم نبوت مشہور مصنف و مؤلف عزیز محترم محمد طاہر عبدالرزاق صاحب (سلمہٗ) کے سپرد کردیا۔ اس کی ترتیب و تحشیہ۔ اس کی تزئین و آرائش خوبصورت ٹائٹل جس سے اس تاریخی فیصلہ کی اہمیت واضح ہو رہی ہے۔ پھر اس کی طباعت کے تمام مراحل انہوں نے جس جانفشانی‘ ذمے داری اور ذوق و شوق سے انجام دیئے ہیں اس پر میں ان کا انتہائی صمیم قلب سے شکرگذار اور دعاگو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل و عمر میں برکت نصیب فرمائیں۔ آخرت میں ان کے لیے اسے ذریعہ نجات بنائیں۔ اس سے قبل ”رد قادیانیت کے زریں اصول“ کتاب جو میری پچاس سالہ زندگی کا نچوڑ ہے، اس کی طباعت کے تمام مراحل بھی انہوں نے جس خوش اسلوبی اور احسن طریق سے سرانجام دیئے اس کے لیے بھی ان کا شکرگذار ہوں۔ اللہ تعالیٰ دارین میں ان کو اس کا بہترین صلہ نصیب فرمائیں اور بخشش کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

اس موقع پر میں اپنی عزیزہ باجی یاسمین اہلیہ عزیزم عبدالقدیر بھٹی جو انگلینڈ ساؤتھ آل لندن میں مقیم ہیں‘ کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے اس کی طباعت کے تمام اخراجات اپنے ذمہ لیے۔ دو سو پونڈ انہوں نے اس سلسلہ میں

مجھے دیئے تھے اور وعدہ کیا کہ مزید جو اخراجات ہوں گے وہ میں ادا کروں گی۔ یہ بچی بڑی صالح اور مجاہدہ ہے۔ ہمارے اپنے شہر چنیوٹ سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دینی دنیاوی تمام حاجات کو پورا فرمائیں۔ اس کے بدلہ اسے اولاد نرینہ کی نعمت سے نوازیں جس سے وہ ابھی تک محروم ہے۔ آمین۔ عزیزم مولوی ثناء اللہ اپنے لڑکے کے لیے بھی دعاگو ہوں جس نے تمام ضروری مواد مہیا کیا اور اسے طباعت کے مراحل تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ اس کا علم نافع فرمادیں اور فلاح دارین نصیب فرمائیں۔ آمین

فقط

مولانا منظور احمد چنیوٹی

صاحب جنوں

وہ زندگی کی شاہراہ پر حیات مستعار کی اکہتر منزلیں طے کر چکے ہیں۔ داڑھی اور سر کے بال سفید براق ہو چکے ہیں۔ پون صدی کا بڑھاپا قدم قدم پر ان کی راہ میں ہمالیہ بن کے کھڑا ہوتا ہے۔ نوے فیصد قوت سماعت ختم ہو چکی ہے۔ کانوں میں سماعت کا حساس آلہ لگانے کے باوجود بڑی اونچی آواز میں ان سے بات کرنا پڑتی ہے۔ شوگر نے صحت کو گھائل کر رکھا ہے۔ سفر میں ان کے ڈرائیور کے پاس تھرماس میں انسولین ہوتی ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں سے سرنج میں انسولین بھرتے ہیں اور خود ہی پیٹ میں سوئی چبھو کر ٹیکہ لگا لیتے ہیں اور اپنی اگلی منزل کی جانب عازم سفر ہو جاتے ہیں۔ پاکستان کے قریہ قریہ گاؤں گاؤں قصبہ قصبہ اور شہر شہر میں قادیانیت کا تعاقب کرتے ہیں۔ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں بیرونی دنیا کے سینکڑوں دورے کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ اعزاز بھی بخشا ہے کہ بیت اللہ کے صحن میں انہوں نے تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر درس بھی دیے ہیں۔ علالت اور بڑھاپے کے باوجود جلسوں میں دو دو تین تین گھنٹے بے تکان بولنا ان کا معمول ہے۔ قادیانیت پر شیر کی طرح گرجتے اور چیتے کی طرح لپکتے ہیں۔

اس عمر میں ان کی یہ کارکردگی دیکھ کر لوگ انہیں تعجب بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں لیکن مجھے تعجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ عقاب سے کسی نے پوچھا تھا ''تو پرواز کرتے کرتے تھکتا کیوں نہیں؟'' عقاب نے جواباً کہا تھا ''میرا شوق پرواز مجھے تھکنے نہیں دیتا۔'' مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کو اس بڑھاپے میں جب میں اتنا پر مشقت کام کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو انگلستان میں رونما ہونے والا وہ واقعہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ جب ایک شخص اتوار کے روز اپنی گاڑی کو جیک لگا کر صاف کر رہا

تھا۔ اس کا اڑھائی تین سال کا بچہ گاڑی کے نیچے گھسا کھیل رہا تھا کہ اچانک جیک ٹوٹ گیا اور بچہ گاڑی کے نیچے آ گیا۔ نوجوان اور طاقتور باپ نے گاڑی کو اٹھا کر بچے کو نکالنے کی بڑی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ آخر باپ ساتھ والے ہمسائے کے گھر جیک لینے کے لیے بھاگا۔ ادھر گھر میں کام کرتی ماں نے جب اپنے بچے کی آہ و بکا سنی تو وہ لپکتی ہوئی آئی۔ اس نے آتے ہی ایک ہاتھ سے گاڑی اٹھائی اور دوسرے ہاتھ سے اپنے بچے کو باہر نکال لیا۔ ادھر باپ بھی جیک لے کر ہانپتا کانپتا پہنچ گیا۔ باپ نے آ کر عجب منظر دیکھا کہ ماں اپنے بچے کا ہاتھ پکڑ کر فاتحانہ انداز میں مسکرا رہی ہے۔

''تم کمزور اور دبلی سی عورت نے اسے کار تلے سے کیسے نکال لیا؟'' باپ نے سوال کیا۔

''میں نے ممتا کے عشق کی قوت سے اسے نکال لیا۔''

ماں نے پراعتماد لہجے میں جواب دیا۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی بھی قوت عشق رسول ﷺ سے پرواز کر رہے ہیں اور دنیا میں "لانبی بعدی" کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ میدانِ تحریر ہو یا میدانِ تقریر وہ ہر میدان میں شہسوار نظر آتے ہیں۔ مختصر سی نشست میں ایک عام آدمی کو فتنہ قادیانیت سے آشنا کر دینا اور اسے قادیانیت سے برسر پیکار کر دینا ان کا وصف خاص ہے۔ تحریر میں ان کا قلم قادیانیت اور مرزا قادیانی کی ایسی سرجری کرتا ہے کہ قادیانیت کے اعضاء کٹ کٹ کر گرنے لگتے ہیں اور جسد قادیانیت کٹے ہوئے اعضاؤں کا ڈھیر بن جاتا ہے۔

مولانا ایک ہردلعزیز شخصیت ہیں۔ وہ جہاں جاتے ہیں لوگوں کے قلوب میں اتر جاتے ہیں۔ لوگ ان کے راستے کو اپنی پلکوں سے آراستہ کرتے ہیں۔ اور مولانا کی ایک صدا پر پروانوں کی طرح امڈے چلے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے شہر چنیوٹ سے ایک مرتبہ چیئرمین بلدیہ اور تین دفعہ ایم۔ پی۔ اے چنے گئے۔

مولانا جب پنجاب اسمبلی میں پہنچے تو پنجاب اسمبلی ایک مجاہد ختم نبوت کی للکار سے گونج اٹھی۔ مولانا ہر اجلاس میں قادیانیوں کی شر انگیزیوں کا محاسبہ کرتے۔ ممبران اسمبلی کو ان کی غداریوں اور ان کے کالے کرتوتوں سے آگاہ کرتے۔ وہ یہ ہدف لے

کر اسمبلی کے کارزار میں اترے تھے کہ میں ممبران اسمبلی کی قادیانیوں کے خلاف ذہن سازی کروں گا اور پھر اس اسمبلی سے تحفظ ختم نبوت کا ایک عظیم کام لوں گا۔ پھر وہ وقت سعید آیا جب مولانا کی محنت رنگ لائی اور انہوں نے ایک مہم جو کی طرح اپنے ہدف کو پالیا۔

قادیانی جس طرح مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول' مرزا قادیانی کی ہفوات کو قرآن مجید' اس کے بکواسات کو احادیث رسول۔ اس کے خاندان کو اہل بیت' اس کی بیوی کو اُم المومنین' اس کے ساتھیوں کو صحابہ اور اس کی بیٹی کو سیدۃ النساء کہتے ہیں۔ اسی طرح قادیانی اپنے کفریہ مرکز کو ربوہ کہتے تھے۔ 1984ء کے صدارتی امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانیوں کو اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا۔ لیکن ربوہ ایک سرکاری نام تھا۔ قادیانی اس اسلامی نام کو استعمال کرتے تھے۔ اس نام سے ظاہر ہوتا تھا کہ ربوہ مسلمانوں کی ایک بستی ہے۔ جو ایک بہت بڑا دھوکہ اور فریب تھا۔ ایسا فریب جیسے چوروں کی بستی کا نام شریف پورہ اور کافروں کے شہر کا نام اسلام نگر رکھ دیا جائے۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب نے ربوہ کا نام تبدیل کرنے کا نعرہ رستا خیز بلند کیا اور پنجاب اسمبلی میں ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد پیش کردی اور پھر اسے کامیاب و کامران کرنے کے لیے مولانا سیماب بن گئے' طوفان بن گئے' ایک نہ جھکنے والا آہنی نوجوان بن گئے۔ رعد کی طرح کڑکے' بادل کی طرح برسے اور پورے پنجاب کا جہادی دورہ کیا۔ ممبران اسمبلی کے حلقوں میں پہنچے' عوام سے ملے اور انہیں کہا کہ وہ اپنے حلقہ کے ممبران اسمبلی کو اس قرارداد کے لیے تیار کریں۔ خود بھی ممبران اسمبلی سے فرداً فرداً رابطہ کیا۔ قومی پریس میں اس مسئلہ کو ایک ماہر وکیل کی طرح پیش کیا اور اس پر دلائل و براہین کی برسات کردی۔ لٹریچر شائع کیا۔ اشتہارات لگائے' بینرز لگائے۔ پورے پنجاب کے علماء سے جلسوں اور کانفرنسوں میں قراردادیں منظور کروائیں۔ اعلیٰ سرکاری حکام سے ملاقاتیں کیں اور آخر وہ تاریخی وقت آ گیا جب پنجاب اسمبلی نے ''ربوہ'' کا نام تبدیل کرکے ''چناب نگر'' رکھ دیا۔ پورا ملک ختم نبوت کے نعروں سے گونج اٹھا۔ دنیا بھر کے مسلمانوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اندرون و بیرون ملک مولانا کے اعزاز میں

تقریبات منعقد کی گئیں۔ وہ وقت بھی کتنا عہد ساز تھا جب ربوہ کے ریلوے سٹیشن سے تقریباً نصف صدی بعد ''ربوہ'' کا بورڈ اتار کر ''چناب نگر'' کا بورڈ لگایا گیا۔ قادیانیوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔ جھوٹی نبوت کو منہ چھپانے کی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ کہاں وہ پاکستان پر قبضے کے خواب دیکھ رہے تھے اور کہاں ربوہ کا نام بھی چناب نگر ہوگیا۔ لوگ اس وقت کو بھی یاد کر رہے تھے جب 1974ء میں نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کو اسی ریلوے سٹیشن پر ختم نبوت...... زندہ باد کے نعرے لگانے پر قادیانی غنڈوں نے شدید زخمی کردیا تھا اور پھر اسی سٹیشن سے اٹھنے والی تحریک پورے ملک میں پھیل گئی تھی اور 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا تھا۔ آج اس ریلوے سٹیشن کا نام بھی بدل گیا تھا اور آج پھر اسی ریلوے سٹیشن پر ختم نبوت...... زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بھی لگ رہے تھے۔ لیکن آج قادیانی یوں خاموش تھے جیسے ان کی ماؤں نے انہیں گونگا جنم دیا تھا۔ قربانی رنگ لایا کرتی ہے' محنت رائیگاں نہیں جاتی اور اخلاص کا شجر ہمیشہ ثمر بار ہوا کرتا ہے۔

اس کتاب کی اشاعت سے چند روز قبل حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب اپنے شاگرد خاص اور میرے واجب الاحترام دوست اور بھائی جناب مولانا قاری محمد رفیق صاحب کے ساتھ میرے گھر تشریف لائے تو دوران گفتگو کہنے لگے کہ آج کل میرے دل میں ایک خواہش بڑی شدت سے اٹھ رہی ہے کہ قادیانیوں کے قبضہ سے ربوہ کی زمین چھڑا کر ربوہ کے مکینوں کو مالکانہ حقوق پر دے دی جائے فرمانے لگے کہ قادیانیوں نے ایک خطرناک سازش کے تحت انگریز گورنر سر فرانس موڈی سے 1033 ایکڑ سات کنال آٹھ مرلہ زمین پرانا آنہ فی مرلہ کے حساب سے لے لی تاکہ پاکستان میں ایک قادیانی ریاست بنائی جائے۔ زمین خریدنے کے بعد پورے پاکستان سے قادیانیوں کو لاکر یہاں آباد کیا گیا۔ قادیانیوں نے یہاں آکر اچھے خاصے پیسے لگا کر مکانات تعمیر کیے۔ آج اُن مکانات اور کوٹھیوں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ لیکن کوئی قادیانی انہیں بیچ نہیں سکتا کیونکہ مکان یا کوٹھی تو قادیانی کی ہے لیکن زمین انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے۔ ۱۹۷۴ء کے بعد ربوہ کے بہت سے قادیانی مسلمان ہونے لگے تو انہیں ان کے مکانات پر قبضہ اور ربوہ سے نکالنے کی دھمکیاں دے کر کفر

کے قفس میں رہنے پر مجبور کیا گیا۔ مولانا کہنے لگے کہ اگر ربوہ کی زمین جو قادیانیوں نے فراڈ کے ذریعے حاصل کی۔ اس کے مالکانہ حقوق مکینوں کو مل جائیں تو قادیانی ایوان زمین بوس ہو جائیں گے اور ہزاروں قادیانی قادیانیت پر تھوک کر مسلمان ہو جائیں گے۔ ان کے ایمانوں کو مجبوری کے زندانوں میں غنڈہ گردی کے شکنجوں میں کس دیا گیا ہے۔ مولانا کہنے لگے کہ میں نے اس سلسلہ میں سارے کوائف اکٹھے کر کے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ کردی ہے۔ انشاء اللہ ہم یہ کیس جیتیں گے اور دنیا کی آنکھیں دیکھیں گی اور کان سنیں گے کہ ہزاروں قادیانی قادیانیت کے کفر کے خارزار سے نکل کر اسلام کی پر بہار فضاؤں کے گلستان میں آ جائیں گے۔

میرے گھر کے ڈرائنگ روم میں جب اکہتر سالہ بوڑھے عالم دین اور سیدنا صدیق اکبرؓ کے مشن کے علمبردار یہ ولولہ انگیز اور ایمان پرور گفتگو فرما رہے تھے تو میں اپنی مشتاق آنکھوں سے دن کے اجالوں سے اُجلی ان کی سفید داڑھی' مہتابی چہرے اور عقابی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا...... اور میرے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے یہ آواز اٹھ رہی تھی...... الٰہی! حضرت مولانا کی شخصیت کا سحاب کرم ہمارے سروں پر تادیر چھایا رہے...... یہ زبان بولتی رہے...... اس دہن سے نکلنے والے الفاظ نجوم بن کر ختم نبوت کا چراغاں کرتے رہیں۔ دوران خطابت ان کے متحرک بازو قادیانیت پر محمود غزنوی کے گرز بن کے برستے رہیں۔ اس دل میں عشق نبی ﷺ کے دریا میں طغیانیاں بپا ہوتی رہیں...... یہ دماغ تحفظ ختم نبوت کے منصوبے سوچتا رہے...... یہ پاؤں تحفظ ختم نبوت کی راہوں میں مصروف سفر رہیں...... ان کے کردار کی خوشبو جہاد ختم نبوت کے لیے مسلمان نوجوانوں کے دلوں پر کمندیں ڈالتی رہے...... وہ بوڑھے ہو گئے تو کیا ہوا...... اورنگ زیب عالمگیرؒ بھی تو نوے سال کی عمر میں فوجوں کی کمان کیا کرتا تھا......!!!

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

محمد طاہر عبدالرزاق

بی۔ ایس۔ سی۔ ایم اے (تاریخ)

28 مارچ 2002ء لاہور

مقدمہ

نحمدہ تعالٰی ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم
وعلی الہٖ وصحبہٖ اجمعین

جھوٹی نبوت کی بنیاد ہی دجل وفریب ہوتی ہے اور امر یہ واقع رہا ہے کہ جھوٹے شخص کو اپنے ایک جھوٹ پر پردہ ڈالنے کے لیے بیسیوں جھوٹ بولنا پڑتے ہیں اور وہ اپنے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے جھوٹ اور فریب کے پے درپے ارتکاب کے جال میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جناب رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد نبوت کا دعوٰی کرنے والے اشخاص کے لیے "دجالوں" اور "کذابوں" کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ کذاب ودجال مبالغہ کے الفاظ ہیں اور نبوت کے کسی بھی جھوٹے دعویدار کے اطوار واخلاق کی کماحقہ عکاسی کرتے ہیں۔ پھر جو شخص اللہ تعالٰی کی ذات پر جھوٹ بولنے کی جسارت کر لیتا ہے اور خود کو خالق کائنات کا نمائندہ قرار دے کر اپنے افکار وخیالات کو ذات باری تعالٰی کی طرف منسوب کرنے پر جری ہو جاتا ہے' اس کے لیے مخلوق میں سے کسی کی طرف جھوٹ منسوب کرنے اور کسی کے سامنے جھوٹ بولنے میں کوئی حجاب باقی نہیں رہ جاتا اور وہ بلا جھجک بڑی ڈھٹائی کے ساتھ مسلسل جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے۔

ماضی قریب میں اس کردار کا مکمل نمونہ دیکھنا ہو تو مرزا غلام احمد قادیانی سے بہتر اس کی اور کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی جس نے خود کو نبی کے روپ میں پیش کرنے کے لیے کئی پینترے بدلے اور مکروفریب کے کئی جال بنے' حتیٰ کہ ابن مریم علیہا السلام کی پیش

گوئی کا مصداق بننے کے لیے خود کو عورت قرار دینے، حیض کی حالت سے گزرنے، اللہ تعالیٰ کی طرف (نعوذ باللہ) جنسی عمل کے ارتکاب کی نسبت کرنے اور تصور ہی تصور میں حمل کے مراحل طے کرنے میں اس نے کوئی عار محسوس نہ کیا۔

جس شخص نے اپنے معتقدین سے "براھین احمدیہ" کی پچاس جلدیں لکھنے کے وعدے پر پیسے بٹورے ہوں اور پانچ جلدیں لکھ کر پانچ اور پچاس میں صرف ایک صفر کا فرق بتا کر سارے پیسے ہضم کر لیے ہوں اور جو شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کا مصداق بننے کے لیے کہ "حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دمشق کی جامع مسجد کے مینارے پر اتریں گے" اپنے شہر قادیان کو دمشق کا نام دے کر اس میں "مینارۃ المسیح" تعمیر کرنے کے لیے ملک بھر سے چندے مانگتا دکھائی دے، اس سے دجل و کذب اور مکر و فریب کا کون سا عمل بعید تصور کیا جا سکتا ہے؟ اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی میں نبوت کے جھوٹے دعویدار کے لیے "دجال" اور "کذاب" کے القاب کی اس سے زیادہ اور کون سی عملی تصویر ہو سکتی ہے؟

کہا جاتا ہے کہ لیڈر کے اخلاق کا پرتو اس کے پیروکاروں پر ہوتا ہے اور ہر راہنما کے گرد اس کے مزاج سے مناسبت رکھنے والے لوگ ہی جمع ہوتے ہیں۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جو لوگ جمع ہوئے ان کی اجتماعی زندگی میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و کردار کی جھلکیاں نمایاں دکھائی دیتی ہیں اور تصویر کے دوسرے رخ کے طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان اور پیروکاروں کے اجتماعی کردار پر نظر ڈال لیجئے، اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اخلاق و اطوار کی جھلک آپ کو قدم قدم پر نظر آئے گی اور بعض مواقع پر تو چیلے اپنے گرو کے بھی کان کترتے دکھائی دینے لگیں گے۔ تقسیم ہند اور قیامِ پاکستان کے بعد جب مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان اور پیروکاروں کو مشرقی پنجاب میں واقع اپنا "مقدس" شہر اور دارالامان "قادیان" چھوڑ کر پاکستان میں پناہ لینا پڑی اور پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی سے چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے مغربی کنارے پر ہزاروں ایکڑ زمین کوڑیوں کے بھاؤ خرید کر نیا شہر بسایا تو اس کا نام "ربوہ" رکھ کر دجل و فریب میں مرزا غلام احمد قادیانی سے بھی نمبر لے گئے اور انتہائی عیاری اور چابکدستی سے دنیا کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے انہوں نے ایک نیا "دامِ

ہم رنگ زمین" بچھا دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے دنیا میں دوبارہ آنے کی جو پیش گوئی فرمائی ہے اس کا مصداق وہی ہے اور "عیسیٰ بن مریم" اسی کا نام ہے جبکہ قرآن مجید میں "ربوہ" کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کی جائے پناہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔ اب جو شخص قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ و مریم علیہما السلام کے حوالہ سے "ربوہ" کا لفظ پڑھے گا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں میں اس کی نظر سے یہ گزرے گا کہ "عیسیٰ بن مریم" وہی ہے تو ایک بے خبر اور بے علم مسلمان اس جال میں پھنس جائے گا اور اسے شکار کرنا آسان ہو جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ قادیانیوں کے نئے ہیڈ کوارٹر کا نام "ربوہ" رکھنے کی مکاری کو سب سے پہلے مجاہد ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے بھانپا اور اسے دجل و فریب کا جال قرار دیتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کو اس سے بچانے کے لیے اس شہر کا نام تبدیل کرنے کا مطالبہ کر کے اس کے لیے محنت شاقہ کا آغاز کیا۔

ایک دور تھا جب یہ مطالبہ تنہا مولانا منظور احمد چنیوٹی کی زبان پر تھا اور وہ اپنی افتادِ طبع کے مطابق جہاں موقع ملتا اسے پورے شد و مد سے پیش کرتے رہے۔ پھر آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اس کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اسے اپنے مطالبات میں شامل کر لیا اور اس کا تذکرہ مجلس عمل کی قراردادوں میں ہونے لگا۔ اس کے ساتھ ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر دینی جماعتیں بھی اس مہم میں شامل ہو گئیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مطالبات، قراردادوں اور متعلقہ حکام تک عرض داشتوں کی حد تک تو کم و بیش سبھی دینی جماعتوں نے محنت کی لیکن اس کے لیے "فن ورک اور لابنگ کا عمل تنہا مولانا چنیوٹی نے پیہم جاری رکھا۔ اس جہد مسلسل نے ان کے لقب "فاتح ربوہ" کی معنویت میں کئی گنا اضافہ کر دیا، بالخصوص حکومت پنجاب کے ذمہ دار حضرات اور پنجاب اسمبلی کے ارکان کو اس مطالبہ کے لیے قائل کرنے پر انہوں نے جو صبر آزما محنت کی وہ انہی کے جذبہ اور لگن کا کرشمہ ہے حتیٰ کہ انہوں نے بالآخر یہ چوٹی سر کر ہی لی جس پر اس مطالبہ کی حمایت کرنے اور اسے پیش کرنے والی سب جماعتوں اور رہنماؤں اور پنجاب حکومت اور پنجاب اسمبلی کے ارکان کے ساتھ وہ سب سے زیادہ مبارکباد اور داد و تحسین کے مستحق ہیں۔

"قادیان سے چناب نگر تک" میں مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنی اسی تگ ودو کی مرحلہ وار تفصیلات بیان کی ہیں اور انہیں تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ کرنے کا سامان کر دیا ہے۔ اس میں جہاں ایک فتنہ پرور اور فریب کار گروہ کے طریق واردات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے' وہاں یہ سبق بھی ذہنوں میں تازہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص سچائی اور حق کی خاطر تگ ودو میں حوصلہ اور ہمت کے ساتھ آگے بڑھتا رہے تو وہ بالآخر اللہ کے فضل سے کامیابی کی منزل تک رسائی حاصل کر ہی لیتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت مولانا چنیوٹی کی اس جدوجہد کو دونوں جہانوں میں قبولیت اور ثمرات سے بہرہ ور کریں اور انہیں صحت وسلامتی کے ساتھ تادیر اس فریب کار گروہ کا تعاقب جاری رکھنے کی توفیق سے نوازیں۔

آمین یارب العالمین!

ابوعمار زاہد الراشدی
سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل
سیکرٹری اطلاعات کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان
خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ
نزیل جامعہ اسلامیہ ختم نبوت مانچسٹر برطانیہ
۱۵- اگست ۱۹۹۹ء

قادیان سے چناب نگر تک

الحمدللہ والسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد!

قادیان ہندوستان میں مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کا ایک قصبہ ہے جو مرزا غلام احمد مدعی نبوت کی وجہ سے مشہور ہوا۔ اسی وجہ سے اس کے پیروکاروں کو قادیانی کہا جاتا ہے۔ اگرچہ قادیان میں اکثریت ہمیشہ ان لوگوں کی رہی ہے جو اس کے پیروکار نہ تھے' آج کل بھی یہ زیادہ سکھوں کی ہی ایک آبادی سمجھا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے قادیان کی بڑی تعریف کی ہے اور اسے اللہ کے رسول کی تخت گاہ قرار دیا' اسے دارالامان قرار دیا اور یہاں تک کہا کہ "اب مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے۔ اب جو کچھ لینا ہے وہ قادیان سے ہی ملے گا" قادیان کے سالانہ جلسہ کو ظلی حج قرار دیا۔ اس کی تمام پرانی کتابوں اور اخبارات میں قادیان کو "دارالامان" لکھا ہوا ہے۔

قادیانیوں کی غداری

۱۹۴۷ء میں ملک دو حصوں میں تقسیم ہوا۔ پنجاب کی تقسیم کا فارمولا یہ تھا کہ جس ضلع میں اکیاون فیصد یا اس سے زیادہ مسلم آبادی ہوگی وہ پاکستان میں شامل ہوگا اور جس

میں غیر مسلم آبادی اکیاون فیصد یا اس سے زیادہ ہوگی وہ بھارت میں شامل ہوگا۔ گورداسپور کا ضلع مسلم اکثریت کا ضلع تھا اور یہ ابتدا میں پاکستان کے نقشے میں شامل تھا مگر قادیانی مردم شماری میں اپنے علیحدہ تشخص پر مصر تھے اور اپنے آپ کو احمدی لکھوانا چاہتے تھے۔ چنانچہ ریڈکلف کمیشن نے کہا کہ ہمارے پاس دو خانے ہیں' مسلم اور غیر مسلم۔ احمدی کے لئے کوئی تیسرا خانہ نہیں ہے' آپ کا شمار ان دونوں میں سے کسی ایک میں ہوسکتا ہے مگر قادیانیوں نے اس وقت اپنا شمار مسلمانوں میں نہ کرایا۔ انگریزی حکومت کے سامنے سازش سے ضلع گورداسپور کی مسلم آبادی اکیاون فیصد سے کم ظاہر کی گئی اور ضلع گورداسپور ہندوستان میں چلا گیا۔ اگر گورداسپور کا ضلع پاکستان میں شامل ہوتا جس طرح پاکستان کے پہلے مجوزہ نقشہ میں تھا تو آج کشمیر کا مسئلہ پیدا نہ ہوتا کیونکہ سری نگر اور جموں کو راستہ پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور سے جاتا ہے جو اب بھارت کے زیر تسلط ہے۔ کشمیر میں گزشتہ پچاس سالوں سے جتنی قتل وغارت گری' معصوم بیٹیوں' بہوؤں کی عصمت دری ہو رہی ہے' معصوم بچوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے' سہاگ اجڑ رہے ہیں' بچے یتیم ہو رہے ہیں' بوڑھوں کے سہارے چھینے جا رہے ہیں' ہزاروں بلکہ لاکھوں قیمتی جانیں آزادی کی بھینٹ چڑھ رہی ہیں' اس کی تمام ذمہ داری اسی قادیانی جماعت پر ہے۔

جھوٹے پر خدا کی پھٹکار

جب گورداسپور کا ضلع ان کے غیر مسلم ہونے کے باعث ہندوستان میں شامل ہوگیا اور پنجاب میں ہندو مسلم فسادات شروع ہوگئے تو ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کیا اور مسلمان وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ تاہم قادیانیوں کو انہوں نے کچھ نہ کہا اور وہ بالکل محفوظ تھے لیکن انگریزی سیاست کا یہ تقاضا تھا کہ قادیانیوں کو پاکستان بھیج کر مسلمانوں کے لئے مسائل پیدا کئے جائیں۔ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے ان سفید فام آقاؤں کی اسی سیاست کو پروان چڑھانے کے لیے اپنی جماعت کو پاکستان جانے کا حکم دیا' حالانکہ سکھوں نے ان پر کوئی حملہ کیا تھا اور نہ ہی وہاں سے نکلنے پر انہیں مجبور کیا تھا۔ مگر یہ خود ترک وطن پر آمادہ ہوئے اور قادیان سے بھاگ کر لاہور آکر پناہ لی۔ قادیان جسے یہ ''دارالامان'' کہتے تھے' اسے انہوں نے اپنے لیے ''دارالہلاک'' اور

''دارالفساد'' ٹھہرایا۔ اللہ تعالیٰ نے قادیانی دجال کو جھوٹا کر کے اس کو اور اس کی پوری جماعت کو ذلیل کر دیا۔ اگر خود اللہ تعالیٰ نے قادیان کو مکہ مکرمہ کی طرح دارالامان بنایا ہوتا تو یہ وہیں رہتے' کم از کم مرزا قادیانی کا تمام خاندان تو وہیں رہتا۔ ان کو تو وہاں امن حاصل تھا' دوسرے قادیانیوں کی طرح مرزا قادیانی کا تمام خاندان' اس کی بیوی نصرت جہاں بیگم' تینوں بیٹے مرزا بشیر الدین محمود' مرزا بشیر احمد' مرزا شریف احمد' مرزا کی بیٹیاں مع اپنے پورے کنبے کے قادیان سے بھاگ کر لاہور آئے اور بہت شور کیا کہ قادیان اب ''دارالامان'' نہیں رہا۔ حاصل یہ کہ ان کے جھوٹ کا پردہ چاک ہوا اور جھوٹ کی لعنت کا طوق ان کے گلے میں پڑا اور ان کے لئے قادیان دارالامان کی بجائے دارالفرار بن گیا۔

مرزا قادیانی کا ایک اور عجیب الہام

مرزا صاحب کا الہام ہے:

"اخرج منه اليزيديون"

(تذکرہ) ص ۱۸۱

(ترجمہ)   قادیان سے یزیدی لوگ نکالے جائیں گے۔

مرزا کے جانشین اول حکیم نور دین کی ۱۹۱۴ء میں وفات ہوئی' اس کی جانشینی کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوا تو ایک طرف مرزا کا بڑا بیٹا بشیر الدین محمود امیدوار تھا اور دوسری طرف مولوی محمد علی لاہوری تھا۔ مرزا محمود غالب اکثریت سے کامیاب ہوگیا اس لئے کہ اس کی والدہ نصرت جہاں بیگم کا ووٹ بھی اپنے بیٹے کے حق میں تھا اور مرزا قادیانی کا خاندان بھی چاہتا تھا کہ جس طرح بھی ہو اس جماعت کی سربراہی ہمیشہ اس خاندان میں رہے۔ مرزا بشیر الدین جانشین مقرر ہوگیا۔ مولوی محمد علی لاہوری اور اس کے ساتھیوں نے مرزا محمود کی بیعت نہ کی' اس کی جماعت کو قادیانی حضرات ''غیر مبایعین'' کہتے تھے۔ ۱۹۲۰ء تک چھ سال وہیں قادیان میں رہ کر کام کرتے رہے۔ جب محمد علی نے سمجھا کہ اب ہماری یہاں دال نہیں گلتی' مرزا محمود اچھی طرح جماعت پر قابو پا چکا ہے تو یہ قادیان چھوڑ آئے اور لاہور میں ''انجمن اشاعت اسلام احمدیہ'' کے نام سے ایک نئی تنظیم قائم کر لی اور اس کا پہلا امیر خود

مقرر ہوگیا۔ جب دو دکانیں کھل گئیں تو اپنی دکانوں کو چمکانے اور کامیاب کرنے کے لئے دونوں میں اختلافات کا سلسلہ چل نکلا وگرنہ ۱۹۲۰ء تک تو دونوں ایک ہی تھے اور باہمی عقائد کا کوئی اختلاف نہ تھا۔ ایک دوسرے کے خلاف الزامات اور سب وشتم کا سلسلہ بھی جاری ہوگیا۔ ۱۹۳۵ء میں مرزا محمود نے محمد علی لاہوری کے الزامات واعتراضات کے جواب میں ''آئینہ صداقت'' نامی ایک کتاب لکھی اور دیگر باتوں کے علاوہ مرزا محمود نے اپنی اس کتاب کے صفحہ ۲۰۲ پر محمد علی لاہوری اور اس کی پارٹی کو مرزا غلام احمد کے الہام ''اخرج منہ الیزیدیون'' کا مصداق ٹھہرایا کہ محمد علی لاہوری اور اس کی پارٹی حضرت کے اس الہام کے مطابق یزیدی ہیں کیونکہ یہ خاندان رسالت کے خلاف ہیں۔

خدائی قدرت کا ظہور

خدا تعالیٰ کی قدرت قاہرہ کا ظہور اس وقت ہوا جب ۱۹۴۷ء میں ملک تقسیم ہوا اور ضلع گورداسپور ہندوستان میں چلا گیا اور مرزا بشیر الدین محمود اور اس کے پیروکاروں کو بھی قادیان چھوڑنا پڑا اور وہ بھی اسی شہر لاہور میں آکر پناہ گزین ہوئے جہاں ان کے پہلے یزیدی رہتے تھے تو محمد علی لاہوری نے مرزا صاحب کا یہی الہام شائع کیا اور کہا کہ حضرت صاحب کے اس الہام کا اصل مصداق، مرزا محمود اور اس کی پارٹی ہے کیونکہ یہ نکالے گئے ہیں، ہم تو خود اپنی مرضی سے نکلے تھے اور الہام کے الفاظ میں ''اخرج'' ہے، جس کا معنی ہے ''نکالے جائیں گے'' ہم تو سرے سے اس الہام کو ہی نہیں مانتے۔ یہ شیطانی آواز مرزا نے کیسے سن لی اور اسے مرزائی الہام کہہ دیا۔ (استغفر اللہ) خیر یہ ان کے گھر کا معاملہ ہے کہ مرزا کے الہام کے مطابق محمد علی لاہوری اور اس کی پارٹی اصلی یزیدی ہیں یا مرزا محمود اور اس کی پارٹی، وہ گھر بیٹھ کر اس کا فیصلہ کرلیں۔ ہمارے نزدیک تو دونوں یزیدیوں سے بھی بدتر ہیں۔

مستقل نئے شہر کی خطرناک سازش

تقسیم ہند کے بعد مختلف مکتبہ ہائے فکر سے متعلق مسلمانوں نے ہجرت کی۔ جو لوگ پاکستان پہنچے ان میں سے کسی نے یہ نہ سوچا کہ اپنا علیحدہ شہر بسائیں، مختلف شہروں میں

جہاں کسی کو جگہ ملی، مقیم ہوگئے۔

مرزا بشیر الدین اپنی روایتی شاطرانہ اور عیارانہ فطرت کی بناء پر جب قادیان ''دارالامان'' سے بھاگ کر لاہور آئے تو ایک خاص منصوبہ کے تحت یہ فیصلہ کیا کہ کہیں کوئی جگہ تلاش کریں اور اپنا علیحدہ مستقل شہر بسائیں جس میں سوائے قادیانیوں کے اور کوئی باشندہ نہ ہو اور قادیانیوں کی ملک ہو۔ دراصل اس کا منصوبہ یہ تھا کہ اپنا علیحدہ شہر بنا کر عیسائیوں کی طرح ''ویٹی کن سٹی'' کی طرح امریکہ وغیرہ سے اپنا علیحدہ شہر منظور کرا کر اپنی چھوٹی سی علیحدہ حکومت قائم کرلیں گے جس میں تمام نظام ان کا اپنا ہوگا۔ یہ حکومت کے اندر ایک ''منی حکومت'' کا خطرناک منصوبہ تھا۔

جگہ کی تلاش

چنانچہ اس منصوبہ کے تحت مرزا بشیر الدین نے تین اضلاع سیالکوٹ، شیخوپورہ اور جھنگ کا انتخاب کیا اور ایک سروے ٹیم مقرر کی کہ ان اضلاع میں مناسب جگہ تلاش کرے جہاں پر وہ اپنے منصوبہ کے تحت نئے شہر کی بنیادیں رکھ سکیں۔ مرزا بشیر الدین کی ان تین ضلعوں کے انتخاب کی وجوہ درج ذیل تھیں:

ضلع سیالکوٹ

اس لئے کہ پنجاب میں بلکہ پورے پاکستان میں سب سے زیادہ قادیانی اس ضلع میں ہیں اور سر ظفر اللہ قادیانی (پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ) کا تعلق بھی اسی ضلع سے ہے۔ اگر اس کے قرب وجوار میں ہم اپنا شہر بسائیں گے تو ہمیں وہاں سے سپورٹ اچھی ملے گی اور وہ بوقت ضرورت ہمارے کام آئے گا۔ نیز بارڈر نزدیک ہونے کی وجہ سے تخریبی سرگرمیوں میں آسانی ہوگی۔

ضلع شیخوپورہ

اس کا انتخاب اس نظریہ سے تھا کہ شیخوپورہ میں ننکانہ صاحب سکھ سٹیٹ ہے۔ اگر سکھ اپنا علاقہ چھوڑ کر بھارت چلے گئے تو ان کی جگہ ہم اپنی ریاست قائم کرلیں گے۔

ضلع جھنگ

اس لئے کہ وہ انتہائی پسماندہ اور جہالت کا ضلع ہے۔ اس میں ان پڑھ لوگ زیادہ ہیں' ان کو ہم آسانی سے اپنا شکار بنالیں گے۔

سروے ٹیم نے تینوں اضلاع کا سروے کیا۔ انہیں چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے مغربی کنارے گورنمنٹ کی خالی پڑی ہوئی جگہ سب سے زیادہ پسند آئی کیونکہ دفاعی اعتبار سے بھی یہ جگہ ان کے لئے انتہائی موزوں تھی۔ مرزا محمود نے بھی اس سے اتفاق کیا۔ اس وقت گورنر پنجاب ایک انگریز فرانسس موڈی تھا' اس انگریز گورنر نے (۱۰۳۴) ایک ہزار چونتیس ایکڑ زمین کا وسیع قطعہ برائے نام قیمت دس روپے ایکڑ کے حساب سے انہیں فروخت کر دیا۔[1]

نئی بستی کی بنیاد اور اس کا نام

اس رقبہ پر ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء میں نئے قصبہ کی بنیاد رکھی گئی اور قادیان میں مرزا قادیانی کی ''مسجد مبارک'' جو وہاں سکھوں ہندوؤں کے لئے چھوڑ آئے تھے' اس نام سے موسوم مسجد کی بنیاد رکھی۔ اب اس نئی بستی کا نام زیرِ غور آیا۔ مختلف لوگوں نے مختلف نام تجویز کئے۔ کسی نے ''دارالہجرت'' کسی نے ''محمود آباد'' کسی نے ناصر آباد کی تجویز دی۔ مولوی جلال الدین شمس نے تجویز دی کہ اس کا نام ''ربوہ'' رکھیں کیونکہ ''ربوہ'' کا لفظ پارہ نمبر ۱۸ سورہ مومنون آیت نمبر ۵۰ میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کی ہجرت کے ضمن میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''ہم نے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو جب وہ ہجرت کر کے آئے تو انہیں ایک اونچی جگہ (ربوہ) میں جو قرار والی اور چشموں والی تھی' پناہ دی۔'' ''ربوہ'' کسی جگہ کا نام نہ تھا' یہ اس جگہ کی حقیقت تھی کہ وہ اونچی تھی۔ مفسرین کرام نے ''ربوہ'' سے مراد فلسطین لیا ہے کہ وہ اونچی جگہ پر واقع ہے۔

[1] تاریخ ربوہ ص ۳۲ مولفہ خادم حسین قادیانی۔

مولوی جلال الدین شمس نے کہا[1] کہ ہم بھی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی امت ہیں اور ہجرت کر کے آئے ہیں تو اس شہر کا نام ''ربوہ'' رکھیں جو عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ میں آیا ہے۔ ''ربوہ'' نام کا شہر دنیا میں کہیں موجود نہیں' جب اس شہر کا نام دنیا میں مشہور ہو جائے گا تو آئندہ چل کر ہر قرآن پڑھنے والا شخص یہی سمجھے گا کہ قرآن کریم میں جو ''ربوہ'' کا لفظ آیا ہے' اس سے مراد یہی ''ربوہ'' شہر ہے جو پاکستان میں موجود ہے اور یہی مسیح موعود کا مقدس شہر سمجھا جائے گا اور اس میں مرزا کی یہ پیشین گوئی بھی پوری ہو جائے گی کہ قرآن میں تین شہروں کا نام بڑے اعزاز سے ذکر کیا گیا ہے: ''مکہ' مدینہ اور قادیان'' کیونکہ ''ربوہ'' دوسرے لفظوں میں ایک نیا قادیان ہی تو ہوگا۔ اس گہری سازش کے ساتھ قرآن کریم میں یہ ایک خطرناک قسم کی تحریف کی گئی کہ لفظ تو یہی رہے لیکن اس کا محل اور مصداق بدل جائے۔ اسے کہا جاتا ہے: كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا الْبَاطِلُ کہ ''کلمہ حق سے باطل کا ارادہ کرنا'' ورنہ یہ نام رکھنے کا کیا مطلب تھا؟ ''ربوہ'' اردو میں ''ٹیلہ'' اور پنجابی میں ''ٹبہ'' کو کہتے ہیں۔ آج کل نیا نام کسی عظیم شخصیت پر رکھا جاتا ہے جیسا ''لائل پور'' انگریز کے نام پر تھا' اس کا نام بدل کر ''فیصل آباد'' شاہ فیصل شہید کے نام پر رکھا گیا یا جیسے پاکستان میں دیگر نئے شہر آباد کئے گئے۔ مثلاً فاروق آباد' قائد آباد' جوہر آباد' لیاقت آباد وغیرہ۔ اگر قادیانیوں کی یہ تحریف قرآن کی مذموم اور خبیث غرض نہ ہوتی تو وہ اس کا نام مرزا محمود کے نام پر ''محمود آباد'' یا اس کے بیٹے ناصر کے نام پر ''ناصر آباد'' یا مرزا طاہر کے نام پر ''طاہر آباد'' رکھتے۔ آخر یہ نام رکھنے میں اس سازش کے علاوہ اور کونسی غرض تھی۔

ایک لطیفہ

آغا شورش کشمیری مرحوم سنایا کرتے تھے۔ ۱۹۷۳ء میں پاکستان کے دریاؤں میں بہت بڑا سیلاب آیا تھا' پنجاب کے بہت سے شہر متاثر ہوئے' ایک قادیانی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: ''آغا صاحب! اب تو ہمارے حضرت پر ایمان لائیں'' میں نے کہا ''کون سے آپ کے حضرت؟'' کہا ''حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی پر'' میں نے کہا

[1] تاریخ ربوہ ص ۲۷۔

”کروڑ کروڑ لعنت انگریز کے اس آلہ کار جھوٹے دجال پر“ قادیانی کہنے لگا ”دیکھیں جی کتنا بڑا سیلاب آیا ہے، دریائے چناب کے کنارے چنیوٹ تباہ ہوگیا اور ”ربوہ“ بچ گیا، اس میں سیلاب نہیں آیا۔“ آغا صاحب نے کہا کہ ”ادھر دریا راوی میں بھی بڑا سیلاب آیا لیکن لاہور کا ”ٹبی“ محلہ بچ گیا۔ وہاں سیلاب نہیں آیا، ادھر آپ کے ربہ ”ربوہ“ پر سیلاب کا پانی نہیں آیا، وہ بچ گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ٹبی اور ربہ والے ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔“ معلوم رہے کہ ٹبی ایک خاص محلہ ہے جسے آپ لاہور والوں سے ہی پوچھ سکتے ہیں۔ ہمیں تو اس کی صراحت کرتے شرم آتی ہے) آغا صاحب کا یہ جواب سن کر وہ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔ دریائے چناب کا مغربی کنارہ جہاں ”ربوہ“ آباد ہے، وہ اونچا ہے۔ ایک طرف پہاڑی سلسلہ ہے، وہاں اکثر سیلاب کا پانی نہیں آتا اس لئے اس میں کوئی کرامت کی بات نہ تھی۔

ربوہ نام رکھنے میں ایک دوسری مخفی حکمت

مرزا قادیانی نے اپنی مشہور کتاب ”ازالہ اوہام“ صفحہ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۲۱، ۱۲۲ پر لکھا ہے کہ:

> ”قرآن کریم نے تینوں شہروں کا نام بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ ذکر کیا ہے: مکہ، مدینہ اور قادیان“۔

اب مکہ اور مدینہ کے نام تو قرآن کریم میں موجود ہیں لیکن قادیان کا نام قرآن کریم میں کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ قرآن کریم پر مرزا قادیانی کا یہ ایک ایسا جھوٹ ہے جس کا رہتی دنیا تک کوئی جواب نہیں ہے اور نہ کوئی اس کا جواب دے سکے گا۔

علماء کرام قادیانیوں سے مطالبہ کرتے تھے کہ ہمیں قرآن کریم سے ”قادیان“ کا لفظ دکھاؤ، یا تمہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ مرزا قرآن پر جھوٹ بول کر لعنت کا مستحق ہوا ہے اور وہ اپنے ان تمام فتاویٰ کا مستحق ٹھہرے گا جو اس نے جھوٹ بولنے والوں پر لگائے ہیں۔ یعنی

☆ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ جلد ۳ ص ۵۶)

☆ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک جیسا ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۲۰۶)

☆ وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔

(شحنہ حق جلد ۲ ص ۳۸۶)

لیکن افسوس کہ مرزا قادیانی کو قرآن، دیگر آسمانی کتابوں، انبیاء کرام واولیاء پر اور خود خدا پر جھوٹ بولتے ذرا شرم نہ آئی۔ (اس کے ایسے جھوٹوں کے بے شمار حوالے موجود ہیں) اب قادیانی مرزا کے اس جھوٹ یعنی ”قرآن پاک میں تین شہروں کا بڑے اعزاز و اکرام سے ذکر ہے“ سے بڑے لاچار اور پریشان تھے کیونکہ قرآن پاک میں کہیں قادیان کا نام نہیں ہے، چنانچہ انہوں نے سوچا کہ اب قادیان کا متبادل جو شہر آباد کیا جا رہا ہے تو اس کا نام ایسا رکھا جائے جو قرآن میں موجود ہو تا کہ وہ تاویل کر سکیں کہ دراصل مرزا صاحب کا مقصد یہ تھا کہ قادیان کے بدلے جو شہر آباد ہوگا اس کا نام قرآن مجید میں موجود ہے اور وہ ”ربوہ“ ہے جس کا ذکر بڑے اعزاز و اکرام سے قرآن کریم میں ہے لہٰذا ”ربوہ“ کا قرآنی نام رکھ کر اس جھوٹ پر ملمع کاری کرنا بھی مقصود تھا۔

تبدیلی نام کی مختصر روئیداد

اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ ہے کہ وہ ایسے دجالوں کے ناپاک منصوبے زیادہ دیر تک نہیں چلنے دیتا اور وہ ایسے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ”ربوہ“ قرآن کریم کا مقدس لفظ ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تحفظ کرنا ہی تھا' جس کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بے پایاں عنایات سے مجھے بنا دیا۔ میرے دل میں یہ خیال ڈالا کہ کفر کی کسی بستی کا نام قرآن پاک کے کسی لفظ پر نہ ہونا چاہیے تاکہ آئندہ آنے والے بے خبر مسلمان قادیانیوں کی اس تحریف سے گمراہ نہ ہوں۔ مجھے صحیح طرح تاریخ تو یاد نہیں لیکن اندازہ ہے کہ اس تجویز پر ۳۰ سال سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا ہے۔

میں نے جب اس تحریک کا آغاز کیا تو ابتداءً ایک دو ورقی پمفلٹ ”ربوہ کا نام تبدیل کرو“ شائع کیا۔ اسے پورے ملک میں حتی الوسع پھیلایا' رسائل و جرائد میں مضمون چھپوائے' سٹیکر تیار کروا کر مختلف عوامی جگہوں پر لگوائے' عام جلسوں میں اور کانفرنسوں میں اسے مطالبہ کی شکل میں منظور کرایا تاکہ عوام الناس تک اس کی اہمیت پہنچے۔ چنانچہ جہاں تک ہمارے لیے ممکن تھا' اس کی بھرپور تشہیر کی۔ ایک مرتبہ میں گوجرانوالہ سے بذریعہ بس سیالکوٹ جا رہا تھا کہ بس میں میں نے یہی پمفلٹ تقسیم کیا۔ تھرڈ ایئر کا ایک سٹوڈنٹ یہ پڑھ کر میرے پاس شکریہ ادا کرنے آیا۔ اس نے کہا کہ ”یہ پمفلٹ پڑھنے کے بعد اب مجھے

پتا چلا کہ یہ ”ربوہ“ کوئی نیا شہر ہے ورنہ میں تو جب بھی قرآن پاک میں ”ربوہ“ کا لفظ پڑھتا یا سنتا تو بڑا خوش ہوتا کہ اتنا مقدس شہر ہمارے ملک پاکستان میں ہے۔“ اس نوجوان کا یہ تاثر سن کر میرے خیال کو مزید تقویت ملی کہ ابھی سے ”ربوہ“ کی تاریخ سے ناواقف نوجوان اس غلط فہمی کا شکار ہو رہے ہیں تو مستقبل بعید میں کیا ہوگا۔ نیز ہمارے ملک کے عوام کا یہ حال ہے جہاں پر لوگوں کو اس بارے میں آگاہ کیا جا رہا ہے تو پاکستان سے باہر مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کا کیا حال ہوگا جبکہ اس نام کو مرزائی اپنے ہیڈکوارٹر کے طور پر پوری دنیا میں مشہور کر چکے ہوں گے۔

افریقی ممالک کا پہلا دورہ

۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو آئین میں باضابطہ ترمیم کر کے کافر قرار دے دیا' اسی سال مرکز الاسلام مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں کی کانفرنس ”موتمر منظمات اسلامیہ“ منعقد ہوئی۔ اس میں ایک سو چار مسلم ممالک کے تین صد سے زائد علماء کرام' مفتیان عظام اور مذہبی سکالرز نے قادیانیوں کے خلاف ایک متفقہ قرارداد سے ان کے کفر کا اعلان کیا اور تمام اسلامی ممالک سے مطالبہ کیا کہ انہیں اپنے ممالک میں غیر مسلم قرار دے کر ان کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگائیں تو ان دو عظیم قراردادوں سے ہمارے لیے بیرون ملک کام کرنے کی راہ ہموار ہوگئی۔ چنانچہ سب سے پہلے افریقی ممالک میں دورہ کا ہمارا پروگرام مرتب ہوا کیونکہ افریقہ میں قادیانی بڑے زور شور سے اپنی ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ ۱۹۷۶ء میں اللہ تعالیٰ نے اسباب بہم پہنچا دیے اور راقم نے ڈاکٹر علامہ محمود صاحب کی رفاقت میں دورہ کیا۔ وہاں جب چنیوٹ اور ربوہ کا ذکر کیا جاتا اور انہیں بتایا جاتا کہ چنیوٹ کی تاریخ قبل از مسیح ہے اور ربوہ ۱۹۴۸ء میں آباد ہوا ہے تو کئی لوگ ہماری تردید کرتے ہوئے کہتے کہ ”ربوہ تو بہت مقدس شہر ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن مجید میں کیا ہے۔ آپ کیسے کہتے ہیں کہ یہ نیا شہر ہے؟“ لوگوں کی یہ پختہ رائے سن کر میرے خیال کو مزید تقویت ملی کہ جس چیز کا ہمیں خدشہ تھا وہ ابھی پورا ہو رہا ہے۔ اب اگر اس مسئلہ کو سنجیدگی سے نہ لیا گیا تو آئندہ نسلوں کا کیا حال ہوگا؟ چنانچہ یہ خیال پختہ ہوا کہ اس نام کو ہر حال میں تبدیل ہونا چاہیے تاکہ

آئندہ نسلیں قرآن کریم کی اس تحریف سے محفوظ ہو جائیں۔

واپس وطن پہنچ کر میں نے اس تحریک کو بھرپور طریقہ سے شروع کیا حتیٰ کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، جمعیت علمائے اسلام، تنظیم اہلسنت اور دیگر دینی جماعتوں نے بھی اس کی اہمیت کے پیش نظر اس مطالبہ کو اپنے دیگر مطالبات میں شامل کر لیا۔

ایک ہم جنوں مجاہد دوست

ہمارے ایک دوست ملک نصیرالدین صاحب مرحوم (سٹیشن ماسٹر) ضلع گورداسپور کے مہاجر تھے، ان کے بعض رشتہ دار قادیانی بھی تھے۔ ملک صاحب ختم نبوت کے سچے عاشق اور پروانے تھے۔ قادیانیوں کے خلاف تبلیغ کرنے کا شوق انہیں جنون کی حد تک تھا، باقاعدہ حوالہ جات کے لیے کتابیں رکھتے تھے۔ دوران سرکاری ملازمت مرزائی ملازمین سے مناظرے کرتے تھے۔ میں نے اپنی زندگی میں یہ واحد سرکاری ملازم دیکھا ہے جو اپنی ملازمت کی بھی پروا کیے بغیر جنون کی حد تک مرزائیوں کے خلاف علمی مباحث میں حصہ لیتا تھا۔ میرے ساتھ خط و کتابت کرتے رہتے تھے، ڈاک سنسر ہوتی تھی۔ کئی مرتبہ ملازمت سے معطل بھی کر دیئے گئے لیکن اس مجاہد کو اس بات کی ذرا پروا نہ تھی۔ کہا کرتے تھے ”اگر قادیانی سرکاری ملازمین اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں اور یہ جرم نہیں تو ہم پاکستان میں سچے مذہب اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں، یہ کیسے جرم ہوگا؟“ انہوں نے سنسر کی بناء پر اپنا قلمی نام ”ابو امجد“ رکھا ہوا تھا۔ میرے استاذ محترم فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی انہیں بڑی عقیدت تھی۔ انہیں اپنے گھر مہمان رکھ کر ان کی خدمت بھی کرتے اور ان سے استفادہ بھی کرتے بلکہ حضرت استاذ مکرم نے اپنے آخری ایام مرض الوفات جناب ملک صاحب مرحوم کے گھر قصور میں ہی گزارے۔ ماسٹر صاحب نے ان کی بڑی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ہر دو عاشقانِ ختم نبوت کو جنت الفردوس میں اکٹھی جگہ عطا فرمائے۔ (آمین) وفات سے چند روز قبل ملک صاحب ہی نے حضرت کو شکر گڑھ کے ناگریاں گاؤں پہنچایا تھا۔

صوفی برکت علی مرحوم سالاروالے سے ملاقات

ملک صاحب کا اور میرا رشتۂ باہمی جنوں ”ربوہ“ نام کی تبدیلی کا بھی تھا۔ انہوں نے تجویز دی کہ ربوہ سٹیشن کا نام اگر بدل جائے تو پھر ربوہ شہر کا نام بھی بدل جائے گا۔ حالانکہ یہ بات بالکل غیر معقول تھی کیونکہ سٹیشنوں کے نام تو شہروں کے نام کی مناسبت سے ہوتے ہیں جب تک شہر کا نام نہ بدلے، سٹیشن وغیرہ کا نام تبدیل نہیں ہو سکتا مگر شوق جنوں میں بغیر سوچے سمجھے ان کی تجویز پر سٹیشن کا نام تبدیل کرانے کی تدبیر سوچی کہ اس وقت ریلوے کے وزیر عبدالحفیظ چیمہ صاحب ہیں اور وہ صوفی برکت علی مرحوم سالاروالے کے مرید ہیں۔ صوفی برکت علی صاحب کے پاس چلتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ اپنے مرید وزیر موصوف سے سٹیشن کا نام تبدیل کرنے کے لیے کہیں۔ چنانچہ ہم دونوں صوفی صاحب کے پاس سالاروالا پہنچے۔ صوفی صاحب کا نام تو کافی سنا ہوا تھا مگر ان سے ملاقات کا شرف اس سے قبل حاصل نہ ہوا تھا، یہ پہلی ملاقات اپنے خاص جنوں کی وجہ سے تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ صوفی صاحب کو حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت ہے اور ختم نبوت کے عاشق ہیں۔ میرا تعارف جب ان سے ہوا تو جس گدی پر تشریف فرما تھے، فوراً چھوڑ دی اور مجھ ناچیز کو زبردستی اپنی گدی پر بٹھا دیا جبکہ خود میرے سامنے دو زانو اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی مرید اپنے پیر کے سامنے بیٹھتا ہے۔ آپ فرمانے لگے کہ ”اصل کام تو آپ کر رہے ہیں، ہم تو بے کار لوگ ہیں“ فرمایا ”جب بڑا بادشاہ آ جاتا ہے تو نائبین گدی چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ اس گدی کے زیادہ مستحق ہیں۔“ میں صوفی صاحب کی انکساری اور تواضع سے بہت متاثر ہوا۔ ان کی یہ عقیدت میرے بارے میں شاید اس وجہ سے تھی کہ میں ختم نبوت کے لیے عملی کام جنوں کی حد تک شوق سے کر رہا تھا۔ اس کے بعد آپ نے دودھ سے ہماری تواضع فرمائی اور ایک سبز چادر منگوا کر میرے اوپر ڈال دی۔ آخر ہم نے آنے کا مدعا بیان کیا تو انہوں نے کہا ”میں وزیر موصوف سے کوئی کام کہتا تو نہیں لیکن یہ بات ان سے ضرور کروں گا۔ مجھے امید واثق ہے کہ صوفی صاحب نے چیمہ صاحب سے ضرور بات کی ہوگی لیکن وہ اس بات کو کسی افسرانہ طریقے سے ٹال گئے ہوں گے۔ مگر ہم نے اپنا ذوق پورا کیا، حکومتی سطح پر یہ ہماری پہلی کوشش تھی۔

دوستوں کا استہزاء اور مذاق

میری فکر کو دیکھ کر بعض دوست مذاق کیا کرتے کہ آپ ربوہ کا نام تبدیل کرانے کے لیے ایسے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے ہیں کہ آپ کو اس کے علاوہ اور کوئی کام ہی نظر نہیں آتا اگر ربوہ کا نام تبدیل ہو گیا تو آپ فاتح ربوہ کیسے کہلائیں گے؟ آپ یہ تحریک چھوڑ دیں۔ میں دوستوں سے کہا کرتا کہ آپ کو اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں۔ جو خدشات میرے ذہن میں تھے وہ اپنے کانوں سے میں نے غیر ملکی دورے میں سن لیے تھے۔ رہا مسئلہ خطاب کا تو قوم نے اس کے علاوہ اور بھی خطابات سے مجھے نواز رکھا ہے جیسا کہ آغا شورش کاشمیری کا دیا ہوا خطاب ’’سفیرِ ختم نبوت‘‘ ہی میرے لیے کافی ہے۔ دوسری بات یہ رہی کہ اگر منطقی طور پر دیکھا جائے تو میں فاتح ربوہ اسی وقت بن سکتا ہوں جب ربوہ کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ اگر یہ بات بھی عام فہم نہ ہو تو ایک اور توجیہ یہ ہے کہ اس نام کی تبدیلی سے ایک قرآنی لفظ کی حفاظت ہو گئی اور اس کی عظمت اپنی جگہ پر قائم و دائم ہو گئی تو لوگ مجھے اب ’’حافظِ ربوہ‘‘ یعنی قرآن پاک کے لفظ ربوہ کی حفاظت کرنے والا کہہ لیں گے۔ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عنایت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام مجید کے کسی حصے کی حفاظت کرنے کو ذریعہ بنا دے۔

حضرت مفتی محمود صاحب سے استدعا

غالباً ۱۹۸۰ء میں صدر ضیاء الحق شہید نے حدود آرڈیننس نافذ کیا تھا تو قومی اتحاد نے فیصلہ کیا کہ اس خوشی میں ۱۲ ربیع الاول کو نیلا گنبد لاہور کی جامع مسجد سے جلوس نکالا جائے جس کی قیادت قومی اسمبلی کے قائد حزب اختلاف حضرت مفتی محمود صاحب کریں گے۔ بندہ بھی اس موقع پر لاہور پہنچ گیا۔ حضرت مفتی محمود صاحب مسجد کے محراب میں تشریف فرما تھے، راقم بھی ان کے پاس پہنچ گیا، تقریریں ہو رہی تھیں، مفتی صاحب بیٹھے صدارت فرما رہے تھے۔ پنجابی کی ضرب المثل ہے ’’ہوری نوں ہوری دی اتھے نوں ڈنگوری دی‘‘ میں نے حضرت سے عرض کیا کہ آج کل آپ کی جنرل ضیاء الحق سے گاڑھی چھن رہی ہے، ان تعلقات سے کچھ فائدہ اٹھا لیں۔ قادیانیوں کے متعلق چند مطالبات ہیں اسے توجہ

دلا کر منظور کرا لیں جس پر انہوں نے دریافت فرمایا کہ ’’کون سے مطالبات؟‘‘ راقم بیان کرنے لگا تو حضرت مفتی صاحب نے اپنی ڈائری نکالی اور میرے مطالبات لکھنے شروع کر دیے۔ ان مطالبات میں سرِ فہرست ’’ربوہ‘‘ کا نام تبدیل کرنے کا مطالبہ تھا۔ مفتی صاحب مرحوم نے میرے تمام مطالبات لکھ لیے البتہ ایک مطالبہ پر اپنا قلم روک لیا اور وہ تھا قرآن کریم کے قادیانی تراجم پر پابندی لگانے کا‘ لگے ہاتھوں یہ بھی سن لیں تاکہ تاریخ میں ریکارڈ ہو جائے۔ مفتی صاحب نے قلم روک کر فرمایا کہ ’’یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کل کو آپ کہیں گے کہ قرآن کریم کے شیعی تراجم پر بھی پابندی لگائیں کیونکہ اس میں بھی بڑی تحریفات ہیں۔ پھر آپ کہیں گے کہ بریلوی تراجم پر پابندی لگائیں‘ بریلوی کہیں گے کہ دیوبندی تراجم پر پابندی لگائیں۔ یہ تو نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اور یہ ناممکن ہے۔‘‘ راقم نے عرض کیا کہ ’’حضرت قادیانیوں اور دوسروں میں بڑا فرق ہے۔ قادیانی سرکاری اور آئینی طور پر کافر قرار دیے جا چکے‘ ان کو اپنے باطل نظریات کے مطابق ترجمہ کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ بخلاف دوسرے مسالک کے کہ وہ اگرچہ ایک دوسرے کو کافر کہتے ہوں لیکن سرکاری اور آئینی طور پر ان میں سے کوئی بھی کافر نہیں ہے۔ اس لیے ان کے تراجم پر پابندی کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔‘‘ فرمایا کہ ’’لو یہ بھی کوئی بات ہے اگر کوئی عیسائی ترجمہ کرے تو پھر؟‘‘ میں نے عرض کیا ’’اگر عیسائی یا کوئی غیر مسلم اگر کسی غیر مسلم ملک میں ترجمہ کرتا ہے تو ہم اسے روک نہیں سکتے لیکن اپنے ملک میں ہم کسی غیر مسلم کو قرآن کریم کے ترجمہ کی اجازت نہیں دے سکتے گو وہ تحریف نہ بھی کرے۔‘‘

’’لا یمسہ الا المطھرون‘‘

پھر اگر وہ اپنے کفریہ نظریات کے مطابق ترجمہ کرے تو ان تمام پر پابندی ہونی چاہیے۔ کسی غیر مسلم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے باطل نظریہ کے مطابق قرآن کا ترجمہ کرے۔ میرے اس معقول جواب پر بھی وہ مطمئن نہ ہوئے اور فرمایا کہ ’’مجھے کسی وکیل سے پوچھ کر بتائیں کہ ان کے تراجم پر پابندی کیسے لگ سکتی ہے؟‘‘

بہرحال اس مطالبہ کے علاوہ مفتی صاحب نے میرے تمام مطالبات اپنی ڈائری میں تحریر فرما لیے لیکن قادیانی تراجم پر پابندی اتنا مشکل نظر آتا تھا کہ حضرت لکھنے کے لیے آمادہ نہ ہوئے جبکہ ۲۱‘ ۲۲ اگست ۱۹۸۰ء کو یہی مشکل کام بسہولت سر انجام پا گیا۔ ۱۹۸۰ء

میں صدر ضیاء الحق نے اسلام آباد میں علماء کنونشن منعقد کیا تو راقم مرزا محمود کا ترجمہ ہمراہ لے گیا اور تقریر کے دوران ضیاء الحق کو پیش کیا اور اس سے پابندی لگانے کا مطالبہ کیا تو ضیاء الحق نے جسے حضرت مفتی صاحب قادیانی کہتے تھے (اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادیں) نے اس پر پابندی لگادی' نہ صرف اس پر بلکہ بعد میں مرزا محمود کی تفسیر صغیر مولوی شیر علی قادیانی کا انگلش ترجمہ قرآن' ملک غلام فرید قادیانی کا انگلش ترجمہ اور تفسیر' ان تمام پر پابندی لگادی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم شہید پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں اور کروٹ کروٹ اسے جنت نصیب فرمائیں غرضیکہ ربوہ نام کی تبدیلی کا مطالبہ حضرت مفتی صاحب کو بھی اس وقت لکھوایا جب ضیاء الحق شہید سے ان کے اچھے تعلقات تھے لیکن بات نہ بن سکی۔

صدر ضیاء الحق سے مدینہ منورہ میں ملاقات

مطالبات اور جدوجہد کا سلسلہ چلتا رہا۔ ۱۹۸۵ء کے غیر جماعتی انتخابات میں اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے بندہ ناچیز پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا' الیکشن کے دوران ہی جامعہ اسلامیہ مدینہ شریف کی طرف سے سرکاری طور پر طلباء کو رد قادیانیت کا تربیتی کورس کرانے کی دعوت ملی۔ اللہ تعالیٰ نے بیک وقت دو اعزاز عطا فرمائے۔ بندہ الیکشن میں کامیاب ہونے اور حلف اٹھانے کے بعد شکرانہ کا عمرہ ادا کرنے اور رد قادیانیت کا کورس کرانے حجاز مقدس چلا گیا۔ جب عمرہ سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ ضیاء الحق (شہید) بھی عمرہ کے لیے آئے ہوئے ہیں اور اب مدینہ منورہ شیراٹون ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے فوراً رابطہ کر کے ملاقات کا ٹائم لیا۔ واقفیت تو پہلے بھی تھی کیونکہ علماء کنونشن میں ان کے سامنے مفصل تقریر ہو چکی تھی اور الحمد للہ انہوں نے میرے بعض مطالبات پر عملدرآمد بھی کر دیا تھا۔ اس پر ''ہدیہ تبریک اور عرض مزید'' کے عنوان سے اشتہار چھپوا کر اندرون و بیرون ملک بڑی تعداد میں بھجوائے تھے اور ان کے اس عظیم کارنامہ (قادیانی ترجمہ پر پابندی اور اسلامی اصطلاحات کے ممنوع قرار دینے) پر اہل وطن اور غیر ممالک کے مسلمانوں سے ہزاروں تار اور خطوط بھجوائے جا چکے تھے۔ ان کے سیکرٹری نے پانچ منٹ ملاقات کا ٹائم دیا لیکن ون ٹو ون کوئی بیس پچیس منٹ مفصل ملاقات ہوئی۔ (کرنل دروازہ پر ہر پانچ منٹ بعد آ کر گھڑی دکھا دیتا تھا) انہوں نے پوچھا ''کیسے آنا

ہوا؟'' بتایا کہ مدینہ یونیورسٹی والوں نے طلباء کو ردِ قادیانیت کورس کرانے کے لیے بلایا ہے' سن کر بہت خوش ہوئے پھر میں نے اپنی ملاقات کی غرض بیان کی اور اس ملاقات میں صرف ربوہ نام کی تبدیلی کا واحد مسئلہ تفصیلاً بیان کیا۔ مرحوم نے بڑی توجہ اور دلچسپی سے پوری تفصیل سنی پھر پوچھا ''متبادل نام کیا تجویز کیا ہے؟'' میں نے چند ایک نام بتائے۔ میں نے کہا ''اصل غرض ''ربوہ'' کا نام بدلنا ہے تاکہ قرآنی مقدس لفظ کا تحفظ ہو جائے' متبادل نام کوئی بھی ہو سکتا ہے۔'' موصوف نے میرے موقف کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ''واقعی یہ نام بدلنا چاہیے۔ میری تو پہلے کسی نے توجہ نہیں دلائی ورنہ جب ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کیا تھا اگر اس وقت کوئی اس طرف توجہ دلاتا تو میں اسے بھی تبدیل کر دیتا۔'' میں نے کہا کہ ''ہم تو مدت دراز سے مطالبہ کر رہے ہیں' قراردادیں پاس کرا کر بھجوا رہے ہیں لیکن آپ تک کوئی پہنچنے ہی نہیں دیتا۔'' انہوں نے فرمایا کہ ''جب آپ پاکستان واپس آئیں تو مجھے ملیں۔'' میں نے اس پر صاد کیا۔

پاکستان واپس واپس آنے کے بعد اسلام آباد سیرت کانفرنس میں شرکت کے لیے مجھے بھی دعوت مل گئی۔ راقم فائل تیار کر کے ہمراہ لے گیا۔ کانفرنس کے اختتام پر جب موصوف سے ملاقات ہوئی تو میں نے فائل پیش کی۔ انہوں نے وہ فائل اس وقت کے وزیر مذہبی امور جناب حاجی ترین صاحب کے سپرد کر دی۔ بعد میں ان سے اس سلسلہ میں متعدد ملاقاتیں کیں۔ وہ ابھی سوچ بچار ہی کر رہے تھے کہ ان کی وزارت ختم ہو گئی اور حاجی سیف اللہ صاحب مذہبی امور کے وزیر مقرر ہو گئے۔ ان سے اس سلسلہ میں دو تین ملاقاتیں ہوئیں' پہلے تو وہ نام کی تبدیلی سے ہی اتفاق نہیں کر رہے تھے۔ جب دلائل سے قائل کیا اور بتایا کہ جنرل صاحب نے اس سے اتفاق کیا ہے کہ یہ نام واقعی بدلنا ضروری ہے تاکہ آئندہ آنے والے لوگ گمراہ نہ ہوں۔ پھر متبادل نام پر بحث ہوئی کہ ''کیا ہو؟'' کئی نام پیش کیے' انہوں نے مختلف اعتراضات کیے۔ آخر میں نے کہا کہ ایسا کریں کہ جیسے حکومت نے ''منٹگمری'' (انگریز) کا نام تبدیل کر کے اس کا پرانا نام ''ساہیوال'' رکھا ہے اور کیمبل پور (بھی انگریز کے نام پر تھا) کا نام تبدیل کر کے اس کا نام ''اٹک'' رکھا ہے' ربوہ کا پرانا نام کاغذات مال میں ''چک ڈھگیاں'' ہے وہ رکھ دیں۔ حاجی صاحب نے اس نام سے اتفاق کیا کہ ''یہ نام درست ہے ہم پر اگر کسی طرف سے دباؤ پڑا یا اعتراض ہوا تو ہم کہہ سکیں گے کہ قادیانی

’’ربوہ‘‘ کہتے تھے مسلمان ’’صدیق آباد‘‘ یا کوئی اور کہتے تھے ہم نے رفع تنازعہ کے لیے پرانا نام رکھ دیا ہے۔ میں نے ان کی تجویز سے اتفاق کر لیا لیکن یہ طے ہو جانے کے باوجود یہ نیکی ان کے ہاتھوں بھی عمل میں نہ آسکی کیونکہ تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے قبل ہی ان کی وزارت ختم کر دی گئی۔

پنجاب اسمبلی میں قرارداد

اندریں حالات میں نے اسمبلی کے لیے الیکشن لڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا تاکہ اسمبلی میں اس قرارداد کو پیش کر سکوں۔ ۱۹۸۵ء کے الیکشن میں میں پہلی مرتبہ اللہ کے فضل سے پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا۔ میں نے اسمبلی میں دو قراردادیں پیش کیں۔ ایک ’’ربوہ‘‘ کا نام تبدیل کرنے کی اور دوسری چنیوٹ سب ڈویژن کو ضلع بنانے کے متعلق تھی۔ طریق کار یہ تھا کہ پرائیویٹ ممبران کی قراردادوں کے لیے ہفتہ میں ایک دن (منگل) مقرر ہوتا چنانچہ قرعہ اندازی ہوتی جن کے نام قرعہ میں نکل آتے وہ چار پانچ قراردادیں پیش ہوتیں پھر اگر کسی اجلاس میں قرارداد پیش نہ ہو سکے تو اسمبلی کا اجلاس ختم ہوتے ہی وہ تمام قراردادیں بھی ختم ہو جاتیں۔ آئندہ اجلاس کے لیے پھر نئے سرے سے قراردادیں بھیجنا پڑتیں۔ ایک مرتبہ خوش قسمتی سے قرعہ میں راقم کا نام نکل آیا۔ مجھ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی دو قراردادیں ہیں‘ آپ کونسی لانا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا ’’ربوہ‘‘ والی۔ اس طرح آئندہ منگل کو ایجنڈا میں میری قرارداد بھی آگئی۔ بڑی امید بندھی کہ اب تو انشاء اللہ یہ قرارداد پیش ہو کر منظور ہو جائے گی کیونکہ کوئی مسلمان ممبر اس کی مخالفت نہیں کرے گا۔ منظور وٹو صاحب اس وقت اسمبلی کے سپیکر تھے‘ انہوں نے اس روز ’’امن عامہ‘‘ پر بحث اتنی لمبی کرا دی کہ قراردادوں کا وقت جاتا رہا اور کوئی بھی قرارداد پیش نہ ہو سکی۔ میں نے دورانِ اجلاس کئی مرتبہ سپیکر صاحب کی توجہ دلائی کہ بحث کو مختصر کریں کیونکہ مفاد عامہ کے متعلق بڑی اہم قراردادیں آرہی ہیں‘ وہ رہ جائیں گی لیکن وقت ختم ہو گیا اور وہ قراردادیں پیش نہ ہو سکیں۔ اس کے بعد ہر اجلاس میں یہی قرارداد بھیجتا رہا لیکن پھر کبھی قرعہ میں میری قرارداد نہیں آئی اور وہ وٹو کے دور میں آ بھی کیسے سکتی تھی؟

مسلم لیگ میں شمولیت کی دعوت

اسی دوران سینٹ کے انتخاب کا وقت آگیا۔ حکومت وقت کو میرے ووٹ کی ضرورت تھی۔ چیف منسٹر ہاؤس میں مجھے بلایا گیا۔ چیف منسٹر میاں محمد نواز شریف ‘ غلام حیدر وائیں (مرحوم) اور چودھری عبدالغفور‘ تینوں حضرات موجود تھے۔ ووٹ کی بابت بات ہوئی۔ میاں صاحب نے مجھے مسلم لیگ میں شمولیت کی دعوت دی اور کہا کہ اس وقت ہماری جماعت میں کوئی قابل ذکر عالم نہیں ہیں۔ پہلے آپ کے اکابر علماء حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے ساتھی مسلم لیگ میں ہماری سرپرستی کرتے رہے ہیں۔ اب پھر ضرورت ہے کہ علماء کرام مسلم لیگ میں شامل ہو کر ہماری سرپرستی اور دینی راہنمائی کریں۔ میں نے کہا کہ میرے لیے اپنی جماعت چھوڑنا اگرچہ مشکل ہے مگر مسلم لیگ بھی مسلمانوں کی جماعت ہے اور ہمارے اکابر اس میں شریک رہے ہیں۔ اس میں شامل ہونا کوئی انہونی بات تو نہیں لیکن میری دو شرطیں ہیں۔ ایک دینی ہے اور دوسری اپنے حلقہ کے عوام کا دیرینہ مطالبہ پورا کرنے کی۔ اگر وہ شرطیں منظور ہوں تو میں شامل ہونے کو تیار ہوں تاکہ میں سوال کرنے والوں کو مطمئن کر سکوں کہ میں نے اپنی جماعت چھوڑ کر مسلم لیگ میں شمولیت ذاتی مفاد کے لیے نہیں بلکہ ایک اہم دینی مقصد اور علاقہ کے بہت بڑے مفاد کے لیے کی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ ’’شرائط کیا ہیں؟‘‘ میں نے کہا کہ ’’ایک تو ’’ربوہ‘‘ کا نام تبدیل کر دیں‘ ثانیاً ہمارے سب ڈویژن چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دے دیں۔ وائیں صاحب ہنس پڑے اور کہا کہ ’’مولانا صاحب! آپ ویسے کہہ دیں کہ آپ مسلم لیگ میں شامل نہیں ہونا چاہتے۔‘‘ میں نے کہا کہ ’’کیوں؟ یہ کوئی اتنے مشکل کام تو نہیں؟ آخر میں نے ایک جماعت‘ جس کے ساتھ میری اب تک کی زندگی کی وابستگی ہے‘ چھوڑ کر دوسری جماعت میں شمولیت کرنا ہے۔ لوگ طرح طرح کی باتیں کریں گے‘ انہیں کوئی معقول وجہ تو بتا سکوں۔ اگر میں نے اپنی سیاسی زندگی داؤ پر لگانی ہے تو کوئی اہم کام تو ہونے چاہئیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ’’نہیں آپ دراصل مسلم لیگ میں شامل ہونا نہیں چاہتے۔‘‘ میں نے جواباً کہا کہ ’’وائیں صاحب! آپ فی الحقیقت مجھے شامل کرنا نہیں چاہتے‘ شاید آپ سمجھتے ہوں کہ میں آپ کو ہضم نہیں ہو سکوں گا۔‘‘ خیر بات آئی گئی ہو گئی۔

فارورڈ بلاک کا اعلان اور میاں صاحب کا تحریری وعدہ

میاں نواز شریف کی وزارت اعلیٰ کا زمانہ تھا' ہمارے جائز کام بھی نہیں ہو رہے تھے۔ میں نے فارورڈ بلاک بنانے کا اعلان کر دیا۔ میں ان دنوں سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھا۔ جب اخبارات میں میرے اعلان کا چرچا ہوا تو سرکاری نمائندوں نے میرے ساتھ رابطے شروع کر دیے۔ میں نے اپنی شکایات بیان کیں' بات وزیر اعلیٰ تک پہنچی' پہلے شہباز شریف صاحب ہسپتال آئے اور براہ راست میرے مطالبات سنے۔ طے ہوا کہ میاں نواز شریف صاحب خود تشریف لا کر یقین دہانی کرائیں۔ چنانچہ مولانا فضل الرحیم صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ کے ہمراہ میاں نواز شریف ہسپتال تشریف لائے۔ میں نے اپنی شکایات اور مطالبات ذکر کیے' میاں صاحب نے شکایات دور کرنے کا وعدہ کیا اور ربوہ کا نام تبدیل کرنے اور چنیوٹ کو ضلع بنانے کا تحریری وعدہ مولانا فضل الرحیم صاحب اور ان کے بڑے بھائی سیٹھ عبداللہ (مرحوم) کے روبرو فرمالیا۔

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی قرارداد

راقم میاں صاحب سے وعدہ وفا کرنے کا مطالبہ کرتا رہا' آخر ایک دفعہ میاں صاحب نے کہا کہ ''آپ پہلے ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے قرارداد منظور کرائیں پھر ان کے لیے یہ کام آسان ہو جائے گا۔'' میں نے کہا کہ ''آپ ڈی سی جھنگ کو ہدایت کریں کہ وہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے چیئرمین سے کہہ کر قرارداد منظور کروائیں۔'' انہوں نے چودھری محمد اقبال وزیر آبپاشی کے ذمہ لگا دیا' ان سے ڈی سی جھنگ کو بھی کہلوایا پھر میں ڈی سی کے پیچھے پڑا رہا لیکن اس کا ٹرانسفر ہو گیا۔ اسی طرح کئی افسر آتے جاتے رہے۔ میں نے ہر ایک سے مطالبہ جاری رکھا' وعدے وعید ہوتے رہے مگر کام نہ ہو سکا۔

اسی دوران ڈاکٹر محمد امجد ثاقب صاحب بطور اے سی چنیوٹ آئے۔ ان سے تفصیلی بات چیت ہوئی۔ وہ اہل علم آدمی تھے' بات ان کی سمجھ میں آ گئی کہ یہ ایک اہم دینی مسئلہ ہے۔ انہوں نے قرارداد منظور کرانا اپنے ذمے لے لیا۔ چودھری پرواز کونسلر ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو قرارداد پیش کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ انہوں نے قرارداد پیش کی۔ اس تگ و دو

میں کئی سال گزر گئے۔ بالآخر ۱۹۹۱ء میں ڈاکٹر امجد ثاقب نے ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے تبدیلیٔ نام کی قرارداد بالاتفاق منظور کرا دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین اور اس کار خیر میں شریک کونسلرز کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے ربوہ نام کی تبدیلی کے لیے پہلی ٹھوس بنیاد فراہم کی۔

وزیر اعظم میاں نواز شریف سے ملاقات

اسی دوران راقم بلدیہ چنیوٹ کا چیئرمین منتخب ہوا اور میاں نواز شریف کو اللہ نے وزارت عظمیٰ کے منصب سے نوازا۔ میاں صاحب نے اسلام آباد میں پنجاب بھر کے چیئرمینوں کی دعوت کا انتظام کیا۔ میں بھی اس دعوت میں بطور چیئرمین بلدیہ چنیوٹ شریک ہوا۔ میں ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی منظور کردہ قرارداد اور دیگر ضروری دستاویزات کی ایک فائل تیار کر کے اپنے ہمراہ لے گیا۔ تقریب کا افتتاح راقم کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نذیر سعید صاحب سیکرٹری وزیر اعظم (جو کہ پہلے وزارت اعلیٰ کے دور میں بھی میاں صاحب کے سیکرٹری رہ چکے تھے) سے دیرینہ واقفیت اور بے تکلفی تھی۔ ان سے کہا کہ تقریب کے اختتام پر آپ مجھے ملاقات کا وقت لے کر دیں تاکہ یہ فائل خود وزیر اعظم کو پیش کروں۔ ورنہ یہ اہم فائل آپ کے ذمہ ہے۔ انہوں نے بخوشی حامی بھر لی۔ اس موقع پر راقم کی ملاقات نہ ہو سکی۔ چنانچہ یہ فائل نذیر سعید صاحب کے سپرد ہوئی اور انہوں نے یہ فائل چند ماہ بعد وزیر اعظم تک پہنچا دی۔

وزیر اعظم سیکرٹریٹ سے چٹھی

چند ماہ بعد وزیر اعظم سیکرٹریٹ سے ایک چٹھی نمبری چیف سیکرٹری پنجاب کے نام جاری شدہ JS(IMP)/MIS/M/8906/2641 کی کاپی موصول ہوئی۔ ہمیں بڑی خوشی ہوئی کہ محنت ٹھکانے لگی اور دیرینہ آرزو بر آئی۔ ہم نے اس چٹھی کی خبر اخبارات کو دے دی۔ کچھ دنوں بعد جب راقم وہ چٹھی لے کر چیف سیکرٹری سے ملا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے وہ چٹھی ریونیو بورڈ کو بھیج دی ہے' آپ ان سے معلوم کریں۔ جب ریونیو بورڈ کے ڈائریکٹر سے ملاقات کی تو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے وہ چٹھی کمشنر فیصل آباد شہزاد پرویز کو بھیجی

تھی لیکن اس نے اس سے موافقت نہیں کی لہٰذا وہ چٹھی داخل دفتر ہوگئی ہے۔ جو امید بندھی تھی اس پر بھی اوس پڑ گئی' بڑی مایوسی ہوئی لیکن راقم نے ہمت نہ ہاری اور اپنا مطالبہ جاری رکھا۔

امام کعبہ شیخ سبیّل اور ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف کے خطوط

حجاز مقدس کے سفر میں رئیس الحرمین امام کعبہ شیخ محمد بن عبداللہ السبیّل سے ملاقات میں میں نے اپنے اس مطالبہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے بھی میرے مطالبہ کی تائید کی اور کہا کہ واقعی یہ خطرناک قسم کی تحریف ہے اور سادہ لوح ناواقف مسلمانوں کی گمراہی کا شدید خطرہ ہے۔ لہٰذا عامۃ الناس کو اس گمراہی سے بچانے کے لیے نام کی تبدیلی ضروری ہے۔ اس طرح امام کعبہ اور رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف سے صدر ضیاء الحق اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو خطوط لکھوائے۔

بیرونی ممالک سے قراردادیں

بندہ بیرون ملک جہاں بھی جاتا وہاں کے لوگوں کو ترغیب دے کر اور اس کی اہمیت سمجھا کر وہاں سے ربوہ نام تبدیل کرانے کی قراردادیں' خطوط اور تاریں پاکستان بھجواتا۔ سعودی عرب' عرب امارات' یورپ و امریکہ کے اکثر ممالک سے اس نوع کی قراردادیں مسلسل بھجواتا رہا' اندرون ملک اور بیرون ملک اخبارات و رسائل میں جب بھی میرا انٹرویو ہوتا تو دیگر مطالبات کے ساتھ سر فہرست اس مطالبہ کو رکھتا تھا۔

ہدیہ تبریک اور عرض مزید

جیسا کہ گزشتہ اوراق میں آپ نے پڑھ لیا' ۲۱' ۲۲ اگست ۱۹۸۰ء میں جنرل ضیاء الحق شہید نے اسلام آباد میں منعقدہ علماء کنونشن میں میرے پیش کردہ چند مطالبات منظور کر لیے جن میں سر فہرست مرزا بشیر الدین محمود کا اردو ترجمہ قرآن (جس میں تحریف کی گئی تھی اور پاکستان کی وزارت مذہبی امور کے سرٹیفکیٹ کے ہمراہ چھپ کر گمراہی کا ذریعہ بن گیا تھا) کی ضبطی تھا۔ تو راقم نے اس سلسلہ میں ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا ''ہدیہ

تبریک اور عرض مزید'' اس ''عرض مزید'' میں میں نے اپنے بقیہ مطالبات بھی تحریر کیے جن میں اولین ''ربوہ'' نام کی تبدیلی کا مطالبہ تھا۔ (مطبوعہ اشتہار کی فوٹو کاپی آخر میں دی جا رہی ہے' ملاحظہ فرمائیں) بعد ازاں اسی مضمون کے ٹیلی گرام تیار کروا کر سعودی عرب اور عرب امارات سے سینکڑوں کی تعداد میں بھجوائے۔

پنجاب اسمبلی کے دیگر ممبران سے ملاقاتیں

۱۹۹۳ء کے الیکشن میں راقم بوجوہ الیکشن میں کامیاب نہ ہو سکا تو ایس اے حمید صاحب آف گوجرانوالہ جو ہمارے ادارہ کے لائف ممبر بھی ہیں اور ختم نبوت مشن سے ہم آہنگ اور دینی ذہن رکھنے والے ہیں۔ نیز اسمبلی میں چند اچھے بولنے والے ممبران میں شمار ہوتے ہیں اور صاحبزادہ فضل کریم صاحب کو اپنی کتاب ''چودہ میزائل'' پیش کی جس کے آخر میں ربوہ نام کی تبدیلی کی جدوجہد کی بھی پوری تفصیل درج تھی اور وزیر اعظم کی چٹھی بنام چیف سیکرٹری بھی موجود تھی۔ ان حضرات کو توجہ دلائی کہ اب میں تو اسمبلی میں موجود نہیں' آپ اس مسئلہ کو اسمبلی میں اٹھائیں اور یہ قرارداد منظور کروائیں۔ اپنے علاقہ کے ممبران قومی و صوبائی اسمبلی مولانا رحمت اللہ' قاضی علی حسن رضا پی' سردار زادہ طاہر شاہ اور غلام عباس نسوانہ صاحبان سے بھی قرارداد کے حق میں تحریرات حاصل کیں اور ان کو بھی توجہ دلائی کہ آپ ضلع جھنگ سے متعلق ہیں' آپ اس مسئلہ کو اسمبلی فورم پر لائیں۔

وکلاء سے مشورے

اپنی اس تمام تر جدوجہد کے باوجود جب کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو عدالتی راستہ اختیار کرنے کے لیے سینئر وکلاء سے مشورے شروع کیے۔ چنانچہ سپریم کورٹ کے سینئر وکیل جناب اسماعیل قریشی (لاہور) سے مشورہ کیا۔ اس کے بعد ملک رب نواز سینئر وکیل سے مشورہ کیا' ہر دو نے امید دلائی کہ اگر عدالتی چارہ جوئی کی جائے تو کامیابی کی بڑی امید ہے۔ چنانچہ انہوں نے کاغذات مال کی نقل مانگی' جن میں اب تک اس جگہ کا نام ''چک ڈھگیاں'' چلا آتا ہے۔ راقم نے ڈی سی جھنگ کے ریڈر میاں محمد اسحاق چوہان کے ذمہ ریکارڈ تلاش کرنے کا کام لگایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے

بڑی جدوجہد کے بعد پچاس سالہ پرانا ریکارڈ تلاش کر دیا کہ اب تک محکمہ مال کے ریکارڈ میں اس جگہ کا نام ''چک ڈھگیاں'' ہی ہے۔ بندہ نے وہ ریکارڈ ملک رب نواز کو دیا کہ آپ کیس کی تیاری کریں کہ ''ربوہ'' قرآن کریم کا لفظ ہے جس سے امت مسلمہ کو دھوکہ ہو رہا ہے اس لیے اس نام کو تبدیل کر کے پرانا نام رکھا جائے تاکہ لوگ Confusion اور دھوکہ سے بچ جائیں۔ انہوں نے اس مقدمہ کی تیاری کا وعدہ کر لیا۔

۱۹۹۷ء کے الیکشن میں کامیابی

اپنے جنون کی یہ تگ و دو جاری رہی حتیٰ کہ بندۂ ناچیز محض اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم سے ۱۹۹۷ء میں تیسری مرتبہ پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اس دفعہ الیکشن میں میری کامیابی خاص ختم نبوت کا معجزہ تھا کیونکہ جماعتی انتخابات تھے' مسلم لیگ کا طوفان آیا ہوا تھا' اکثر دوستوں کا اصرار تھا کہ آپ مسلم لیگ سے ٹکٹ لیں ورنہ کامیابی کا کوئی چانس نہیں لیکن بعض سنجیدہ تجزیہ نگار لوگوں کی رائے تھی کہ آپ ٹکٹ نہ لیں کسی اور کو مل جائے تو اس میں کامیابی کا زیادہ چانس ہے۔ میری اپنی رائے بھی یہی تھی لیکن عوامی دباؤ کے پیش نظر مسلم لیگ سے ٹکٹ حاصل کرنے کے لیے درخواست دے دی گئی مگر تمام تر کوشش کے باوجود ٹکٹ نہ مل سکا کیونکہ اس میں سب سے بڑی شرط مسلم لیگ میں شمولیت تھی جو ٹکٹ کی خاطر میرے لیے ممکن نہ تھی۔ اس کے علاوہ درخواست فارم میں یہ حلفیہ معاہدہ بھی تھا کہ اگر درخواست دہندہ کو ٹکٹ نہ ملے تو وہ الیکشن میں کھڑا نہیں ہوگا اور جس کو ٹکٹ ملے گا وہ اس کی حمایت کا پابند ہوگا۔ مجھے یہ شرط بھی منظور نہ تھی۔ میں نے اس کو کراس کر دیا۔ اگرچہ ہمارے علاقہ میں بعض دوسرے درخواست دہندگان نے اس حلف کی پاسداری نہیں کی اور حلف توڑ کر الیکشن میں کود پڑے لیکن میرے لیے حلف نامہ دینے کے بعد خلاف ورزی ناممکن تھی۔ اگر میں مسلم لیگ میں شمولیت کر لیتا تو میرا ٹکٹ یقینی تھا۔ انٹرویو کرنے والے پینل نے مجھ سے صرف اس ایک شرط یعنی مسلم لیگ میں شمولیت کا مطالبہ کیا تھا لیکن میں نے معذرت کر دی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے بغیر کسی چھتری کے بطور آزاد امیدوار بڑی بھاری اکثریت سے کامیاب کر دیا۔ مسلم لیگی ٹکٹ ہولڈر قاضی صفدر کو کل چھ ہزار ووٹ ملے اور راقم ناچیز کو

چھبیس ہزار ووٹ حاصل ہوئے۔ یہ محض ختم نبوت کی برکت تھی اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کام لینا تھا' اس لیے اسمبلی میں پہنچا دیا۔ اس الیکشن میں پنجاب اسمبلی کا میں واحد مولوی ممبر تھا جو بغیر کسی جماعتی ٹکٹ کے بطور آزاد امیدوار بھرپور کامیابی سے سرفراز ہو کر اسمبلی میں پہنچا۔

اسمبلی کے ڈپٹی سیکرٹری سے مشورہ

جب بندہ نے حلف اٹھا لیا تو ڈپٹی سیکرٹری سے پہلا مشورہ یہ کیا کہ ''ربوہ'' نام کی تبدیلی کے سلسلہ میں مجھے اب کون سا طریقہ اختیار کرنا چاہیے' انہیں پچھلی پوری تفصیل سنائی۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اب آپ کا کام آسان ہو چکا ہے' اب قرارداد کی ضرورت نہیں' موجودہ صورتحال میں آپ کا بہترین سوال بنتا ہے کہ ''وزیر اعظم کی چٹھی جو ربوہ نام کی تبدیلی کے متعلق چیف سیکرٹری کو بھیجی گئی' اس کے متعلق بتائیں کہ اس پر عملدرآمد ہوا یا نہیں؟ اور اگر ابھی تک عمل نہیں ہوا تو کیا اس پر حکومت کا عملدرآمد کرنے کا ارادہ ہے؟ اگر ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟'' چنانچہ ان کی تجویز اور رائے کے مطابق سوال بنا کر جمع کرا دیا۔

غلط جواب پر تحریک استحقاق

کئی ماہ بعد سوال کا جواب موصول ہوا کہ ریونیو بورڈ کو وزیر اعظم کی اس طرح کی کوئی چٹھی موصول نہیں ہوئی۔ یہ صریح جھوٹ تھا۔ میں نے سوال کے ہمراہ چٹھی کی نقل بھی لگائی تھی اور ریونیو بورڈ سے خود معلوم کر چکا تھا کہ ان کے ہاں باضابطہ چٹھی موجود تھی جس سے کمشنر فیصل آباد نے اتفاق نہیں کیا تھا۔ میں نے اس غلط جواب پر تحریک استحقاق پیش کر دی جو سپیکر صاحب نے چیمبر ہی میں مسترد کر دی۔ (سوال جواب اور تحریک استحقاق کی نقل آخر میں دی جا رہی ہے) اس پر میں نے اسمبلی کے اندر اور باہر شدید احتجاج کیا بلکہ ایک دن اسمبلی کے فورم پر سپیکر صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھے نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ سپیکر منظور وٹو سے شدید اختلاف کے باوجود اس کا رویہ آپ سے اچھا تھا۔ اگر کوئی تحریک یا قرارداد پیش کی جاتی تو وہ کم از کم ہاؤس میں پڑھنے کی اجازت تو دے دیتا تھا پھر پڑھنے کے بعد آؤٹ آف رولز قرار دے دیتا تھا۔ آپ تو ہماری ہر تحریک چیمبر میں ہی رد کر

دیتے ہیں۔ میں نے اس سلسلہ میں محترم جناب صدر تارڑ صاحب سے بھی شکایت کی کہ قادیانیوں کے مسئلہ پر جو بھی تحریک پیش کرتا ہوں' وہ چیمبر میں ہی مسترد کر دی جاتی ہے۔ سپیکر صاحب سے بار ہا ملاقات کرنے کے لیے ٹائم مانگا لیکن وہ ٹال مٹول کر دیتے۔ بالآخر بڑی جدوجہد کے بعد ایک مرتبہ ٹائم ملا' میں نے ان سے استفسار کیا کہ آپ نے میری تحریکیں بلاوجہ کیوں مسترد کر دی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اب آپ دوبارہ بھیج دیں۔ ''ربوہ'' کی تحریک استحقاق کے متعلق پوچھا تو کہنے لگے کہ آپ مختصر قرارداد بنا کر بھیج دیں' ہم اسے ایجنڈے میں لے آئیں گے۔

اسمبلی میں مختصر قرارداد

سپیکر صاحب کی ہدایت پر ڈپٹی سیکرٹری سے مل کر مختصر قرارداد کا مسودہ تیار کیا اور قرارداد جمع کرادی۔ قرارداد کا متن درج ذیل تھا:

''اس ایوان کی رائے ہے کہ ''ربوہ'' کا نام تبدیل کر کے کاغذات مال کے مطابق ''چک ڈھگیاں'' یا کوئی اور نام رکھا جائے۔''

کئی ماہ گزرنے کے بعد اسمبلی سے جواب موصول ہوا کہ ریونیو بورڈ والوں نے اس سے اتفاق نہیں کیا' لہٰذا یہ واپس کی جاتی ہے۔ چنانچہ قرارداد پھر واپس آ گئی۔ (آخر میں اسمبلی کی چٹھی کی نقل دی جا رہی ہے) ریونیو بورڈ کے ڈائریکٹر نے لکھا کہ چونکہ ''ربوہ'' قرآن کریم کا لفظ ہے اس لیے اسے نہیں بدلنا چاہیے۔ یہ پڑھ کر تعجب کی انتہا نہ رہی اور انتہائی افسوس بھی ہوا کہ جو وجہ ہم تبدیلی کے ضمن میں پیش کر رہے ہیں' وہی وجہ وہ اس کی مخالفت میں تحریر کر رہے ہیں۔

ڈائریکٹر ریونیو سے ملاقات

بعض دوستوں کی تجویز پر ڈائریکٹر ریونیو سے ملاقات کا پروگرام بنایا تا کہ پہلے اس کی ذہن سازی اور برین واشنگ کی جائے۔ چنانچہ ان کے دفتر میں ان سے ملاقات کی۔ جب اس کی پوری تفصیل آدھ پون گھنٹہ لگا کر انہیں سمجھائی تب ان کے ذہن میں بات بیٹھی۔ وہ کہنے لگے کہ اس سے تو بڑی کنفیوژن پیدا ہو رہی ہے۔ میرا تو پہلے اس طرف ذہن

نہیں گیا اب آپ دوبارہ قرارداد بھجوائیں۔ میں اس کی پرزور تائید کروں گا لیکن بہتر ہے اگر آپ میاں شہباز شریف کو سمجھائیں اور وہ ادنیٰ سا اشارہ کر دیں تو یہ کام ہو جائے گا یا پھر سپیکر کو کہلوا دیں۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا۔ کم از کم ریونیو بورڈ کی طرف سے تو اب راستہ صاف ہو گیا۔

صدر تارڑ صاحب اور راجہ ظفر الحق صاحب سے ملاقات

جولائی ۱۹۹۸ء کے آخر میں راقم ختم نبوت سیمینار میں شرکت کے لیے لندن جانے لگا تو صدر صاحب سے سیمینار کے نام پیغام لینا تھا' اس کے لیے ان سے ٹائم لے کر اسلام آباد ملاقات کے لیے پہنچا۔ پیغام وصول کیا۔ میں ربوہ والی فائل ہمراہ لے گیا تھا۔ میں نے قرارداد کے متعلق بات چیت کرنا چاہی تو انہوں نے فرمایا کہ اب تو آپ لندن جائیں' واپسی پر مجھے ملیں۔ صدر صاحب کی ملاقات سے فارغ ہو کر مجھے کسی کام کے لیے راجہ ظفر الحق صاحب وزیر مذہبی امور سے ملنا تھا' ان سے ملاقات کی تو ان کو بھی اپنی ربوہ والی فکر پیش کی اور کہا کہ آپ اس سلسلہ میں رہنمائی اور تعاون فرمائیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ اس قرارداد پر ساٹھ ستر ممبران اسمبلی سے دستخط کرائیں تا کہ اس کا وزن اور اہمیت بنے اس کے بعد اسے پیش کریں۔ مجھے راجہ صاحب کا مشورہ صائب لگا تو میں نے کہا کہ آئندہ اجلاس میں دیگر ممبران اسمبلی کے دستخط حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ چنانچہ بندہ سفر پر روانہ ہو گیا اور اگست کے آخر میں یورپ کے سفر سے واپس لوٹا۔

دستخطوں کی مہم

ستمبر ۱۹۹۸ء میں دوبارہ اجلاس شروع ہوا تو میں نے قرارداد پر دستخطوں کی مہم شروع کر دی۔ شروع میں پہلے چند دستخط حاصل کرنے میں دقت ہوئی جب چند ذمہ دار حضرات کے دستخط ہو گئے تو پھر زیادہ دقت پیش نہیں آئی۔ ایک ایک ممبر کے پاس جا کر دستخط کرائے بعض نے دیگر دستخط کرنے والوں کو دیکھ کر از خود ہی دستخط کر دیئے۔ بعض وزراء کرام سے بھی دستخط لیے۔ قائد حزب اختلاف اور حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ممبران سے بھی دستخط کرائے۔ بعض ممبران نے خاص طور پر نشاندہی کی کہ معظم وٹو (منظور

وٹو سابق سپیکر کے بیٹے) کے بھی دستخط کرائیں۔ چنانچہ معظم وٹو صاحب نے بھی دستخط کر دیئے۔ وزیر مال کے پاس لے گیا تو انہوں نے کہا کہ چونکہ یہ میرے محکمہ کا مسئلہ ہے اس لیے میں پہلے دستخط نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا کہ جب قرارداد پیش ہو تو پھر آپ مخالفت نہ کریں' انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ مخالفت نہیں کریں گے۔ میری دستخطوں کی مہم کو دیکھ کر پریس گیلری والوں نے بھی خبر لگا دی کہ مولانا پورے اجلاس میں قرارداد پر دستخط کراتے رہے۔ ایک آدھ ممبر نے دستخط کرنے سے معذرت کی' ورنہ حاضر اجلاس میں اکثر ممبران کے دستخط ہو گئے' جو شمار کرنے پر ۹۷ دستخط تھے۔ میں نے کہا الحمدللہ' اب یہ کافی ہیں۔ تحریک قادیانیت کو بھی ۹۷ سال ہی ہوئے ہیں اور قرارداد پر بھی ۹۷ ممبران کے دستخط ہوئے ہیں' اس طرح یہ بات تاریخی طور پر یادگار بن جائے گی۔

صدر تارڑ صاحب سے ملاقات

۱۳' ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو راولپنڈی میں پاکستان شریعت کونسل کی میٹنگ ہو رہی تھی جس میں مجھے بھی شرکت کرنا تھی' میں نے صدر صاحب کو فیکس کر دیا کہ آپ ان دو تاریخوں میں ٹائم عنایت فرما دیں۔ مولانا فداالرحمٰن درخواستی' مولانا زاہد الراشدی اور راقم ملاقات کرنا چاہتے تھے۔ صدر صاحب نے ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۸ء صبح ۱۰ بجے کا ٹائم دیا۔ ملٹری سیکرٹری نے کہا کہ آپ اسلام آباد پہنچ کر رابطہ کریں۔ راقم ۱۰ بجے مولانا محمد عبداللہ (شہید) خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد کے ہاں پہنچ گیا' دوسرے دونوں صاحبان ابھی نہیں آئے تھے۔ مولانا موصوف نے صدر صاحب کے سیکرٹری کو فون کیا کہ مولانا چنیوٹی پہنچ گئے ہیں جبکہ دوسرے دونوں ساتھی نہیں آئے۔ سیکرٹری نے کہا مولانا چنیوٹی آ جائیں' ۱۱ بجے ملاقات کا ٹائم مقرر ہے۔ راقم مولانا موصوف کو بھی ہمراہ لے گیا' انہوں نے کہا کہ ''ملٹری سیکرٹری نے مجھے آپ کے ہمراہ آنے کی اجازت نہیں دی۔'' میں نے کہا کہ ''میں جا کر اجازت لے لوں گا۔'' چنانچہ مولانا بھی ساتھ ہو لیے اور ہم ایوان صدر پہنچ گئے۔ سیکیورٹی والوں نے حسب توقع مولانا کو روک لیا' مجھے انتظار گاہ پہنچا دیا گیا وہاں میں نے سیکرٹری صاحب سے کہا کہ مولانا عبداللہ بھی میرے ساتھ ہیں' انہیں بھی بلا لیں۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں مولانا بھی پہنچ گئے۔ مولانا مرحوم کی صدر صاحب سے یہ آخری ملاقات ثابت ہوئی۔

اس ملاقات میں میں نے صدر صاحب کو تفصیلی سرگزشت سنائی۔ انہیں بتایا کہ صدر ضیاء الحق سے میاں نواز شریف تک میں کن کن مراحل سے گزر چکا ہوں اب اس قرارداد پر ایک سو کے قریب ممبران کے دستخط بھی لے لیے گئے ہیں جبکہ پہلے یہ قرارداد ایک مرتبہ ریونیو بورڈ کے اعتراض کی بناء پر مسترد ہو چکی ہے' اب ریونیو بورڈ والوں کو بھی قائل کر لیا ہے اب کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی۔ میں نے انتہائی دکھ اور درد بھرے لہجے میں اپنی المناک داستان سنائی اور کہا کہ آپ اس کرسی صدارت پر متمکن ہونے سے قبل خود اس مطالبہ کی حمایت کرتے رہے ہیں۔ اب اگر آپ کے کرسی صدارت پر ہوتے ہوئے بھی یہ قرارداد منظور نہ ہوئی تو شاید پھر کبھی نہ ہو سکے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اسمبلی میں شاید اس مرتبہ اسی لیے پہنچایا ہے اور آپ کو بھی کرسی صدارت پر اسی لیے بٹھایا ہے حسن اتفاق سے یہ دونا ممکنات ممکن ہو گئے ہیں۔ جس طرح ۲۸ مئی کو ایٹمی دھماکہ کرایا اور پھر شریعت بل کا دوسرا دھماکہ کرایا اب آپ یہ تیسرا دھماکہ بھی کرا دیں تو انشاء اللہ کفر کے ایوانوں کے لیے یہ دھماکہ ایٹمی دھماکہ سے کم نہیں ہوگا اور کفر کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہو جائے گا۔ یہ المناک داستان سناتے ہوئے میری آنکھوں سے بے اختیار کچھ آنسو ٹپک پڑے' انہیں میری اس حالت پر رحم آیا' مجھے تسلی دی اور فرمایا کہ ''بتاؤ کس کو کہوں؟'' میں نے کہا کہ ''آپ یا تو میاں شہباز شریف سے کہیں یا سپیکر پنجاب اسمبلی سے کہیں کہ اس قرارداد کو منظور کرانے میں اپنی سعی جمیلہ کریں۔'' چنانچہ انہوں نے بڑے وثوق سے کہا کہ ''میں سپیکر پنجاب اسمبلی سے بات کروں گا۔'' جس انداز میں صدر صاحب نے وعدہ کیا اور یقین دہانی کرائی' مجھے یقین ہو گیا کہ انشاء اللہ اب یہ کام ہو جائے گا۔ مولانا عبداللہ نے چکوال میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین مدظلہ کی گرفتاری کی المناک داستان سنائی۔ میں نے دستخطوں والی فائل صدر صاحب کے حوالے کر دی اور مطمئن ہو کر واپس آ گیا۔ ۱۷ اکتوبر کو اخبارات میں ایک تقریب کی خبر اور فوٹو شائع ہوئی جس میں صدر صاحب اور سپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویز الٰہی اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے' میں نے دونوں کا اکٹھا فوٹو دیکھ کر کہا کہ امید ہے بات ہو گئی ہے۔

سپیکر پنجاب اسمبلی سے ملاقات

۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو میں نے سپیکر صاحب سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات سابقہ ملاقاتوں سے ذرا مختلف تھی۔ مجھے یقین سا ہونے لگا کہ صدر صاحب کی بات ہو گئی ہے۔ مجھے ایک علیحدہ کمرے میں بٹھایا گیا' چائے وغیرہ سے خوب تواضع کی گئی۔ تھوڑی دیر بعد سپیکر صاحب تشریف لائے' ہنستے ہوئے کہنے لگے کہ ''آپ نے صدر صاحب سے میری شکایت لگائی ہے۔'' میں نے کہا کہ ''بالکل لگائی ہے۔ آپ سے ایک نہایت اہم دینی کام کہا ہے' قرآن کریم کے لفظ کا ہم تحفظ چاہتے ہیں کہ وہ غیر محل پر استعمال نہ ہو جبکہ آپ مختلف حیلے بہانوں سے ہمیں ٹال دیتے تھے۔'' انہوں نے کہا کہ ''مولانا اب آپ قرارداد پیش کریں' قرارداد منظور ہو جائے گی۔'' معلوم ہوتا تھا کہ انہیں صدر صاحب کی ''چابی'' اچھی طرح لگ گئی ہے۔ چنانچہ میں نے چنیوٹ سے اصل قرارداد منگوائی اور یہ قرارداد مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو پنجاب اسمبلی میں جمع کرا دی۔

قرارداد کی منظوری

۹ نومبر کو راقم دبئی کے دورہ پر روانہ ہو گیا کیونکہ اسمبلی کے اجلاس کا صحیح اندازہ نہیں تھا۔ پسرم مولوی محمد الیاس چنیوٹی کو تاکید کی کہ جونہی اجلاس کا اعلان ہو' مجھے اطلاع پہنچائے تاکہ میں اجلاس میں پہنچ جاؤں۔ ایک خط ممبران اسمبلی کے نام تحریر کر کے فیکس کر دیا کہ اس کی کاپیاں ممبران کو پوسٹ کر دیں تاکہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے ممبران کی ذہن سازی ہو جائے اور اس قرارداد کے پس منظر سے واقف ہو جائیں کہ یہ نام کیوں رکھا گیا اور اب اسے تبدیل کرنے کی کوشش کیوں کی جا رہی ہے۔ یہ خط عزیزم مولوی الیاس نے ۱۶ نومبر کو قائد حزب اختلاف کے ذریعہ تمام ممبران تک پہنچا دیا۔

۱۶ نومبر ۱۹۹۸ء بروز سوموار اچانک (بغیر اعلان کے) پنجاب اسمبلی کا اجلاس بلایا گیا' اسی وجہ سے مجھے بروقت اجلاس کی اطلاع نہ مل سکی۔ ۱۷ نومبر بروز منگل پرائیویٹ کارروائی کا دن تھا' میری قرارداد کا نمبر آ گیا' ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی جناب سردار حسن اختر موکل صاحب اس اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قرارداد کے

محرک مولانا چنیوٹی موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس قرارداد کو پینڈنگ کر دیا جائے لیکن قائد حزب اختلاف جناب سعید احمد منہیس خان صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر کہا کہ اگر مولانا موصوف موجود نہیں تو کوئی بات نہیں' قرارداد پر دوسرے ممبران کے بھی دستخط ہیں لہٰذا قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ ڈپٹی سپیکر نے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دی۔ بالآخر ۳۰ سالہ جہد مسلسل کے انتہائی عروج کا وہ لمحۂ پر مسرت آن پہنچا جب ایوان میں ربوہ نام کی تبدیلی کی قرارداد پڑھی جانے لگی۔ مگر شومئی قسمت اس لمحہ پر مسرت کے وقت بندہ ہاؤس میں موجود نہیں تھا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی حکمت ہو گی' پتا نہیں اس لمحہ خوشی سے میری کیا حالت ہوتی' کیونکہ اس کی اہمیت و ضرورت سے جتنا میں واقف تھا کسی اور کو اتنی واقفیت نہ تھی۔ جدوجہد کی اس وادی پر خار میں جن حالات میں سے گزر چکا تھا وہ مکمل ضبط تحریر میں لائے نہیں جا سکتے۔ بہر حال یہ تاریخ ساز قرارداد پڑھنے کی سعادت جناب سعید منہیس صاحب کے حصہ میں آئی۔ انہوں نے قرارداد اسمبلی میں پڑھ دی۔ اب متعلقہ وزیر کو اسے منظور کرنا تھا یا پھر مخالفت کرنا تھی۔ چنانچہ وہ کھڑے ہوئے کچھ کہنے لگے تو اپوزیشن ممبر جناب سعید اکبر نوانی نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ وزیر موصوف مخالفت کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں مخالفت نہیں کرنا چاہتا تو پھر (ڈپٹی) سپیکر صاحب نے کہا کہ آپ اس میں کوئی ترمیم بھی نہیں کر سکتے۔ آپ تشریف رکھیں۔ چنانچہ الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ قرارداد متفقہ طور پر اسمبلی سے پاس ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اراکین کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس قرارداد کی منظوری میں میری عدم موجودگی میں انتہائی احسن طریقے سے کام سرانجام دے کر قرآن پاک کے مقدس لفظ کا تحفظ کر کے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیا۔ منظوری کے بعد وزیر مال پھر کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں بھی الحمد للہ مسلمان ہوں' مجھے قرارداد سے اتفاق ہے۔ البتہ میں تو مجوزہ نام ''چک ڈھکیاں'' سے اختلاف کے لیے کھڑا ہوا تھا کہ یہ نام موزوں نہیں جس پر گوجرانوالہ سے ممبر جناب ایس اے حمید صاحب نے کہا کہ چونکہ محرک قرارداد مولانا اس وقت موجود نہیں اس لیے نام کا فیصلہ ان کے آنے تک ملتوی کیا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی اس سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ نام کا فیصلہ مولانا کے آنے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ البتہ اگر کوئی اور ممبر اس سلسلے میں دلچسپی رکھتے ہوں تو وہ وزیر موصوف اور مولانا چنیوٹی کے ساتھ مل کر کوئی متبادل نام تجویز کر لیں

اس طریق سے یہ تاریخی قرارداد اللہ کے فضل سے اپنی منزل مراد کو پہنچی اور بالاتفاق منظور ہوگئی۔ اگلے روز تمام اخبارات نے اس خبر کو شہ سرخیوں کے ساتھ پہلے صفحہ پر شائع کیا۔

فالحمد للہ علی ذلک!

الیکٹرانک میڈیا' وائس آف امریکہ وغیرہ کے تبصرے

اسی روز وائس آف امریکہ' وائس آف جرمنی' بی بی سی لندن وغیرہ نے تبصرے نشر کیے کہ یہ قادیانیوں کا پرائیویٹ شہر تھا' اس کا نام کیوں بدلا گیا؟ ان تبصروں سے ثابت ہوگیا کہ الحمدللہ کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہوگیا ہے۔ ان تبصروں سے یہ بھی عیاں ہوتا تھا کہ قادیانی اس شہر کو پرائیویٹ شہر بنا کر کیا کیا کر رہے ہیں؟ کیا یہ ملک کی داخلی خودمختاری میں دنیا کی بدنام سپر طاقتوں کی کھلی مداخلت نہیں تھی؟ یہ ہمارے ملک کا اندرونی مسئلہ تھا' مغربی ممالک کو اس سے کیوں مروڑ اٹھنے لگا۔ جب لائل پور کا نام تبدیل ہوا تو کسی نے واویلا سنا؟ جب کیمبل پور اور منٹگمری کا نام تبدیل کیا گیا تو عالمی سطح پہ احتجاج ہوا؟ جبکہ یہ تینوں نام انگریز سرکردہ لوگوں کے تھے۔ جب چوڑھ کانہ کا نام تبدیل ہوا تو کیا وہ عالمی تبصروں کا مرکز بنا؟ تو سوچنا چاہیے کہ اس نام کی تبدیلی سے کسی کو کیوں تکلیف ہونے لگی؟ وجہ صاف ظاہر ہے کہ یہ مرزائیوں کی قرآن پاک میں تحریف کی گھناؤنی سازش تھی جس کے ختم ہونے سے ان کے جھوٹے نبی کی پیشین گوئیوں میں فرق پڑتا تھا اور آئندہ کے لیے انہیں اپنی ارتدادی سرگرمیوں میں مشکلات کا سامنا کرنا تھا اور اس نام کی تبدیلی سے مرزا قادیانی کے جھوٹے دعوؤں پر ایک اور مہر تصدیق ثبت ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور قرآن پاک کی حفاظت آج کے دور میں کردی۔

قائد حزب اختلاف منہیس صاحب نے بتایا کہ انہیں ہر طرف سے فون پر فون آنے لگے کہ "یہ نام کیوں بدلا جا رہا ہے؟" انہوں نے مولوی محمد الیاس چنیوٹی سے دریافت کیا کہ "اس کی کیا وجہ ہے؟ وہ کسی کو کیا جواب دیں؟" تو عزیز موصوف نے انہیں کچھ تفصیل سے دوبارہ آگاہ کیا اور بتایا کہ جو خط آپ کو دیا گیا ہے' اس میں اس کی تفصیل درج ہے' آپ اسے پڑھ لیں تو بات زیادہ واضح ہو جائے گی۔ بہرحال خان صاحب نے بعد میں ہمیں بتایا کہ تنگ آ کر انہوں نے اپنا فون ہی بند کر دیا تھا۔ مرزا طاہر نے بھی لندن

سے واویلا کیا اور بیان جاری کیا کہ یہ ان کا پرائیویٹ شہر ہے۔ حکومت کو یکطرفہ فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ آپ اس بیان سے بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے کیا عزائم تھے اور وہ اس نام کو کس قدر اہم اور اپنی جماعت کے لیے ضروری سمجھتے تھے۔ نیز کیا یہ غداری کے زمرے میں نہیں آتا کہ ایک ملک کے شہری کسی علاقے کو اپنی علیحدہ ملکیت سمجھتے ہوئے اسے آزاد خودمختار سمجھنے لگیں؟ ان کے اس اقدام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نام کی تبدیلی کا مسئلہ نہ صرف ایک مذہبی مسئلہ تھا بلکہ یہ ملکی مفاد کے لیے بھی اہمیت کا مسئلہ تھا۔

بشارتِ عظمیٰ کی خوشخبری دبئی میں

اگلے روز جب تمام اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ یہ خبر شائع ہوئی (جبکہ عزیزم مولوی ثناء اللہ نے خبر ہمارے نمبر پر دبئی میں فیکس کر دی جو دفتر میں پہنچ چکی تھی) ہم اس وقت گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ عزیزم محمد الیاس نے دبئی فون پر مولانا فہیم صاحب کو خوشخبری سنائی۔ انہوں نے قاری انعام الحق صاحب کو فون پر یہ خوشخبری سنائی اور مجھے اطلاع کرنے کے لیے کہا۔ قاری انعام صاحب نے نماز ظہر کے وقت یہ خوشخبری سنائی لیکن مجھے یقین نہیں آیا۔ ظہر کے بعد مظفر کولا صاحب کے ہاں ہمارا کھانا تھا' عزیز مولوی عبیداللہ پشاوری اور راقم وہاں چلے گئے' کھانے سے فارغ ہوئے۔ انہیں بھی اجمالاً خوشخبری سنا دی۔

واپسی پر گاڑی ہی میں عبیداللہ نے موبائل فون کے ذریعے عزیزم مولوی محمد الیاس سے رابطہ کیا۔ اس نے خبر کی تصدیق کی اور مبارکباد پیش کی۔ میں نے خود ان سے فون پر رابطہ کیا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میری عدم موجودگی میں یہ کام کیسے پایہ تکمیل تک پہنچا؟ عزیزم مولوی محمد الیاس نے بتایا کہ اجلاس شروع ہے اور منگل پرائیویٹ ڈے کو آپ کی قرارداد پیش ہوئی اور قائدِ حزب اختلاف سعید احمد خان منہیس نے پیش کی اور بالآخر اتفاقِ رائے سے منظور ہوگئی۔ آپ کو مبارک ہو۔ اس غیر معمولی کامیابی پر خوشی کے آنسو جاری ہو گئے' گلہ رندھ گیا اور گلے سے آواز نہ نکلتی تھی' فون بند کر دیا۔ خدا تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کیا۔ عزیزم عبیداللہ پشاوری نے بہت بہت مبارکبادیں دیں۔ اسی وقت راستہ سے روزنامہ نوائے وقت لاہور خرید کیا تو اس پر شہ سرخی لگی تھی "پنجاب اسمبلی میں ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور" الحمدللہ حمدا کثیرا جس نے

ایک طویل جدوجہد کے بعد یہ کامیابی نصیب فرما کر سرخروئی اور خوشی عطا فرمائی۔ مولانا اسماعیل عارف جن کے ہاں قیام پذیر تھا' ان کے پاس پہنچے تو تمام دوستوں نے مبارکبادوں کے ڈھیر لگا دیئے۔ قصور کے نوجوان حمید اصغر صاحب مٹھائی لے کر آ گئے' تمام حاضرین کے منہ میں خود راقم نے خوشی کے آنسوؤں کی برسات میں اپنے ہاتھوں ایک ایک رس گلہ ڈالا۔ ذیابیطس کے باوجود ایک رس گلہ اپنے منہ میں بھی ڈال لیا اور فوراً مسجد جا کر شکرانہ کے نوافل ادا کیے۔

مسجد الغریر دبئی میں پہلا خطاب

آج رات نماز عشاء کے بعد دبئی کی مشہور جامع مسجد ''الغریر'' میں بیان تھا۔ جہاں پر علامہ محمد اسحاق کشمیری درس دیا کرتے ہیں۔ علامہ کشمیری صاحب نے اعلان کیا اور اجمالاً خوشخبری سنائی اور کہا کہ ''تفصیل چنیوٹی صاحب خود بیان کریں گے۔'' راقم نے اس رات سورۃ مومنون کی آیت:

وآوینا هما الی ربوة ذات قرار و معین (پارہ ۱۸ آیت ۵۰)

پر مفصل درس دیا کہ قادیانیوں نے اپنے اس جدید شہر کا نام ''ربوہ'' کب رکھا اور کیوں رکھا اور اس کی تبدیلی کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ پھر اپنی ۳۰ سالہ طویل جدوجہد کا اجمالاً ذکر کیا۔ تمام حاضرین کو اس عظیم کامیابی پر شکرانہ کے نوافل ادا کرنے کے لیے کہا' تقریر کے بعد تمام شرکاء نے ڈھیروں مبارکبادیں پیش کیں اور فرط جذبات سے راقم کے ہاتھ چومتے رہے' کئی زبردستی معانقہ کرتے رہے۔ مسرت و خوشی کا ایک عجب سماں تھا۔ ایک لاہوری ''فہیم'' صاحب نے اسی وقت ایک ہوٹل میں دعوت کا اہتمام کر دیا۔ وہ روزنامہ ''جنگ لاہور'' لائے' اس میں بھی اسی خوشخبری کی شہ سرخی لگی ہوئی تھی۔

پاکستانی قونصل خانہ میں مٹھائی

ایک دن پہلے صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ صاحب کے صاحبزادہ عرفان تارڑ صاحب کو پاکستانی قونصلیٹ میں صدر صاحب کی ملاقات سنا آیا تھا کہ صدر صاحب نے اب یہ کام اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اب انشاء اللہ یہ قرارداد منظور ہو جائے گی۔ اگلے روز راقم

مٹھائی لے کر ان کے ہاں قونصل خانہ گیا' وہاں سب سے پہلے ان کے منہ میں اپنے ہاتھ سے لڈو ڈالا اور کہا کہ پاکستان جا کر سب سے پہلے صدر صاحب کو مٹھائی کھلاؤں گا۔ عرفان صاحب یہ خوشخبری کل پڑھ چکے تھے۔ انہوں نے بہت بہت مبارکباد دی اور تمام حاضرین میں یہ خوشی کی مٹھائی تقسیم کی۔ واپس آ کر فوری طور پر مبارکباد کے فیکس تیار کیے۔ یہ فیکس سپیکر پنجاب اسمبلی' قائد حزب اختلاف جناب سعید احمد خان منہیس صاحب' کویت میں ڈاکٹر احمد علی سراج اور امریکہ میں مولانا حکیم محمد رفیق اور پاکستان میں عزیزم مولوی محمد الیاس صاحب کے نام تھے۔ وہ تمام فیکس حمید اصغر قصوری کے سپرد کیے مشورہ ہوا کہ فوری طور پر ایک پریس کانفرنس کا انتظام کیا جائے۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب نے پاکستان ایسوی ایشن والوں سے رابطہ کر کے اگلے روز ۶ بجے وہاں ایک ہوٹل میں پریس کانفرنس کا انتظام کر دیا۔

پریس کانفرنس

اگلے روز ہم وقت سے پہلے ہی ہوٹل میں پہنچ گئے۔ کچھ نمائندے بھی وہاں موجود تھے۔ تھوڑے انتظار کے بعد دوسرے نمائندے بھی آ گئے۔ ''ربوہ'' نام کب رکھا گیا اور کیوں رکھا گیا اور اس کی تبدیلی کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ راقم نے اس پر روشنی ڈالی۔ میں نے کہا کہ ''امت مسلمہ کی ۳۰ سالہ طویل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ ۲۸ مئی کے ایٹمی دھماکہ کے بعد پاکستان میں یہ دوسرا بڑا دھماکہ ہے جس سے کفر کے ایوانوں میں لرزہ طاری ہو گیا ہے۔'' وائس آف امریکہ' وائس آف جرمنی' بی بی سی لندن تمام نے اسی موضوع پر تبصرے کیے ہیں اور ان کے پیٹوں میں مروڑ اٹھ رہے ہیں۔ ۵۰ سال بعد قادیانیوں کے اس دجل و فریب کا پردہ چاک ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۴۸ء میں اس نئے شہر کی بنیاد رکھی گئی تھی اور انتہائی دجل و فریب سے اس کا نام ''ربوہ'' رکھا گیا تھا جو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم کی پناہ گاہ تھی۔ ''ربوہ'' قرآن مجید میں کسی شہر کا نام نہیں ہے بلکہ اس کا معنی ہے ''اونچی جگہ'' اور اس سے مراد فلسطین کا ایک ٹیلہ ہے لیکن قادیانی دجالوں نے اپنے اس شہر کا نام ''ربوہ'' رکھ کر قرآن کریم میں ایک خطرناک قسم کی تحریف کی ہے کہ لفظ تو وہی رہے لیکن اس کا مصداق اور محل بدل جائے۔ جس طرح غلام احمد نے عیسیٰ بن مریم کا نام اپنے اوپر چسپاں کر کے

تحریف دین کا جال بُنا' یہ ایک ایسی خوفناک تحریف تھی جو اس سے پہلے کسی کو نہ سوجھی ہوگی۔ الحمدللہ ان کے اس دجل کا پردہ چاک ہوگیا اور قرآن کریم کے مقدس لفظ کا تحفظ ہوگیا۔ قادیانیوں کے لیے ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کے بعد ۱۹۹۸ء میں ایک اور بڑا دھماکہ ہوگیا۔

مبارکباد کے فیکس

چنیوٹ عزیزم محمد الیاس کو فون کر کے صدر پاکستان' وزیر اعظم پاکستان' وزیر اعلیٰ پنجاب' سپیکر و ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی' قائد حزب اختلاف اور وزیر مال کے فیکس نمبر حاصل کیے تاکہ تمام حضرات کو اس عظیم تاریخی کارنامہ پر مبارکباد کے فیکس بھجوائے جائیں۔ مجھے خوب اندازہ تھا کہ قادیانی دنیا بھر سے اس قرارداد کے خلاف احتجاجی مہم شروع کریں گے اور ایک ایک قادیانی دس دس خطوط اور تاریں مختلف ناموں سے بھجوائے گا اور مرزائی اپنی مظلومیت کا واویلا کریں گے۔ اس کے توڑ کے لیے ضروری تھا کہ ہم بھی دنیا بھر سے حوصلہ افزائی کے لیے مبارکباد کے تار' خطوط اور فیکس بھجوائیں۔ چنانچہ راقم نے وہ فیکس نمبر سعودی عرب' عرب امارات' انگلینڈ' جرمنی' ناروے' ڈنمارک' پرتگال' ہانگ کانگ اور امریکہ وغیرہ جہاں جہاں ہماری تنظیمیں تھیں' تمام کو بھیجے اور تلقین کی کہ آپ ان نمبروں پر مبارکباد بھجوائیں۔

دبئی سے پاکستان واپسی

اب مجھے جلدی تھی کہ پاکستان پہنچ کر ''ربوہ'' کے متبادل نام کا تصفیہ کیا جائے۔ پاکستان والوں کو بھی شدید انتظار تھا۔ قرارداد منظور ہوتے ہی پاکستان میں ایک جشن کا سماں تھا' منوں مٹھائی تقسیم ہو رہی تھی' چنیوٹ اور ربوہ میں حلوے کی دیگیں تقسیم ہوئیں' شکرانے کے نوافل ادا کیے گئے۔ ۲۲ نومبر بروز اتوار لاہور کے لیے سیٹ بک کرالی۔ چنیوٹ فون کر دیا کہ صدر صاحب کے لیے ایک ٹوکرا مٹھائی کا ایئرپورٹ پر ہمراہ لائیں تاکہ پہلے جا کر صدر صاحب کو مٹھائی پیش کی جائے۔ عزیزم محمد الیاس نے صدر صاحب کو فیکس کر کے ۲۳ نومبر ۱۹۹۸ء کے لیے وقت متعین کرالیا تھا۔

صدر صاحب کو مٹھائی اور مبارکباد

لاہور پہنچتے ہی صبح ۲۳ نومبر کو سیدھا اسلام آباد ایوان صدر پہنچا۔ صدر صاحب سے ملاقات ہوئی' انہیں مجھ سے بھی زیادہ خوشی ہو رہی تھی کیونکہ عظیم تاریخی کارنامہ کی کامیابی کا سہرا در حقیقت انہی کے سر ہے۔ اگر وہ سپیکر صاحب کو ''چابی'' نہ لگاتے تو شاید اب بھی یہ خوشی نصیب نہ ہوتی۔ میں نے ان کا چہرہ اتنا ہشاش بشاش اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا جو گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا دمک رہا تھا' خوب معانقہ ہوا' مبارکباد کا تبادلہ ہوا' مٹھائی کا ٹوکرا کھول کر اپنے ہاتھوں سے ان کے منہ میں مٹھائی ڈالی۔ میں نے کہا زندگی کی ایک بہت بڑی تمنا تھی جس پر مسلمانوں نے ۳۰ سال محنت کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا وسیلہ اور ذریعہ بنایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے زندگی میں بڑی کامیابیاں نصیب فرمائی ہیں' اب میرے مطالبات میں سے دو تین مطالبات اور رہ گئے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ میری زندگی میں وہ بھی پورے ہو جائیں اور یہ آپ کے دور میں ہی ہو سکتے ہیں۔ وہ میں نے ان کے سامنے ذکر کیے۔ صدر صاحب نے اس سلسلہ میں مجھے کچھ مشورے دیئے جن پر میں عمل پیرا ہوں۔ امید بندھ گئی ہے کہ عنقریب وہ بھی پورے ہو جائیں گے اور قوم جلد ہی دو اور دھماکوں کی خوشخبری سنے گی۔ مبارکباد اور مٹھائی پیش کر کے سیدھا واپس لاہور آ گیا۔ سوموار اور منگل کے اجلاس میں شریک ہوا' وزیر مال سے ملاقات کی کہ نام کا تصفیہ کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی کا اجلاس ختم ہو جائے۔ انہوں نے کچھ سکالر بلائے ہیں' مل بیٹھ کر فیصلہ کریں گے۔

چنیوٹ اور چناب نگر میں استقبال

اہالیان چنیوٹ استقبال کے لیے بے چین تھے۔ چنانچہ منگل کے اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد چنیوٹ روانہ ہو گیا۔ ہر سٹیج پر استقبالی کیمپ لگا ہوا تھا' پہلے تو وہاں ہر سٹیج والوں نے زبردست استقبال کیا اور مبارکبادیں پیش کیں' پھر راوی باغ تک چنیوٹ والے کاروں' موٹر سائیکلوں اور ٹرالیوں پر سوار جھنڈے لیے کھڑے تھے۔ لگتا تھا پورا چنیوٹ امڈ پڑا ہے۔ موضع سلارہ لنک روڈ پر چودھری محمد امیر سلارہ سابق چیئرمین یونین کونسل و ممبر ضلع کونسل دستگیر سالارہ وغیرہ نوٹوں کے ہار لیے کھڑے تھے۔ یہ ہار انہوں نے راقم کے

گلے میں ڈال دیے۔

چنیوٹ تحصیل چوک پر زبردست استقبال ہوا۔ ایک جیپ پر لاؤڈ سپیکر نصب تھا' پُر جوش نعرے لگ رہے تھے' شرکاء کا اصرار ہوا کہ "چناب نگر" (ربوہ) جایا جائے۔ انتظامیہ کی خواہش تھی کہ یہ جلوس وہاں نہ جائے۔ جب دریائے چناب کے پل پر پہنچے تو اے سی اور ڈی ایس پی نے روک کر کہا کہ "آپ یہیں سے واپس ہوں' آگے نہ جائیں۔" میں نے کہا کہ "پورے جلوس کا اصرار ہے کہ وہ "چناب نگر" کا ایک چکر لگائیں' مسلم کالونی کی جامع مسجد میں جا کر نفل پڑھنے کے بعد جلوس ختم کر دیں گے' کسی قسم کی گڑبڑ یا غیر قانونی حرکت نہیں ہوگی' میں ذمہ دار ہوں' آپ جلوس جانے دیں' یہ اب نہیں رکے گا۔" چنانچہ یہ تاریخی استقبالیہ جلوس چناب نگر کے بازاروں میں اسلام اور ختم نبوت کے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے گزرا۔ قادیانی حسرت و یاس کا مجسمہ بنے اپنی ذلت و رسوائی کا مشاہدہ کر رہے تھے۔

چناب نگر کی مسلم مسجد میں خطاب اور شکرانہ کے نوافل

مغرب کے قریب جلوس مسلم کالونی کی جامع مسجد میں پہنچا' نماز مغرب کی امامت راقم نے کرائی' تمام شرکاء نے شکرانہ کے نفل ادا کیے' نماز کے بعد مولانا اللہ یار ارشد نے اس عظیم کامیابی اور فتح پر مختصر خطاب فرمایا اور راقم کو خراج تحسین پیش کیا۔ راقم نے بھی مختصر خطاب کیا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اس عظیم کامیابی سے عزت افزائی فرمائی۔ پھر اپنے حلقہ پی پی ۶۱ کے ان ووٹروں کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے بھاری مینڈیٹ سے انہیں اسمبلی میں پہنچایا۔ پھر صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ صاحب کا شکریہ ادا کیا جن کی خصوصی توجہ سے یہ دیرینہ مطالبہ پورا ہوا۔ بعد ازاں سپیکر' ڈپٹی سپیکر' قائد حزب اختلاف اور پنجاب اسمبلی کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے بالاتفاق اس قرارداد کو منظور کیا۔ دعائے خیر کے بعد یہ جلوس فلک شگاف نعروں کی گونج میں چنیوٹ روانہ ہوا اور چوک محلہ ترکھاناں میں جا کر شکریہ اور دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس تاریخی استقبال کی ویڈیو بھی تیار کی گئی تا کہ اسے مرزائیوں کے جھوٹے دعووں کے جواب میں دنیا کو دکھایا جا سکے۔

اسمبلی میں مٹھائی کی تقسیم

اگلے روز اسمبلی کے اجلاس کے لیے لاہور چلا گیا۔ سپیکر' ڈپٹی سپیکر' قائد حزب اختلاف' وزیر مال' پریس گیلری' سیکورٹی والوں سب کو علیحدہ علیحدہ مٹھائی کے ڈبے پیش کیے۔ جس جگہ ممبران اسمبلی کی حاضری والا رجسٹر پڑا ہوا تھا وہاں ڈبے رکھوائے تا کہ جو ممبر حاضری کے لیے دستخط کریں' ساتھ لڈو بھی کھائیں' باوردی ملازمین جو اندر ڈیوٹی پر ہوتے ہیں' انہیں نقد شیرینی دی۔ گویا پوری اسمبلی میں اس فتح اور کامیابی پر ایک جشن کا سماں تھا۔ وزیر اعلیٰ کے لیے بھی ایک ڈبہ لایا تھا' ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے انہیں پیش نہ کر سکا۔ غرضیکہ لاہور میں بھی بڑی تعداد میں مٹھائی تقسیم ہوئی۔

ربوہ کے متبادل نام کا تصفیہ

۳۰ نومبر ۱۹۹۸ء تک اسمبلی کا اجلاس جاری رہا' اجلاس کے بعد جناب چودھری شوکت داؤد صاحب وزیر مال سے رابطہ کیا کہ متبادل نام کا جلد تصفیہ کریں' بڑی بے چینی بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے ۳ دسمبر کو لاہور اپنے دفتر میں بلایا اور کہا کہ انہوں نے کئی ایک سے مشورہ کیا ہے اور فیصلہ ہوا ہے کہ "ربوہ" کا نام "نیو قادیان" رکھا جائے کیونکہ ایک تو یہ قادیان کا متبادل شہر ہے' پھر اس میں انہوں نے اپنی تمام "مقدس" جگہوں کے وہی نام رکھے ہیں جیسے مسجد مبارک' مسجد اقصیٰ اور بہشتی مقبرہ وغیرہ تو شہر کا نام بھی وہی ہونا چاہیے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ "قادیان" ان کا "مقدس" اور محترم شہر ہے جسے وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرح افضل سمجھتے ہیں۔ وہی ان کے "نبی" کا مولد و مدفن ہے۔ لہٰذا اس نام پر وہ اعتراض اور واویلا نہیں کر سکیں گے اگر "ربوہ" نام کی تبدیلی پر واویلا کریں گے بھی تو اس نام "نیو قادیان" پر نہیں کر سکیں گے۔ ہر ایک کہے گا کہ یہ تمہارے "مقدس" شہر کا نام ہے۔ یہ تمہیں کیوں پسند نہیں آتا' میں نے بھی ان کی اس دلیل سے اتفاق کر لیا کیونکہ اصل غرض تو قرآنی لفظ "ربوہ" کے تحفظ کی تھی کہ وہ غیر محل پر استعمال نہ ہو' متبادل نام کوئی بھی ہو بلکہ میں نے ضیاء الحق شہید سے بھی کہا تھا کہ متبادل نام بے شک قادیانیوں سے پوچھ کر ان کی پسند کا رکھ لیں' ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ بس کوئی قرآنی لفظ ایسا نہ ہو جس سے کسی کو دھوکا ہوتا رہے۔

نواں قادیان

میں نے کہا کہ ''نیو'' کی بجائے پنجابی زبان میں ہونا چاہیے۔ ''نواں قادیان'' چنانچہ وزیر موصوف نے یہ ترمیم قبول کر کے ''نواں قادیان'' کا اسی وقت نوٹیفکیشن نمبری 034-99/ch-36/81 جاری کر دیا۔ چنیوٹ میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس بلا کر میں نے نئے نام ''نواں قادیان'' کا اعلان کر دیا۔ اخبارات میں نیا نام شائع ہونے کے بعد مختلف حلقوں سے چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں کہ یہ نام درست نہیں۔ ایک اعتراض یہ تھا کہ ہم مسلمان بھی اس شہر میں رہتے ہیں' اب ہم کیا کہلائیں گے؟ میں نے کہا ۵۰ سال سے آپ لوگ ربوہ میں رہ رہے ہیں' اس وقت کیا کہلاتے تھے نیز جو پرانا قادیان تھا اس میں ہزاروں مسلمان اور غیر مسلم بھی رہتے تھے' وہ کیا کہلاتے تھے؟ دوسرا اعتراض ہوا کہ وہ کہیں گے کہ چلو جی ہمیں اگر پیشگوئی کے مطابق اصل قادیان نہیں ملا تو یہ مل گیا۔ میں نے کہا کہ ان کی زبان کون روک سکتا ہے؟ وہ تاویلات کے فن میں طاق ہیں کوئی نہ کوئی بات بنا لیں گے۔ اصل پیشگوئی تو ہے کہ پاکستان ختم ہو کر پھر اکھنڈ بھارت بن جائے گا اور ہمیں وہ قادیان دوبارہ مل جائے گا۔ لاہور میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی ہنگامی میٹنگ ہوئی' اس میں بھی اس نام پر اعتراض کیا گیا۔ سب سے زیادہ اختلاف مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کو تھا۔ مجھ سے کفیل شاہ صاحب نے بھی لاہور سے فون پر رابطہ کیا کہ یہاں پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس ہوا ہے' اس میں اس نام پر اعتراض ہوا ہے۔ سب کا مطالبہ ہے کہ ''صدیق آباد'' (جو نام مجلس عمل نے طے کیا تھا) رکھا جائے۔ میں نے کہا کہ مجھے ''نواں قادیان'' پر کوئی اصرار نہیں ہے' میری طرف سے تو قرارداد میں متبادل نام ''چک ڈھکیاں'' تھا لیکن ''صدیق آباد'' یا کوئی اور مسلمان والا نام قطعاً درست نہیں کیونکہ یہ شہر آباد تو قادیانیوں کافروں نے کیا ہے جب اس کا نام ''صدیق آباد'' ہو گا تو قادیانی کہیں گے کہ آپ نے ہمیں صدیق اور سچا مان لیا ہے کیونکہ یہ شہر تو ہم نے ہی آباد کیا ہے۔ میں نے کہا کہ وزیر صاحب بھی مسلمانوں والا نام قطعاً پسند نہیں کرتے۔ آپ ''چک ڈھکیاں'' یا ''چناب نگر'' میں سے کوئی نام پسند کر لیں یا ان کے علاوہ جو بھی نام آپ چاہیں رکھ لیں' مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ آپ وزیر موصوف سے مل لیں' چنانچہ ایک وفد دوسرے روز وزیر صاحب سے ملا لیکن انہوں نے ان کی بات پر کوئی توجہ نہ دی اور کہا کہ ''مولانا چنیوٹی جو اس قرارداد کے محرک ہیں' آپ ان کے پاس جائیں اور پوچھیں کہ کیا انہوں نے اس نام سے اتفاق کر لیا ہے؟''

مولانا اللہ وسایا کی استدعا

جب معترضین حضرات اپنی کوششیں کر کے مایوس ہو گئے تو مولانا اللہ وسایا نے راقم سے رابطہ کیا اور فقیر کے گھر تشریف لائے اور اکمل آف گولیکی قادیانی شاعر کا دیوان ہمراہ لائے اور منت سماجت کرتے ہوئے کہا ''آپ ہمارے مخدوم ہیں' بس یہ نام ''نواں قادیان'' بدلوا دیں۔ چک ڈھکیاں یا چناب نگر کوئی بھی نام رکھوا دیں' ہمیں منظور ہے۔'' میں نے کہا کہ ''۷ نومبر کو قرارداد پاس ہوئی اور نام کا فیصلہ ۱۶ دن بعد ہوا ہے' اتنے دنوں میں آپ حضرات کو مبارک دینے کی فرصت ملی اور نہ ہی متبادل نام پیش کرنے کی۔ اب نوٹیفکیشن ہو چکا ہے' اب کیا ہو سکتا ہے؟'' مولانا کہنے لگے کہ ''آپ جانتے ہیں کہ قادیانی بڑے شیاطین ہیں' یہ اپنی روایتی تاویلیں کر کے خواہ مخواہ پریشان کریں گے۔ چنانچہ اکمل قادیانی شاعر کے دیوان سے چند اشعار دکھائے کہ ''ہم ربوہ میں وہی قادیان دیکھتے ہیں'' وغیرہ۔ میں نے کہا کہ ''مجھے تو کوئی اعتراض نہیں جو کام اللہ نے مجھ سے کروانا تھا وہ ہو گیا اب نام جس کی مرضی سے رکھا جائے اور جو رکھا جائے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔'' مولانا موصوف پھر کہنے لگے کہ ''بس آپ محرک ہیں' آپ ہی کوئی نام رکھوا دیں۔ اگر آپ تبدیل کروا دیں تو میں اس خوشی میں اپنی جماعت کی طرف سے آپ کو چار شہروں (چناب نگر (ربوہ)' چنیوٹ' لاہور اور ملتان) میں استقبالیہ دوں گا۔'' میں نے کہا ''استقبالیہ کی مجھے چنداں خواہش نہیں' بہر حال میں کوشش کرتا ہوں۔''

نوٹیفکیشن کی منسوخی

راقم سیدھا لاہور آ گیا' وزیر موصوف سے بات چیت کی' انہیں اکمل قادیانی کے دیوان سے اشعار دکھائے اور کہا کہ ہم نے اتنا بڑا تاریخی کام کیا ہے' اب نام کی وجہ سے اسے کرکرا نہ کریں۔ قادیانی تاویلات کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ چنانچہ یہ اس نام کی تاویلات کر کے لوگوں کے لیے پریشانی کا باعث بنیں گے۔ میں نے وزیر موصوف کو مرزا قادیانی کی ایک تاویل ''بکر و ثیب'' سنائی کہ یہ مرزا کا الہام ہے کہ مجھے ایک عورت کنواری ملے گی اور ایک بیوہ۔ کنواری تو مل گئی جو مرزا محمود وغیرہ کی ماں تھی' اب دوسری بیوی جو کہ بیوہ

ہوگی' کا انتظار ہے اور وہ ''محمدی بیگم'' ہے جو بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آئے گی۔ تب یہ الہام پورا ہوگا۔ اب بیوہ کا انتظار ہے۔ مرزا قادیانی کی زندگی میں محمدی بیگم نہ تو بیوہ ہو کر مرزا قادیانی کے گھر آئی اور مرزا محمود کی ماں کے بعد نہ کوئی اور ہی بیوہ اس کے نکاح میں آئی اور پیشین گوئی صریح جھوٹی نکلی۔ اب مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد مجموعہ الہامات ''تذکرہ'' کے مولف نے ایسی تاویل کی جس سے باضمیر قادیانیوں کو بھی شرم آرہی ہوگی کہ یہ الہام حضرت ''ام المومنین'' نصرت جہاں بیگم میں ہی پورا ہوگیا کہ وہ کنواری آئی تھی' بیوہ رہ گئی۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

چنانچہ وزیر موصوف بمشکل قائل ہوئے اور انہوں نے نوٹیفیکیشن روک دیا اور کہا کہ متبادل نام تجویز کریں گے۔ بندہ کئی دن وزیر موصوف کے پیچھے پڑا رہا لیکن وہ لیت و لعل سے کام لیتے رہے۔

چک ڈھگیاں پر اتفاق

۳ رمضان المبارک مطابق ۲۳ دسمبر میرا مدنی مسجد سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں درس تھا' سورہ مومنون آیت نمبر ۵۰ پر ہی درس دیا۔ درس میں ایس اے حمید ممبر پنجاب اسمبلی جو کہ ایک اچھے مقرر اور حکومتی پارٹی سے متعلق ہیں' کو آمادہ کیا کہ وہ ہمراہ چلیں اور وزیر موصوف سے نیا نوٹیفیکیشن جاری کرائیں' وہ فوراً تیار ہوگئے۔ ''صدیق آباد'' اور ''نواں قادیان'' دونوں ناموں پر انہیں بھی اعتراض تھا۔ انہوں نے کہا کہ فون پر ٹائم لے کر آپ کو جامع مسجد شیرانوالہ اطلاع کرتا ہوں۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد ان کا فون آگیا کہ وزیر موصوف سے فون پر رابطہ ہوگیا ہے۔ ۱۱ بجے دفتر میں ملاقات طے ہے۔ ہم دھند کی وجہ سے چند منٹ لیٹ پہنچے جبکہ ایس اے حمید صاحب ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ وزیر صاحب دیگر کاموں سے فارغ ہو کر ہمیں علیحدہ کمرے میں لے گئے اور ہم سے تفصیلی بات چیت کی۔ بالآخر کاغذات مال کے مطابق پرانے نام ''چک ڈھگیاں'' پر ہم سب متفق ہوگئے۔ انہوں نے سیکرٹری سے کہا کہ پہلے والے تمام نام متنازعہ ہوگئے ہیں لہٰذا آپ کاغذات مال کے مطابق ''چک ڈھگیاں'' نام کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیں اور پہلا نام کینسل کر دیں۔ الحمدللہ یہ مرحلہ

طے ہوگیا۔

مولانا اللہ وسایا صاحب کو آکر فون پر مبارکباد دی کہ جس نام سے آپ الرجک تھے وہ تبدیل ہوگیا ہے اور اب ''چک ڈھگیاں'' کے آرڈر ہو چکے ہیں۔ انہوں نے شکریہ ادا کیا اور دعائیں دیں۔

فلیٹی ہوٹل لاہور میں استقبالیہ

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی طرف سے لاہور میں قاری محمد رفیق صاحب وجھوی کنوینر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ لاہور اور قاری الطاف احمد گوندل نے فلیٹی ہوٹل لاہور میں دعوتِ استقبالیہ کا اہتمام کیا جس میں مختلف مذہبی رہنماؤں کے ساتھ ساتھ قائد حزب اختلاف جناب سعید احمد خاں منہیس اور ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی جناب سردار حسن اختر موکل صاحب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ سعید احمد خان منہیس صاحب تو کسی ذاتی مصروفیت کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے مگر سردار حسن اختر صاحب میرے ساتھ سٹیج پر کرسی صدارت پر جلوہ افروز تھے۔ ان کے علاوہ سابق خطیب شاہی مسجد لاہور' مولانا عبدالقادر آزاد' موجودہ خطیب بادشاہی مسجد لاہور جناب مولانا علی اصغر عباسی صاحب' مولانا زاہد الراشدی صاحب گوجرانوالہ' جمعیت علمائے اسلام کے دونوں دھڑوں کے راہنما' مولانا عبدالمالک صاحب' صدر اتحاد العلماء' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نمائندہ و مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی تشریف لائے۔ تمام حضرات نے اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے نمائندگی کی اور پنجاب اسمبلی کے جملہ ممبران کو اس تاریخ ساز فیصلہ پر خراج تحسین پیش کیا۔

ڈپٹی سپیکر کو دھمکیاں

راقم نے اپنے خطاب میں علماء کا شکریہ ادا کیا اور ''ربوہ'' نام کی تبدیلی کی مختصر سرگزشت بیان کی اور پنجاب اسمبلی کے اس فیصلہ کو ایک تاریخی فیصلہ قرار دیا جو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ ۲۸ مئی کا ایٹمی دھماکہ پاکستان بننے کے ۵۰ سال بعد ہوا جس سے کفر کے ایوانوں میں لرزہ طاری ہوگیا تھا۔ میں نے ۱۷ نومبر ۱۹۹۸ء کے پنجاب

اسمبلی کے اس فیصلہ کو ایٹمی دھماکہ کے بعد دوسرا بڑا دھماکہ قرار دیا جس سے امریکہ، برطانیہ اور جرمنی کے کفر کے تمام ایوانوں میں لرزہ طاری ہو گیا۔ قادیانیوں کی دھمکیوں کا راقم تو ۵۰ سال سے عادی ہے، اب انہوں نے ڈپٹی سپیکر کو بھی دھمکیاں اور اپنے نبی کی سنت کے مطابق گالیاں دینا شروع کر دی ہیں۔ میں نے اپنے خطاب میں ڈپٹی سپیکر صاحب سے کہا کہ ''وہ ان کی دھمکیوں کو کوئی اہمیت نہ دیں بلکہ یہ دھمکیاں اور گالیاں میری طرف بھیج دیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے مقابل دھمکیوں کی کیا اہمیت ہے؟'' میں نے کہا ''اگر کوئی قادیانی آپ کی طرف بری آنکھ سے دیکھے گا تو اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے گی اور اگر کسی نے ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ آپ ان کی پرواہ نہ کریں، پورا عالم اسلام آپ کے ساتھ ہے۔ حرمین شریفین میں آپ کے لیے دعائیں ہو رہی ہیں، پورے عالم اسلام سے مبارکبادیں آ رہی ہیں۔'' آخر میں ڈپٹی سپیکر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ''میں بھی سردار ہوں، مجھے ان کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے، کوئی وقت سے پہلے کسی کو نہیں مار سکتا۔ ہم نے قرآن کریم کے مقدس لفظ کا تحفظ کرنا تھا، کالی کملی والے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنا تھا، ہم نے اپنا فریضہ ادا کر دیا۔'' میں نے اپنے خطاب میں کہا تھا کہ قادیانی دھمکیوں کی بجائے قانونی چارہ جوئی کریں، وہ اس فیصلہ کو عدالت میں چیلنج کریں۔ انشاء اللہ وہاں بھی اسی طرح ذلیل و خوار ہوں گے جس طرح صد سالہ جشن کی پابندی اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کو ہائیکورٹ اور پھر سپریم کورٹ میں چیلنج کر کے انہیں منہ کی کھانی پڑی تھی۔ سردار صاحب نے بھی کہا کہ ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں، نماز مغرب کے قریب یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بیرون ملک دورہ پر روانگی

بیرون ملک دورہ پر روانگی سے قبل جناب چودھری پرویز الٰہی سپیکر پنجاب اسمبلی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے شکوہ کیا کہ آپ کی طرف سے تو چند ایک مبارکیں موصول ہوئیں لیکن قادیانیوں نے احتجاج کے ڈھیر لگا دیے ہیں۔ میں نے کہا کہ ''آپ فکر نہ کریں اندرون و بیرون ملک سے آپ کو اتنی مبارکیں آئیں گی کہ بوریاں بھر جائیں گی۔'' میں نے

صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب، سپیکر و ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی، وزیر مال، قائد حزب اختلاف تمام کے فیکس نمبر حاصل کیے۔ روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور سے خبر کی کٹنگ ایک طرف اور دوسری طرف اس کا پس منظر چھپوا کر ساتھ لے گیا۔ چنانچہ قطر، انگلینڈ، ڈنمارک اور دیگر جن ممالک کا دورہ کیا، وہاں کے لوگوں کو اس فیصلہ کی اہمیت سمجھائی تو وہاں سے ہزاروں مسلمانوں نے ان حضرات کو فیکس بھیجے اور جہاں میں نہ جا سکا وہاں بھی فیکس نمبر بھجوائے۔ چنانچہ ہانگ کانگ سے قاری محمد طیب قاسمی صاحب نے بتایا کہ ہم نے تین صد سے زائد فیکس بھجوائے ہیں، اسی طرح انگلینڈ اور ڈنمارک سے بھی سینکڑوں فیکس بھجوائے گئے۔ بعض فیکس کا نمونہ آخر میں دیا جا رہا ہے۔

چناب نگر کا نوٹیفکیشن

بندہ شوال کے شروع میں بیرونی دورہ سے واپس لوٹا تو اسمبلی کا اجلاس شروع تھا، سپیکر اور قائد حزب اختلاف نے بتایا کہ بہت فیکس آئے ہیں اور ابھی تک آ رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ''میری تحریک شروع ہے، ابھی دنیا بھر سے اور آتے رہیں گے۔ جوں جوں خبر کی تشہیر ہو گی توں توں مبارکیں آتی رہیں گی۔'' وزیر صاحب سے معلوم کیا کہ ''چک ڈھکیاں'' کا نوٹیفکیشن باضابطہ جاری ہوا یا نہیں؟ ہم نے تو ہر جگہ ''چک ڈھکیاں'' مشہور کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی نہیں ہوا، چند دن میں ہو جائے گا۔ میں پیچھے پڑا رہا۔ آخر ۳ فروری ۱۹۹۹ء کو انہوں نے ''چک ڈھکیاں'' کی بجائے ''چناب نگر'' نام کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ ''چناب نگر'' بھی میرے پیش کردہ متبادل ناموں میں سے ایک نام تھا، یہ جدید نام ذرا باوقار تھا، اس کے ساتھ ایک پرانا قصبہ ''احمد نگر'' کے نام سے بھی موجود ہے یہ چونکہ دریائے چناب کے کنارے پر واقع ہے، اسی مناسبت سے یہ نام بھی انتہائی موزوں ہے۔ ''چک ڈھکیاں'' نام سے ہمارے وزیر موصوف کو کسی وجہ سے وحشت سی تھی، پہلے دن ہی انہوں نے اس نام کو قبول نہیں کیا تھا۔ مجھے تو کسی اور نام پر کوئی اصرار نہ تھا ''ربوہ'' بدلنے سے اصل مسئلہ تو حل ہو گیا تھا اب اس نئے نوٹیفکیشن کے مطابق ''ربوہ'' کی تمام سرکاری عمارتوں، تھانہ، تحصیل، بلدیہ اور تعلیمی اداروں پر ''چناب نگر'' لکھا گیا، قادیانیوں نے بعض جگہوں پر سیاہی ملنا شروع کر دی۔ ہم نے ان کے خلاف پرچہ کرا دیا۔

چناب نگر میں اجتماعی جمعہ اور لوح یادگار کی تقریب نقاب کشائی

۲۶ فروری فتح مباہلہ کانفرنس کی تاریخ قریب تھی اور حسن اتفاق کہ اس تاریخ کو جمعہ تھا' احباب سے مشورہ ہوا کہ "چناب نگر" میں اجتماعی جمعہ ادا کیا جائے اور پھر "چناب نگر" نام کی یادگار تختی کی نقاب کشائی کی جائے۔ چنانچہ اس پروگرام کی صدارت کے لیے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دعوت دی گئی جو انہوں نے قبول فرمائی۔ مولانا اللہ وسایا کو بھی دعوت دی' انہوں نے بھی شرکت کا وعدہ کر لیا۔ حضرت مولانا عطاء المومن و حضرت مولانا عطاء المہیمن شاہ بخاری صاحبان سے بھی رابطہ کر کے انہیں بھی شرکت کی دعوت دی۔ علمائے کرام کے علاوہ مہمان خصوصی کے طور پر جناب چودھری شوکت داؤد وزیر مال' ڈپٹی سپیکر جناب سردار حسن اختر موکل' قائد حزب اختلاف جناب سعید احمد خان منہیس کو بھی دعوت دی۔ تمام نے بخوشی دعوت قبول کر لی۔ دو تین روز قبل وزیر مال نے کسی وجہ سے شرکت سے معذرت کر لی۔ چنانچہ ان کے متبادل صدارت اور نقاب کشائی کے لیے جا کر سردار حسن موکل صاحب کو تیار کیا۔ انہوں نے پختہ وعدہ فرما لیا۔ چنانچہ "لوح یادگار" تیار ہو رہی تھی' نام روکا ہوا تھا۔ سردار حسن اختر موکل صاحب نے کنفرم کر دیا تو ان کا نام لکھوا دیا گیا۔ جمعہ کے روز ہی قاری محمد رفیق وجھوی صاحب جن کے ذمہ یہ خدمت لگی تھی' وہ تختی تیار کروا کر لے آئے اور تختی سرگودھا روڈ لب سڑک بجانب شمال لاری اڈا چناب نگر نصب کر دی۔ محترم جناب شیخ عبدالحفیظ مکی صاحب بھی پہنچ گئے۔ قائد حزب اختلاف سعید احمد خان منہیس بھی بروقت تشریف لے آئے' اجتماعی جمعہ بلدیہ کی جامع مسجد جس میں انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ کے سیکرٹری اطلاعات قاری شبیر احمد عثمانی صاحب خطیب ہیں' ادا کیا گیا۔ چنیوٹ اور مضافات سے ہزاروں آدمی پہنچ گئے۔ ایک جم غفیر ہو گیا۔ جمعہ سے قبل کئی ایک خطباء نے اپنے مختصر خطابات میں اس تاریخ ساز فیصلہ پر خراج تحسین پیش کیا۔ قائد حزب اختلاف نے اپنے خطاب میں کہا کہ موجودہ حکومت نے دو سال میں یہی ایک قابل ذکر اور قابل فخر یادگار تاریخی کام کیا ہے۔ بندہ نے اپنے مختصر خطاب میں تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ جمعہ سے فارغ ہو کر عاشقان ختم نبوت کا یہ جم غفیر ایک جلوس کی شکل میں نعرے لگاتا ہوا تختی کی نقاب کشائی کی جگہ پر پہنچا اور فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالحفیظ مکی' قائد حزب اختلاف

جناب سعید احمد خان منہیس اور راقم الحروف نے اس تاریخی واقعہ کی یادگار تختی کی نقاب کشائی کی۔ اس پُر مسرت و پُر وقار تقریب سے فارغ ہو کر مولانا اللہ یار ارشد صاحب کے ہاں استقبالیہ میں شرکت کرنے کے بعد واپس چنیوٹ آ گئے۔

چنیوٹ میں سالانہ فتح مباہلہ کانفرنس

حسب روایت ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ کے وسیع لان میں سالانہ فتح مباہلہ کانفرنس ۲۶ فروری کو تھی' جس میں تقریباً تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام شرکت کرتے ہیں۔ اس دفعہ مدرسہ عائشہ للبنات میں بخاری شریف کا افتتاح بھی تھا۔ اس موقع پر شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے علاوہ مشہور مذہبی سکالر علامہ زاہد الراشدی صاحب' امام پاکستان سید احمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب مولانا سید محمد قاسم شاہ دامت برکاتہم اور مجمع کو گرمانے کے لیے شاعرانِ انقلاب اہلِ سنت جناب طاہر برادران جھنگوی کے ساتھ ساتھ مقامی علمائے کرام بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ تمام خطباء حضرات نے چناب نگر نام رکھنے پر مبارکیں دیں اور اس کے لیے کوشش کرنے والوں کو خوب خراج تحسین پیش کیا۔ طاہر برادران نے اس موقع پر خصوصی نظمیں پیش کیں جنہیں حاضرین مجلس نے بے حد سراہا۔ اس خوشی میں تمام مدعوئین حضرات کو چنیوٹ کی خاص مٹھائی پیش کی گئی۔

شیخ برادری نے شیلڈ پیش کی

شیخ برادری کی طرف سے چنیوٹ کی ممتاز شخصیت شیخ محمد حنیف صاحب نے اپنی تنظیم کی طرف سے ایک شیلڈ پیش کی۔ شیخ موصوف بھی ربوہ نام کی تبدیلی کی کوشش میں میرے ہم نوا رہے اور جنرل ضیاء الحق شہید اور دیگر ارباب حکومت کو اپنی طرف سے اس اہم مسئلہ پر برابر خطوط لکھتے رہے ہیں۔

میں نے اپنے خطاب میں اعلان کیا کہ قادیانیوں نے پہلے مختلف جگہوں پر چناب نگر کے نام پر سیاہی پھیری ہے لیکن اب اس یادگار تختی کو جس پر قرآن پاک کی آیت لکھی ہوئی ہے' کسی قسم کا نقصان پہنچایا گیا یا اس کی بے حرمتی کی گئی تو اس کا مجرم قائم مقام

قادیانی امیر مرزا مسرور احمد اور صدر مجلس عمومی کرنل ایاز محمود (قادیانی) ہوگا اور میں انہی کے خلاف پرچہ درج کراؤں گا۔

یادگار تختی کی قادیانیوں کے ہاتھوں بے حرمتی

۳ اور ۴ مارچ کی درمیانی رات تختی کو توڑنے کی کوشش کی گئی جب اس میں قادیانی کامیاب نہ ہوئے تو اس پر سیاہی مل دی گئی' ہم نے فوراً احتجاج کیا۔ جھنگ ڈی سی اور ایس پی کو فوری درخواست دی کہ مرزا مسرور اور کرنل ایاز کے خلاف پرچہ درج کیا جائے۔ اگر جمعہ تک پرچہ درج نہ ہوا تو ہم دھرنا دیں گے' سڑکیں بلاک کریں گے اور جو احتجاج کا طریقہ ہم سے ہوسکا' اپنائیں گے۔ انہوں نے ہماری درخواست ڈی ایس پی کو بھیج دی۔

ڈی ایس پی نے ۱۱۶ ایم پی او کے تحت ایک پرچہ عقیل ذاکر کی درخواست پر درج کرنے کا حکم دے دیا۔ نیز انہوں نے کہا کہ جن دیگر بورڈوں پر سیاہی لگائی گئی تھی اور تختی جس پر آیت قرآنیہ لکھی ہوئی تھی' کے متعلق ہم سرکاری وکیل سے رائے لے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے کسی ماہر قانون سے مشورہ کرلیں کہ کیا کیا دفعہ لگ سکتی ہے۔ ایس پی جھنگ بھی تشریف لائے ہوئے تھے' انہوں نے بھی یقین دلایا کہ اس جمعہ آپ احتجاج ملتوی کر دیں' ہم قانونی رائے آنے پر فوراً پرچہ درج کرلیں گے۔ چنانچہ ممتاز قانون دان ملک رب نواز صاحب سے مشورہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ دفعہ 298-C کے تحت پرچہ ہوگا کیونکہ اس میں بسم اللہ اور قرآنی آیت کی توہین کی گئی ہے۔ چنانچہ ملک صاحب نے نئی درخواست تیار کرائی اور مدعی مولوی محمد الیاس چنیوٹی کو بنایا گیا کیونکہ یادگاری تختی کے نیچے انہی کا نام درج تھا۔ ملک صاحب کے ساتھ جا کر ڈی ایس پی سے بات کی۔ ملک صاحب نے انہیں حوالہ دکھایا کہ اس دفعہ کے تحت پرچہ بنتا ہے۔ انتظامیہ ٹال مٹول سے کام لیتی رہی۔ آخر مجھے دھمکی دینی پڑی کہ اگر اگلے جمعہ تک ملزموں کے خلاف پرچہ درج نہ کیا گیا تو بندہ چنیوٹ میں تحریک شروع کردے گا کہ جو قادیانی ملے اسے پکڑ کر اس کا منہ کالا کردیں۔ انہوں نے قرآنی آیت پر سیاہی پھیری' ہم ایسے گستاخوں کے منہ پر سیاہی پھیر دیں گے۔ میری اس دھمکی سے نوجوانوں میں جوش و خروش پیدا ہوگیا۔ اسی ہفتہ کے دوران کمرشل کالج چنیوٹ کی سالانہ تقسیم انعامات کی

تقریب تھی' جس میں مہمان خصوصی راقم الحروف تھا۔ نوجوان طلباء میں ایک جوش تھا۔ انہیں کہا کہ آپ اگلے جمعہ تک انتظار کریں۔ اگر جمعہ تک پرچہ نہ ہوا تو آپ کو میرا حکم ہے کہ قادیانی لڑکوں کے منہ کالے کرنے شروع کردیں۔ کالج کے پروگرام میں شریک قادیانی لڑکے بھی تھے' ان کے چہرے یہ اعلان سن کر پریشان تھے' ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا کہ منہ کالے کرنے کی تحریک چنیوٹ سے شروع ہوگی اور پھر پورے پاکستان میں پھیل جائے گی اور حکومت کو اسے روکنا مشکل ہوجائے گا۔ چنانچہ یہ دھمکی کام آگئی اور جمعہ سے قبل ڈی ایس پی نے پرچہ کرنے کا آرڈر کر دیا۔ راقم مولانا عبدالوارث کے ساتھ تھانہ چناب نگر گئے۔ (مولانا موصوف اس پوری کارروائی میں میرے رفیق اور دست راست رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں جزائے خیر نصیب فرمائیں) اور درخواست منشی تھانہ چناب نگر کو جمع کرائی۔ مولوی اللہ یار ارشد صاحب کے ذمہ لگایا کہ وہ مزید کارروائی کی ہمیں اطلاع دیتے رہیں۔ الحمد للہ مورخہ ۱۴ مارچ کو باقاعدہ طور پر مرزا مسرور احمد اور صدر عمومی کرنل ایاز اور دیگر ملزموں کے خلاف پرچہ درج ہوگیا۔ اب معاملہ گرفتاری کا تھا۔ ہمارا اصرار تھا کہ انہیں فوراً گرفتار کیا جائے۔ ۱۳ مارچ کو گورنر ہاؤس پنجاب میں صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ صاحب سے میری ملاقات تھی۔ ان سے دیگر امور کے علاوہ اس بات پر بھی ذکر کیا' انہیں تختی کی نقاب کشائی کی تقریب کی تصاویر دکھائیں اور مطالبہ کیا کہ آپ مجرموں کو جلد از جلد گرفتار کرنے کے لیے ہدایت فرمائیں۔ صدر صاحب کی ہدایت پر ۱۶ مارچ کو چیف منسٹر ہاؤس میں وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف سے میری ملاقات ہوئی' ان کے سامنے بھی میں نے اپنا مطالبہ دہرایا۔ ملاقات کے بعد واپس چنیوٹ آگیا کیونکہ اسی رات میری حج کے لیے روانگی تھی۔ یہ حج میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پوری امت کی طرف سے ربوہ کا نام تبدیل کیے جانے کے شکرانے کی نیت سے ادا کرنا تھا۔

رئیس الحرمین وامام کعبۃ اللہ شیخ عبداللہ بن محمد بن سبیّل سے ملاقات

۱۷ مارچ کو مکہ مکرمہ پہنچا' رات کو عمرہ ادا کیا۔ مشائخ سے ملاقاتیں ہوئیں' حج کے دن قریب تھے' امام شیخ سبیّل ازدہام کی وجہ سے حرم تشریف نہیں لائے تھے۔ چنانچہ مولانا عبدالحفیظ مکی اور شیخ سعید عنایت اللہ کے ذمہ لگایا کہ سب سے پہلے شیخ سے ملاقات کا وقت

لیں۔ شیخ نے ۲۲ مارچ صبح ۱۱ بجے ملاقات کا وقت دیا۔ علامہ خالد محمود صاحب اور عبدالعزیز افریقی (ردقادیانیت میں میرا شاگرد) کے ساتھ ہم شیخ کے گھر پہنچے۔ شیخ خوشخبری تو پہلے ہی سن چکے تھے' انہوں نے نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہا اور ہمیں مبارکباد دیتے ہوئے بہت دعائیں دیں۔ راقم نے شیخ موصوف سے معانقہ کیا حسب روایت منہ اور پیشانی کا بوسہ لیا پھر میں نے اس تمام کارروائی کی مختصر روئیداد بیان کی۔ شیخ نے توجہ کے ساتھ میری اس سعی کی کہانی سنی اور ڈھیروں دعائیں دیں۔ میں نے عرض کیا ''اس میں آپ کا بھی تو حصہ ہے۔'' فرمانے لگے ''ہاں وہ تو ہے لیکن یہ سب محنت اور کمائی تو آپ کی ہے کیونکہ آپ نے اس اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی اور خطوط لکھنے کے لیے کہا۔ اللہ آپ کی ان مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔'' پھر میں نے یادگار تختی کی نقاب کشائی کی تصاویر دکھائیں اور بتایا کہ قادیانیوں نے اس پر سیاہی لگا کر اس کی بے حرمتی کی ہے۔ یہ ان کی عادت ہے کہ اپنے خلاف کسی حکومتی فیصلہ کو قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ ہم نے قائم مقام امیر مرزا مسرور اور کرنل ایاز محمود کے خلاف دفعہ 288-C (جس کی سزا موت ہے) کے تحت پرچہ کرادیا ہے۔ اب ان کی گرفتاری کا معاملہ ہے۔ انتظامیہ پس وپیش سے کام لے رہی ہے کیونکہ ان کی گرفتاری حکومت کے لیے ایک بہت مشکل کام ہے۔ مرزا قادیانی کے خاندان کا کوئی ایک فرد بھی آج تک ایک گھنٹہ کے لیے گرفتار نہیں ہوا۔ آپ دعا فرمائیں کہ ایک دفعہ گرفتار ہو کر جیل کی ہوا کھائیں۔ نیز انہیں بقیہ مطالبات بھی بتائے اور ان کے لیے بھی دعا کی درخواست کی۔ شیخ بہت خوش ہوئے اور خصوصی دعاؤں سے نوازا۔

میں نے ''چناب نگر'' نام کی خوشی میں ایک تقریب منعقد کرنے کے لیے وقت مانگا کہ تین مناسب تاریخوں میں سے کسی ایک سے آپ موافقت فرمالیں۔ ۷ ستمبر (جب بھٹو دور میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا جو کہ ان کے خلاف آئندہ تمام اقدامات کی بنیاد بنا) '۲۶ اپریل (اس تاریخ کو ضیاء الحق شہید نے امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کیا تھا) '۷ انومبر (جب پنجاب اسمبلی نے ''ربوہ'' نام کی تبدیلی کی قرارداد منظور کی) شیخ نے پوچھا کہ ان تاریخوں میں اسلامی مہینے کون سے بنتے ہیں' ڈائری دیکھتے ہیں۔ شیخ خود اٹھے اور اندر سے ڈائری لے کر آئے' دیکھا تو فرمایا کہ ستمبر میں جمادی الاولیٰ بنتا ہے' اس میں کوئی تاریخ رکھ لیں۔ میں نے کہا کہ جمعہ کا دن ہونا چاہیے تاکہ جمعہ چناب نگر میں پڑھا

جائے۔ مضافات سے ہزاروں لوگ زیارت کے لیے آجائیں گے۔ قادیانیوں کے کفر کا اعلان آپ کی زبان سے سننا عوام کے لیے ہزاروں دلائل سے زیادہ وزن رکھتا ہے۔ شیخ نے اتفاق فرمایا اور کہا کہ ''آپ سفیر کی معرفت خط بھیجیں تو وہ اجازت دیں گے' خط میں بے شک میری موافقت کا ذکر کردیں۔''

اس کے بعد میں نے اپنے افریقی شاگرد کا تعارف شیخ سے کرایا کہ ''اس نے آٹھ سال میرے پاس ردقادیانیت میں تخصص کیا ہے' اب یہ ٹوگو (افریقہ) میں ختم نبوت کا مرکز قائم کر رہا ہے جو کہ مغربی افریقہ میں پہلا ختم نبوت مرکز ہوگا۔ (انشاء اللہ) اس کے لیے ایک صاحب خیر نے ۱۴۱ لاکھ ڈالر کی زمین وقف کردی ہے' ہماری خواہش ہے کہ اس کا افتتاح آپ کے مبارک ہاتھوں سے کرایا جائے۔'' شیخ نے یہ دعوت بھی قبول فرمالی اور شوال کا مہینہ مقرر فرمادیا۔ میں نے شیخ کو بتایا کہ انشاء اللہ مکی صاحب اور راقم بھی اس تقریب میں شریک ہوں گے۔ ملاقات کے اختتام پر میں نے انہیں بتایا کہ آپ کے لیے پاکستان سے خصوصی مٹھائی لانا چاہتا تھا لیکن کسٹم والوں نے اسے روک لیا' اب یہیں سے مٹھائی پیش کریں گے۔

امام حرم مکہ شیخ امام سبیّل کی طرف سے نقد ہدیہ

شیخ سبیّل سے میرا تعارف ۱۹۶۴ء میں پہلی بار حج کے موقع پر ہوا' وہ مجھ سے بڑی محبت کا اظہار فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ نے لندن ختم نبوت کانفرنس میں فرمایا تھا کہ:

''میں ۳۰ سال سے شیخ چنیوٹی کو جانتا ہوں اور ان سے تعلق ہے۔ ختم نبوت اور ردقادیانیت پر ان کی خدمات قابل قدر ہیں۔ مرزا طاہر ان کے نام سے کانپتا ہے۔ منظور چنیوٹی اور قادیانی ایسے لازم وملزوم ہیں کہ ایک کے تصور سے دوسرے کا تصور آجاتا ہے''

عالم اسلام کے سب سے بڑے امام کے یہ ریمارکس بندہ ناچیز کے لیے اتنا ہی اعزاز ہے جتنے وہ بڑے امام ہیں۔

شیخ نے اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ دعوت کی تھی اور ایک مرتبہ غلاف کعبہ کا ٹکڑا دیا تھا لیکن اس دفعہ شیخ ربوہ نام کی تبدیلی سے اس قدر خوش ہوئے کہ جب ہم اجازت لے

کر اٹھنے لگے تو مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا' اندر سے جا کر نقد ہدیہ لا کر چپکے سے میرے ہاتھ میں دے دیا۔ بندہ نے جیب میں ڈال لیا جب بعد میں شمار کیا تو وہ دس ہزار ریال کا خطیر ہدیہ تھا۔

فجزاه الله احسن الجزاء یہ دراصل میری خدمات کا اعتراف' میری حوصلہ افزائی اور خصوصاً ربوہ نام تبدیل کر کے "چناب نگر" رکھنے کی خوشی کا اظہار تھا۔ اتنے بڑے امام کی طرف سے اتنا بڑا ہدیہ اس کام کی عظمت کی دلیل ہے۔ زندگی میں اس سے قبل اتنا بڑا ہدیہ کبھی کسی سے نہیں ملا۔

حج کے بعد دیگر مشائخ سے ملاقاتیں

حج کے بعد شیخ طٰہٰ عبدالواسع رئیس مراقبین حرم سے محترم مولانا سعید عنایت اللہ صاحب کی معیت میں ملاقات ہوئی۔ ان کو بھی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا' وہ بھی بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔ پھر رابطہ کے مساعد الامین العام جناب شیخ ناصر عبودی سے مولانا سعید اور محمد یوسف بٹ کے ہمراہ ملاقات کی۔ انہیں ایک مضمون دیا جسے انہوں نے بغور پڑھا اور فرمایا کہ یہ بشریٰ عظیمہ ہم رابطہ کے اخبار اور رسالہ میں شائع کر دیں گے پھر اپنے بقیہ مطالبات سے آگاہ کیا اور درخواست کی کہ دعا کریں میری زندگی میں یہ بھی پورے ہو جائیں۔ انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ "آپ کی عمر کتنی ہے؟" میں نے ۷۰ سال کے قریب بتائی۔ انہوں نے فرمایا کہ ابھی بڑی عمر پڑی ہے۔ شیخ بن باز کی اس وقت ۹۰ سال کی عمر ہو چکی ہے اور وہ بصحت تمام کام کر رہے ہیں۔ (اس وقت شیخ بن باز وفات پا چکے ہیں۔ اللہ انہیں اپنے جوار راحت میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین) اس کے بعد ختم نبوت یونیورسٹی کی سنگ بنیاد کے عربی ایڈیشن کی کاپی پیش کی وہیں بیٹھے اس کا بھی مطالعہ کیا۔ میں نے کہا کہ "یونیورسٹی کے کاغذات ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی کو دیئے ہوئے ہیں وہ اگرچہ مجھے خوب جانتے ہیں لیکن قاعدہ کے مطابق درخواست کے ہمراہ تین معروف شخصیات کی توثیقات ہونی چاہئیں۔ آپ ان کے نام خط لکھ دیں۔" فرمایا کہ "آپ رابطہ کو درخواست کیوں نہیں دیتے؟ آپ مفصل درخواست رابطہ کو دیں' رابطہ تعاون کرے گا۔ یہ سب "چناب نگر" کی کامیابی کی برکت تھی پھر تین پیکٹ اپنے گھر کی کھجوروں کے بطور ہدیہ پیش کیے اور دعاؤں

کے ساتھ رخصت کیا۔

مولانا اسماعیل کٹکی اور قاری عثمان صاحبان سے ملاقات

فریقین کو ایک دوسرے کی آمد کا پتا چل چکا تھا لیکن ملاقات نہیں ہو رہی تھی۔ اچانک معلوم ہوا کہ مولانا اسماعیل اور قاری عثمان صاحب ملاقات کے لیے تشریف لا رہے ہیں۔ مولانا اسماعیل کٹکی صاحب صوبہ اڑیسہ (انڈیا) کے رہنے والے ہیں' ان کی ۷۰ سال کے قریب عمر ہے' ہمارے اکابرین میں سے ہیں۔ انڈیا میں قادیانیوں کے خلاف واحد مناظر ہیں۔ آج سے پندرہ بیس سال قبل حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب نے ہم دونوں کی مدینہ منورہ میں باہمی ملاقات کرائی تھی' اس سے پہلے ایک دوسرے کا غائبانہ تعارف تھا۔ خوب بھینچ کر ملے تھے۔ مولانا نے مجھے دیکھ کر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا تھا' کہنے لگے کہ "آپ تو ابھی جوان ہیں' میرا تصور تھا کہ آپ بڑے بوڑھے ہوں گے۔" اس کے بعد اب یہ دوسری ملاقات مکہ مکرمہ میں ہو رہی تھی۔ قاری محمد عثمان صاحب حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے داماد اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند میں ناظم ہیں' ان کے صاحبزادہ سلمان منصور پوری جنہوں نے دارالعلوم دیوبند میں رد قادیانیت پر میرے لیکچرز کو "رد مرزائیت کے زریں اصول" کے عنوان کے تحت ایک کتابی شکل میں مرتب کیا۔ یہ حج پر تشریف لائے ہوئے تھے لیکن وہ ہمراہ نہ تھے۔ ان حضرات نے ابھی "ربوہ" نام کی تبدیلی کی خوشخبری نہیں سنی تھی۔ "نوائے وقت" اخبار کی کٹنگ اور "چناب نگر" کے اشتہار وغیرہ دیئے' تاریخ ساز فیصلہ کی کسی قدر تفصیل سنائی انہوں نے ڈھیروں مبارکیں اور دعائیں دیں اور مٹھائی کا مطالبہ کیا جو بعد میں ان کی خدمت عالیہ میں پیش کر دی۔

مکہ مکرمہ میں دو استقبالیہ تقریبات

مکہ مکرمہ خوشخبری پہنچ چکی تھی اور ۲۶ فروری "لوح یادگار" کی نقاب کشائی کی تقریب کے بعد شیخ عبدالحفیظ صاحب مکی کے ذریعہ مکہ مکرمہ کے احباب کے لیے مٹھائی کا ہدیہ بھیج دیا تھا۔ وہ آپ نے یہاں احباب میں تقسیم کی اور میری آمد کی خوشخبری سنائی۔ تمام

حضرات کو شدت سے انتظار تھا۔ چنانچہ راقم کے پہنچنے کے بعد ۲۲ مارچ کو ملک عبدالغنی صاحب برادرم محمد یوسف بٹ اور مکی صاحب نے ملک عبدالغنی صاحب کے گھر عشائیہ کا انتظام کیا۔ امام حرم شیخ سبیل اور شیخ طٰہٰ برکاتی نے اپنے ملکی قوانین کی وجہ سے معذرت کر لی۔ جبکہ راجہ ظفر الحق صاحب وزیر مذہبی امور نے دعوت قبول کر لی۔ ان کی زیر صدارت تقریب منعقد ہوئی جس میں مختلف ممالک کے عالمی نمائندوں نے شرکت کی اور واقعی حج کے موقع پر یہ ایک عالمی اجتماع بن گیا جس میں امارت اسلامیہ افغانستان کا وفد جن کی قیادت وزارت خارجہ کے سیکرٹری قاری حفیظ اللہ صاحب فرما رہے تھے' مقبوضہ کشمیر کا وفد جن کی قیادت کشمیری لیڈر میرواعظ عمر فاروق صاحب کر رہے تھے' ہانگ کانگ سے قاری محمد طیب قاسمی صاحب' کولون کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب' انگلینڈ سے ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب' قاری محمد طیب عباسی' مولانا امداد الحسن نعمانی' مولانا امداد اللہ قاسمی صاحب تشریف لائے۔ پاکستانی حضرات میں سے مولانا اسماعیل شجاع آبادی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوز دیگر کئی علماء کے علاوہ جاوید پراچہ صاحب ممبر قومی اسمبلی' مکہ مکرمہ سے شیخ الحدیث مولانا سیف الرحمٰن درخواستی' مولانا سعید عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ' شیخ عبدالحفیظ مکی صاحب محترم جناب بھائی فضل حق صاحب سیالکوٹی کے علاوہ کئی اور اہم شخصیات جن سے راقم ذاتی طور پر متعارف نہیں' تشریف لائے۔

مولانا سعید عنایت اللہ نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ قاری محمد طیب عباسی صاحب کی تلاوت اور یوسف بٹ صاحب کی نظم کے بعد مختصر تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہر ملک کے نمائندہ نے ''ربوہ'' نام کی تبدیلی کے تاریخی فیصلہ پر راقم کو خراج تحسین اور مبارکباد پیش کی۔ اگرچہ بہت دیر ہو چکی تھی مگر مجھے مختصر خطاب کے لیے دعوت دی گئی۔ پہلے تو میں نے منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد کہا کہ ''۳۰ سالہ جدوجہد اس مختصر وقت میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ البتہ اس پر ایک مستقل کتاب تالیف کر رہا ہوں۔ اس میں آپ حضرات اس جدوجہد کے بارے میں پڑھ سکیں گے۔ چونکہ اس وقت تاخیر بہت ہو گئی جبکہ ابھی صدر مجلس کا خطاب بھی باقی ہے' صرف اپنے جنون کا ایک واقعہ پیش کرتا ہوں پھر صوفی برکت علی صاحب سے ملاقات والا قصہ سنایا۔ اس کے بعد میں نے کہا ''وزیر مذہبی امور راجہ صاحب کی موجودگی میں صرف اپنے بقیہ مطالبات پیش کرتا ہوں' ایک دو تو خاص

ان کے متعلقہ ہیں۔'' یعنی

(۱) قادیانیوں کے اوقاف سرکاری تحویل میں لینا

(۲) ربوہ کی لیز کینسل کر کے وہاں کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دلانا

(۳) اور سب سے آخر اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق مرتد کی شرعی سزا کا نفاذ

اگر یہ آخری مطالبہ منظور ہو جائے تو پھر مرزائیوں کے قتل ہو جانے پر یہ مثل ثابت آئے گی کہ ''نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری''۔ راجہ صاحب نے بھی اپنے بیان میں راقم کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور بقیہ مطالبات کی تائید فرمائی۔ تقریب کے اختتام پر تمام شرکاء کی پُرتکلف کھانے سے تواضع کی گئی۔

راجہ صاحب سے پاکستان ہاؤس میں دو تین ملاقاتیں

حج کے بعد راجہ ظفر الحق صاحب سے پاکستان ہاؤس میں دو تین مفصل ملاقاتیں ہوئیں۔ انہوں نے بتایا کہ مسلم اوقاف تو صوبوں کے ماتحت ہیں لیکن غیر مسلم اوقاف مرکز کے ماتحت ہیں۔ میں نے نواب عباسی صاحب سے جب وہ مذہبی امور کے وزیر تھے' ملاقات کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نے یہ مطالبہ ان کو بھی پیش کیا تھا' انہوں نے عذر کیا کہ غیر مسلم اوقاف ہمارے پاس متروکہ ہیں۔ قادیانیوں کے اوقاف متروکہ نہیں ہیں۔ راجہ صاحب نے اس عذر کو مسترد کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ہندو' سکھ' عیسائی تمام یہاں پر موجود ہیں اور ان کے اوقاف حکومت کے قبضہ میں ہیں۔ لہٰذا یہ کوئی عذر نہیں ہے۔'' میں نے کہا کہ ''پھر تو یہ خالص آپ کے اختیار کا مسئلہ ہے اور یہ سہرا آپ کے سر ہے' آپ وعدہ کریں کہ آپ پاکستان واپس جاتے ہی اس مہم کو شروع کر دیں گے۔'' اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے حرم پاک میں مجھ سے یہ وعدہ کر لیا۔ میں نے کہا کہ ''میں آپ کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا اور وہاں پہنچ کر یاددہانی کراتا رہوں گا انشاء اللہ۔'' میں نے یہ بھی کہا کہ ''آپ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو بھی بل کی شکل میں اسمبلی میں لائیں' یہ قیمتی سفارشات مدت سے سردخانہ میں پڑی ہیں۔'' راجہ صاحب نے فرمایا کہ ''اس کی بھی کوشش

کر رہے ہیں۔" پھر فرمایا کہ "پیچھا کر کے آپ اپنی زندگی میں ہی اپنے باقی ماندہ مطالبات پورے کرا لیں' آپ کے بعد اس طرح پیچھا کرنے والا اور کوئی نہیں ہوگا' قادیانیوں کے معاملے میں آپ جیسا جنون کسی اور میں نہیں ہے۔" پھر فرمایا کہ "چناب نگر کا کام بڑا عظیم بین الاقوامی سطح کا ہے لیکن تختی بہت چھوٹی ہے' جس کمرہ میں بیٹھے تھے' اس کی دیوار کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اتنا بڑا بورڈ ہونا چاہیے۔" میں نے کہا کہ "ہم وہاں ایک یادگار مسجد اور مینار تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور انشاء اللہ اتنا بڑا بورڈ بھی بنا دیں گے لیکن آپ ہر دفعہ ٹرخا دیتے ہیں پھر آپ بھی پختہ وعدہ کریں کہ آپ بھی تشریف لائیں گے۔" چنانچہ راجہ صاحب نے بھی وعدہ فرمالیا کہ اب آپ کسی تقریب میں مجھے بلائیں' میں ضرور حاضری دوں گا' انشاء اللہ۔

امام حرم مکی شیخ سبیّل اور مہتمم مدرسہ صولتیہ کے لیے مٹھائی

مکہ مکرمہ سے مٹھائی خرید کر امام کعبہ شیخ سبیّل دامت برکاتہم کے دفتر میں جا کر پیش کی۔ شیخ بہت خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔ "چناب نگر" کی مبارکباد کے خطوط بنام محترم جناب صدر پاکستان' محترم جناب وزیراعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے نام تیار کر کے دیئے اور فرمایا کہ "آپ پاکستان جا رہے ہیں' ان حضرات کو میری طرف سے یہ خط دستی پیش کریں۔"

اسی طرح شیخ ہشیم صاحب مہتمم مدرسہ صولتیہ کی خدمت میں مٹھائی پیش کی۔ مولانا نے اسی وقت حاضرین میں مٹھائی تقسیم کر دی' باقی کچھ مٹھائی مولانا اسماعیل صاحب سنگی اور دیگر علماء کے لیے رکھ دی گئی۔

مدرسہ صولتیہ میں عشائیہ و دستار بندی کی عظیم تقریب

۲۰ ذوالحجہ مطابق ۶ اپریل مولانا ہشیم صاحب اور حامد سعود سلیم نے دوپہر کے کھانے کی دعوت دی۔ مولانا عبدالحفیظ' مولانا سعید احمد اور یوسف بٹ صاحب بھی ہمراہ تھے۔ شرکاء میں "چناب نگر" اور مٹھائی کا ذکر ہوا۔ مولانا طلحہ ابن شیخ الحدیث' مولانا زکریا

رحمۃ اللہ علیہ' ڈاکٹر منیر الحق اور دیگر حضرات نے بھی مٹھائی کا مطالبہ کیا۔ میں نے کہا "بندہ حاضر ہے۔" مولانا طلحہ نے فرمایا کہ "کام اتنا عظیم اور بین الاقوامی ہے' اس پر صرف مٹھائی کافی نہیں۔ "کوزی" کی ایک بہت بڑی دعوت ہونی چاہیے۔" میں نے قبول کی اور کہا کہ "آپ دن اور جگہ کا تعین کر دیں' بندہ خرچہ برداشت کرے گا۔" چنانچہ دوسرے روز رات کا کھانا مدرسہ صولتیہ میں طے ہو گیا' دعوت حضرت مولانا ہشیم صاحب مہتمم مدرسہ صولتیہ نے اپنے ذمہ لے لی کہ "میں اس تاریخی کامیابی پر دعوت استقبالیہ اپنی طرف سے دیتا ہوں" مدعوئین حضرات کو اطلاع' یوسف بٹ صاحب' حضرت مولانا سعید صاحب' مولانا عبدالحفیظ صاحب کے ذمہ لگائی گئی۔

دستار بندی

بعد نماز عشاء مدرسہ کی پہلی منزل کے وسیع ہال میں احباب علماء کرام جمع ہونے شروع ہو گئے' زیادہ تر ہندوستانی علماء حضرات تھے' بزرگ مناظر مولانا محمد اسماعیل سنگی صوبہ اڑیسہ سے تعلق رکھتے تھے' اس وقت عمر تقریباً ۹۰ سال ہے۔ مولوی جلال الدین شمس' مولوی غلام رسول راجیکی جو کہ بڑے بڑے قادیانی مناظرین سے مناظرے کر چکے ہیں' مہمان خصوصی تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے صاحبزادے مولانا طلحہ صاحب محرکِ دعوت تھے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے داماد قاری عثمان ان کے بیٹے سید سلیمان منصور پوری' حضرت مولانا اسعد مدنی کے صاحبزادہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے داماد' حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے ان کے خلفاء اور دیگر بہت سے علماء' مکہ مکرمہ کے علماء شیخ الحدیث مولانا سیف الرحمٰن درخواستی' مولانا عبدالحفیظ مکی' مولانا سعید عنایت اللہ' مولانا احسان خلیفہ' حضرت شیخ الحدیث' چچا عبدالغنی ملک' بھائی فضل حق سیالکوٹی وغیرہم کوئی پچاس کے قریب حضرات تھے۔ تلاوت قرآن پاک سے تقریب کا آغاز ہوا' راقم کو دعوتِ خطاب دی گئی کہ "چناب نگر" کا پس منظر بیان کریں۔ بندہ نے اختصار سے بیان کیا اور اپنی ۳۰ سالہ سرگزشت کی کچھ جھلکیاں پیش کیں کہ کس حد تک مجھے اس کا شغف بلکہ ایک جنون تھا جو مجھے ہر وقت حرکت میں رکھتا تھا' اس میں اہل مکہ کی قراردادوں کا بھی حصہ ہے خصوصاً رئیس الحرمین شیخ سبیّل اور ڈاکٹر عبداللہ بن عمر نصیف

سابق جنرل سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی کا کہ ان سے بھی خطوط لکھوائے گئے۔ میں نے کہا کہ سب سے پہلے تو بندہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہے جس نے مجھے اس طرف متوجہ کیا اور پھر جنون کی حد تک لگن دی پھر اپنے حلقہ کے ان تمام ووٹروں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے بڑی بھاری اکثریت سے مجھ آزاد امیدوار کو اسمبلی میں پہنچایا پھر صدر ضیاء الحق شہید سے لے کر صدر تارڑ صاحب اور نواز شریف سے لے کر قائد حزب اختلاف جناب سعید احمد خان منہیس اور پنجاب اسمبلی کے جملہ معزز ممبران کا شکر گزار ہوں۔ جس جس کا جتنا حصہ ہے' اللہ تعالیٰ انہیں اس کا دارین میں بہترین صلہ نصیب فرمادیں۔ یہ قرآن کریم کے مقدس لفظ کے تحفظ کا مسئلہ تھا تا کہ وہ غلط معنوں میں استعمال نہ ہو۔ یہ ہر ایک کا دینی فریضہ تھا لیکن اس میں کیا کیا رکاوٹیں آئیں اور کن کن مراحل سے گزرنا پڑا' اس کی طویل داستان جو قلمبند کر رہا ہوں' عنقریب منظرِ عام پر آ جائے گی۔ یہ تاریخ کا ایک اہم مسئلہ ہے جس کا ریکارڈ میں آنا ضروری ہے۔ آخر میں حضرت مہتمم صاحب مدرسہ صولتیہ مولانا ہشیم صاحب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اتنی بڑی دعوت کا اہتمام کر کے میری عزت افزائی فرمائی اور اس عظیم دعوت میں تمام حضرات کو شریک کیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علماء کی طرف سے میری خدمات کے اعتراف میں اور میری عزت افزائی کے لیے بزرگ عالم اور مناظر حضرت مولانا محمد اسماعیل گنگی دامت برکاتہم کے ہاتھوں فقیر ناچیز کی دستار بندی کرائی۔ مولانا اگرچہ بہت ضعیف تھے لیکن آواز میں اب بھی بڑی کڑک تھی۔ مرکز اسلام مکہ مکرمہ کی قدیم دینی درسگاہ مدرسہ صولتیہ جس کی بنیاد ہندوستان کے مناظر اسلام حضرت مولانا کیرانویؒ نے رکھی تھی' وہاں بیسیوں بڑے بڑے جلیل القدر علماء کی موجودگی میں ہندوستان کے ایک بزرگ عالم میری دستار بندی فرما رہے تھے۔ یہ اس ناچیز کے لیے بہت بڑا اعزاز تھا۔ دستار بندی کا یہ منظر بہت رقت آمیز تھا' میں کس زبان اور کن الفاظ سے اس رب کریم کا شکریہ ادا کروں جس نے ناچیز کو اتنا بڑا اعزاز بخشا۔ یہ میرے اکابر اور حضرات اساتذہ کی دعاؤں کا صلہ ہے۔ میرے پاس شکریہ کے کوئی الفاظ نہیں جن کو میں ادا کروں۔ بہر حال دستار بندی کے بعد سب کا تقاضا تھا کہ حضرت مولانا اسماعیل دامت برکاتہم عالیہ اپنے ارشادات سے نوازیں۔ چنانچہ انہوں نے تقریباً پندرہ منٹ اپنی پُر جوش کڑک دار آواز میں اپنی زندگی کے کچھ

واقعات بیان کیے۔ ناچیز کے لیے انہوں نے فرمایا کہ "مجھے ان کی کارروائیوں کی رپورٹ گاہے بگاہے ملتی رہتی ہے' میں ان کے لیے غائبانہ دعائیں کرتا رہتا ہوں۔" اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث کے صاحبزادہ مولانا طلحہ صاحب سے دعا کے لیے کہا گیا۔ انہوں نے بھی بندہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے بعد اپنے مخصوص انداز میں تقریباً پندرہ منٹ دعا فرمائی۔ اس کے بعد "کوزی" کی یہ عظیم دعوت پیش کی گئی۔ مکہ مکرمہ میں "چناب نگر" نام کی خوشی میں یہ دو تقریبات انتہائی تاریخی اور یادگار ہیں۔ وہاں کے اردو اخبار "اردو نیوز" نے بھی ان تقریبات کو مناسب کوریج دی۔ یہ عظیم یادگار واقعہ انشاء اللہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

مدینہ الرسول میں تقریبات

مدینہ منورہ پہنچنے سے قبل "ربوہ" نام کی تبدیلی کی خبر تو پہلے ہی پہنچ چکی تھی' مکہ مکرمہ کی استقبالیہ تقریبات کی خبریں بھی بذریعہ "اردو نیوز" پہنچ گئیں۔ لوگوں کو ملاقات اور بالمشافہ تفصیلات سننے کا اشتیاق تھا۔ چنانچہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حاضری ہوئی تو واقف ناواقف جو بھی ملتا مبارک دیتا اور خوشی کا اظہار کرتا۔ مدینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی راقم نے یک صدریال کی مٹھائی تقسیم کی۔ برادر محترم مولانا آفتاب احمد صاحب کو بھی مٹھائی پیش کی' مکی رباط میں جلیبیاں تقسیم کرائیں' "نوائے وقت" کی کٹنگ والا اشتہار بھی وافر مقدار میں تقسیم کیا گیا۔

مولانا خلیل احمد ڈیروی (فاضل مدینہ یونیورسٹی جو عرصہ سے فہد قرآن کمپلیکس مدینہ منورہ میں کام کرتے ہیں) نے کہا کہ جمعہ کی شب بعد نماز عشاء میرا ایک جگہ ہفتہ وار درس ہوتا ہے' اس دفعہ وہاں آپ کا درس ہوگا' ہفتہ بھر اس درس کی تشہیر ہوئی۔

مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۹ء شب جمعہ کو عشاء کے بعد مولانا خلیل احمد صاحب اپنے ہمراہ مقررہ جگہ پر لے گئے' جہاں ان کا ہفتہ وار درس ہوتا ہے۔ میرے ساتھ میرے چنیوٹی حجاج کرام بھی تھے۔ لوگ جوق در جوق وہاں پہنچے ہوئے تھے' جگہ تنگ تھی' کمرہ کے علاوہ گیلری اور متعلقہ گلیاں بھی بھر گئیں۔ تلاوت کلام مجید کے بعد مولانا خلیل احمد صاحب نے میرا مختصر تعارف پیش کیا۔ ختم نبوت کے محاذ پر اندرون و بیرون ملک خدمات پر روشنی ڈالی۔

خصوصاً سعودیہ میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع قرار دلوانا' وہاں پر موجود قادیانیوں کا اخراج' جج پر آئے ہوئے قادیانیوں کی گرفتاری اور ان پر مقدمات چلوانا' اس کے علاوہ ردِ قادیانیت کے مشن کے لیے قید و بند کی صعوبتیں بیان کیں پھر ''ربوہ'' کا نام تبدیل کرا کر ''چناب نگر'' رکھوانے پر اہل اسلام اور خصوصاً اہل مدینہ کی طرف سے زبردست خراج تحسین اور مبارک پیش کی۔ اس کے بعد راقم کو دعوت خطاب دی۔ میں نے تقریباً ایک گھنٹہ مفصل بیان کیا کہ ''ربوہ'' کا نام کس گہری سازش کے تحت رکھا گیا اور پھر پورے پچاس سال بعد کس طرح تبدیل ہوا' کن کن مراحل سے گزرنا پڑا اور کتنی مایوسیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے کس طرح کامیابی نصیب فرمائی۔ میرے بیان کے بعد دو عدد ''عباء'' یعنی روایتی اعزازی جبے پیش کیے گئے۔ ایک علماء کی طرف سے اور دوسرا قراء حضرات کی طرف سے۔ عربی عباء پیش کرنے کا اہتمام حضرت مولانا عبدالمنان صاحب نے کیا۔

فجزاهم الله خير الجزا

قراء حضرات کی اکثریت اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے اس روز اس تقریب میں شامل نہ ہو سکی' اس لیے قاری عبداللہ صاحب کا اصرار تھا کہ ایک ٹائم ہمیں بھی دیا جائے۔ چنانچہ ان کے اصرار پر مورخہ ۱۸ اپریل (قیام سعودی عرب میں آخری رات) انہوں نے دعوت کا اہتمام کیا۔ جس میں قاری حفیظ اللہ سیکرٹری وزارت خارجہ' قاری عبداللطیف صاحب ملتانی اور دیگر کئی قراء نے شرکت کی۔ کھانے کے بعد احباب کے اصرار پر یہاں مختصر بیان کیا۔ اس طرح ''ربوہ'' نام کی تبدیلی سے تاریخ ساز فیصلہ پر یہ دو استقبالیہ تقریبات مکہ مکرمہ اور دو مدینہ شریف میں ہوئیں۔ دنیا بھر کی تقریبات ایک طرف اور مکہ اور مدینہ کی یہ تقریبات میرے لیے انتہائی اعزاز تھیں۔

کویت میں نشان صدیق اکبر ایوارڈ

''ربوہ'' نام کی تبدیلی کے تاریخ ساز کارنامہ اور ختم نبوت محاذ پر راقم کی خدمات کے اعتراف میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کویت نے وزارت مذہبی امور کویت کے تعاون سے مجھے ''نشان صدیق اکبر'' دینے کا فیصلہ کیا۔ ڈاکٹر احمد علی سراج امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کویت کی طرف سے ایوان صنعت و تجارت کویت میں ایک تقریب منعقد کر

کے یہ ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ تاریخ مقرر کر کے تقریب کی بھرپور تیاری شروع کر دی گئی۔ اس تقریب کی میڈیا پر خوب تشہیر کی گئی۔ سرکاری اور غیر سرکاری' ملکی و غیر ملکی تقریباً دو ہزار مہمانان گرامی کو بلایا گیا۔ مگر راقم پاکستانی وزارت داخلہ سے بروقت اجازت نہ ملنے کے سبب اس پُر وقار تقریب میں شریک نہ ہو سکا۔ یہ ایوارڈ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی امیر حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب نے سیکرٹری وزارت مذہبی امور کویت سے میری جانب سے وصول کیا۔ وزارت داخلہ سے اجازت ملنے پر بندہ اس تقریب کے تین دن بعد کویت گیا' چنانچہ دوبارہ ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا اور ہزاروں عاشقان ختم نبوت کے عظیم اجتماع میں یہ عالمی ایوارڈ ''نشان صدیق اکبر'' مجھے عطا کیا گیا۔

مرزا مسرور اور اس کے رفقاء کی گرفتاری

پولیس ملزمان کو گرفتار نہیں کرنا چاہتی تھی بلکہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ ایس ایس پی جھنگ نے انہیں ہدایت کی کہ وہ عبوری ضمانت نہ کرائیں' ان کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ پرچہ رجسٹرڈ کرنا ان کی مجبوری ہے لیکن قادیانیوں پر خوف طاری ہو گیا کہ اگر پرچہ ان کے خلاف درج ہو گیا ہے تو وہ گرفتار بھی ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ قبل از گرفتاری ضمانت کے لیے ہائی کورٹ چلے گئے۔ ہائی کورٹ نے کیس سیشن کورٹ کو بھیج دیا۔ سیشن جج نے عبوری ضمانت لے لی۔ عبوری ضمانت ہونے پر ہمارے وکیل ملک رب نواز صاحب خوش ہوئے کہ اب وہ قابو میں آ گئے ہیں' انشاء اللہ ایک دفعہ ضمانت کینسل ہو کر وہ جیل کی ہوا ضرور کھائیں گے۔ ہم نے کہا کہ اگر یہ لوگ ایک دفعہ جیل چلے گئے تو آپ کو انشاء اللہ عمرہ کرائیں گے۔

قادیانیوں نے بڑی تگ و دو کی کہ ان کی ضمانتیں کنفرم ہو جائیں۔ ایس ایچ او چناب نگر اور جج صاحب کو بلینک چیک اور دیگر ہر قسم کے لالچ دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے کہ انہوں نے دنیا کے چند روپوں کی خاطر ایمان کا سودا نہ کیا۔ دو تین تاریخیں پڑیں' ان کے وکلاء لاہور اور سیالکوٹ سے پیش ہوتے رہے جبکہ ہمارا ایک ہی مرد مجاہد وکیل سب کفار پر بھاری رہا۔ آخر ۳۰ اپریل ۱۹۹۹ء کو سیشن جج چنیوٹ جناب محمد اسلم خان صاحب نے قادیانی ملزموں کی عبوری ضمانتیں منسوخ کر دیں۔ مرزا مسرور قائم مقام

قادیانی امیر' موجودہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا برادر زادہ اور قادیانی دجال کا پڑپوتا ہے۔ لیفٹیننٹ کرنل (ر) ایاز محمود اور ان کے دیگر دو ساتھیوں کو عدالت میں ہی ہتھکڑیاں پہنا دی گئیں۔ مرزا قادیانی کی سو سالہ تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ ان کے خاندان میں سے کوئی حوالہ' زنداں ہوا۔ ایک وقت تھا کہ مرزا قادیانی کو محض جھوٹا کہنے پر کئی کئی ماہ ہمیں قید تنہائی میں گزارنے پڑتے تھے اور آج الحمدللہ' اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسی مرزا قادیانی کی ذریت کو جیل بھجوانے کا ذریعہ بنایا۔ یہ محض اللہ کی مہربانی اور اہل اسلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

گرفتاری کے بعد تھانہ چناب نگر کے باہر خیمے نصب ہو گئے' ویڈیو فلم بننے لگی گویا قادیانیوں پر قیامت بیت گئی تھی۔ اس کے مقابلے میں مسلمانوں کے گھروں میں خوشی کے شادیانے بجنے لگے' بازاروں میں مٹھائی تقسیم ہوئی۔ چنیوٹ میں تو ایک جشن کا سا سماں بندھ گیا۔ ہر طرف سے مبارکبادیں آ رہی تھیں۔ اسی رات بی بی سی نے سات آٹھ منٹ کیس کی تفصیلات بتائیں اور قادیانیوں کی گرفتاری کی خبر نمایاں طور پر نشر کی۔ سعودی عرب سے لوگوں نے ٹیلی فون پر مبارکباد کے پیغامات بھیجے۔ اس کیس میں میرا بڑا لڑکا مولوی محمد الیاس مدعی ہے کیونکہ جس تختی کی قادیانیوں نے بے حرمتی کی تھی' وہ تختی اسی کی طرف سے پیش کردہ تھی۔

گرفتاری کے بعد قادیانی امت پر زلزلہ بپا ہو گیا۔ ایک طرف تو انہوں نے بعد از گرفتاری قانونی چارہ جوئی کے لیے عدالتوں کا رخ کیا۔ ماتحت عدالتوں سے ضمانت کی درخواست مسترد ہونے پر انہوں نے عدالت عالیہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ دوسری طرف مرزا طاہر قادیانی سربراہ نے اپنے حواری ممالک برطانیہ اور امریکہ کے سربراہان مملکت سے رابطہ کر کے پریشر ڈلوانا شروع کیا۔ دس دن جیل کی ہوا کھانے کے بعد وہ اچانک رہا ہو گئے۔ ۱۰ مئی کی رات ہمیں پتا چلا کہ چناب نگر میں تو جشن منایا جا رہا ہے اور احمدیت زندہ باد' چنیوٹی مردہ باد کے نعرے لگائے جا رہے ہیں۔ ہم بہت حیران ہوئے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہائیکورٹ میں ضمانت کی درخواست دائر ہو اور وہ فریق ثانی کی بات سنے بغیر ضمانت کر دے۔ بات سمجھ سے بالاتر تھی۔ میں دوسرے روز لاہور ہائیکورٹ پہنچا۔ جسٹس فلک شیر کی عدالت میں ضمانت کی درخواست دائر تھی' ان کے ریڈر سے جب اس بابت پوچھا تو اس نے بتایا کہ ۸ مئی کو درخواست جمع کرائی گئی ہے۔ عدالت نے ابھی نوٹس ہی جاری نہیں کیا'

ریکارڈ ہی طلب نہیں ہوا تو ضمانت کیسے ہو گئی؟ یہ کوئی اور چکر ہوا ہے۔ آخر کار معلوم ہوا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف صاحب کی ہدایت تھی'' آج شام تک یہ لوگ ہر حال میں رہا ہونے چاہئیں' میں کسی قانون کو نہیں جانتا'' چنانچہ انکوائری تبدیلی کی درخواست لی گئی' ڈی آئی جی نے انکوائری حکام بالا کی ہدایت کے مطابق دفعہ 295/C حذف کر کے اسے 16 ایم پی او میں تبدیل کر دیا جس کی بنیاد پر ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے ضمانت لے کر رات کو ہی رہا کر دیا۔ جب اس بات کی تفصیلات سے آگاہی ہوئی تو وکیل صاحب سے رابطہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ خلاف قانون ہوا ہے کیونکہ جس دفعہ کو سیشن جج صاحب نے بحث و تمحیص کے بعد برقرار رکھا ہے اسے پولیس کیسے ختم کر سکتی ہے۔ پولیس عدالت پر حاوی نہیں ہے۔ چنانچہ ہمارے وکیل ملک رب نواز صاحب نے مشورہ کر کے نگرانی دائر کر دی۔ قادیانیوں نے جج تبدیل کرا دیا۔ نیا جج آیا' نگرانی چلتی رہی آخر نئے جج صاحب نے ہمارے وکیل سے اتفاق کرتے ہوئے ان کی رہائی غیر قانونی قرار دے دی اور دوبارہ گرفتاری کا حکم جاری کر دیا۔ فالحمدللہ علی ذلک! اب قادیانی اس فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ سے رجوع کر رہے ہیں لیکن بالآخر وہ ذلت سے دوچار ہوں گے' انشاء اللہ۔ رسوائی ان کے مقدر میں لکھی ہوئی ہے' وہ ایک دفعہ پھر جیل کی ہوا کھائیں گے۔

قادیانیت کے تابوت میں آخری میخ

قادیانی سربراہ مرزا طاہر ربوہ ختم ہونے سے پہلے ہی ربوہ سے نکل چکا تھا۔ اسے ربوہ کے ختم ہونے کا دلفگار منظر نہ دیکھنا پڑا۔ یہ بدقسمت گھڑی اس کے یہاں نائب مرزا مسرور احمد کے لیے مقدر تھی یہ اس پر کیسے گزری۔ یہاں کے لوگوں نے ۳۰ اپریل ۱۹۹۹ء کو مرزا مسرور احمد کو ہتھکڑیوں میں دیکھا۔

تاریخ قادیانیت میں یہ پہلا موقعہ تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کو ہتھکڑیوں میں دیکھا گیا۔ کجا وہ وقت جب مرزا غلام احمد کے والد کو انگریزی دربار میں کرسی ملتی تھی اور کجا یہ وقت کہ قادیانیت پر ابھی پہلی صدی بھی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ کرسی نشین کا بدقسمت پڑپوتا ان لوگوں کے سامنے جنہیں مرزا غلام احمد ''ذریۃ البغایا'' کہتے مرا ملزموں کے کٹہرے میں دیکھا گیا۔ اگر سو سال میں ترقی یہی ہے تو اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس ترقی سے بچائے۔ (تقریظ علامہ خالد محمود' کتاب: ردقادیانیت کے زریں اصول از مولانا منظور احمد چنیوٹی)

مَلک رب نواز صاحب کو حج وعمرہ کی سعادت

مرزا مسرور وغیرہ کی گرفتاری اور حوالہ زنداں ہونے پر ہم نے مَلک صاحب سے عمرہ کا وعدہ کیا تھا۔ حسب وعدہ مَلک صاحب کے عمرے کا بندوبست کیا۔ چنانچہ فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالحفیظ مکی مرکزی امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے چچا مَلک عبدالغنی صاحب اور برادر حقیقی مَلک عبدالصمد صاحب (اللہ انہیں بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے) نے عمرہ کے لیے دو ٹکٹوں کا انتظام کیا اور مَلک رب نواز صاحب اور ان کے ساتھ اس کیس کے مدعی عزیزم مولوی محمد الیاس سلمہ نے عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ ڈاکٹر محمد ناصر العبودی ڈپٹی سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے رابطہ کی طرف سے اس عظیم تاریخی کامیابی پر مَلک صاحب اور راقم الحروف کو حج کی دعوت دی۔ چنانچہ اس سال ہم دونوں نے رابطہ کی دعوت پر حج کی سعادت بھی حاصل کی۔ فللّٰہ الحمد!

تمام سرکاری اداروں میں چناب نگر کے نوٹیفیکیشن پر عملدرآمد کی کوشش

چناب نگر کا نوٹیفیکیشن جاری ہونے کے بعد بندہ نے تمام سرکاری اداروں کو نوٹیفیکیشن کی فوٹو کاپیاں ارسال کیں اور ان سے استدعا کی کہ نوٹیفیکیشن کے مطابق اپنے ماتحت ادارہ کو ہدایت کریں کہ اس کے مطابق عمل کریں۔ تھانہ، تحصیل کچہری، بلدیہ، تعلیمی اداروں میں تو فوری عملدرآمد شروع ہوگیا۔ بنکوں کے سربراہوں سے رابطے کرکے ان سے بھی عملدرآمد کرایا۔ اس کے بعد سیکرٹری ریلوے سے اسلام آباد ملاقات کی، انہیں نوٹیفیکیشن کی کاپی دی۔ ان سے کہا کہ آپ ریلوے ٹکٹوں پر اور ریلوے سٹیشن پر چناب نگر لکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوتے ہیں۔ اس کے بعد لاہور ریلوے کے چیف صاحب سے ملاقات کی اور انہیں سیکرٹری ریلوے کی ملاقات اور ان کے وعدہ کے متعلق بتایا۔ انہوں نے بھی وعدہ کرلیا مگر عملدرآمد میں تاخیر ہی رہی۔ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۹ء کو مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب نے چناب نگر نام رکھے جانے کی خوشی میں چناب نگر میں ایک جلسہ رکھا۔ میں ایک بار پھر چیف آف ریلوے لاہور سے ملا اور انہیں کہا کہ ”اگر ۲۸ مئی تک ریلوے سٹیشن پر چناب نگر نہ لکھا گیا تو جلسے کے حاضرین مشتعل ہوکر نقص امن کا باعث بن سکتے ہیں۔“ یہ طریقہ کارگر رہا اور ۲۶ مئی ۱۹۹۹ء کو ”ربوہ“ ریلوے سٹیشن سے ”ربوہ“ نام ہٹا کر ”چناب نگر“ لکھ دیا گیا اور ریلوے ٹکٹوں پر بھی ”چناب نگر“ لکھنا شروع کر دیا گیا۔ الحمدللّٰہ علیٰ ذلک![1]

اسی طرح چناب نگر کے رہنے والوں کے لیے لازمی قرار دلوایا گیا کہ وہ اب ”ربوہ“ کی بجائے چناب نگر نام استعمال کریں۔ اس کے بعد اسلام آباد شناختی کارڈ میں تبدیلی کرانے کے لیے ڈائریکٹر جنرل شناختی کارڈ سے ملاقات کی اور نوٹیفیکیشن کی کاپی انہیں پیش کی۔ انہیں اس سے پہلے علم نہیں تھا، انہوں نے کہا اب آئندہ جو شناختی کارڈ جاری ہوں گے، ان پر چناب نگر ہی لکھا جائے گا، انشاء اللہ!

آخری فتح اور کامیابی

الحمدللہ ایک سال کے اندر اندر تمام سرکاری اداروں میں عملدرآمد شروع ہوگیا لیکن قادیانی حسب روایت وعادت عمل نہیں کررہے تھے۔ چناب نگر سے چھپنے والے تمام اخبارات ورسائل پر ”ربوہ“ لکھا جارہا تھا۔ بندہ نے تین مرتبہ ڈی سی جھنگ کو باضابطہ درخواستیں دیں اور ان کے ہمراہ ان کا اخبار ”الفضل“ اور دیگر رسائل پیش کیے کہ جن پر ابھی تک ”ربوہ“ لکھا جارہا تھا۔ میں نے کہا کہ اب ”ربوہ“ نام کا کوئی شہر پاکستان میں موجود نہیں ہے، اب اگر وہ اپنے اخبارات وجرائد پر ”ربوہ“ لکھ رہے ہیں تو یہ پریس اینڈ پبلی کیشن ایکٹ کے خلاف ہے۔ لہٰذا ان کے ڈیکلیریشن منسوخ کرکے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ لیکن ڈی سی جھنگ ٹال مٹول سے کام لیتے رہے۔ راقم نے تنگ آکر اور مایوس ہوکر ۱۹۹۹ء کو دھمکی دی کہ اگر اگلے جمعہ تک قادیانیوں کے اس اقدام کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی تو بندہ نماز جمعہ کے بعد قادیانیوں کے لٹریچر کو نذر آتش کردے گا، جس کی خبر پریس میں جائے گی اور انتظامیہ کی بدنامی کا باعث ہوگی کہ حکومت کے نوٹیفیکیشن کے بعد اب تک انتظامیہ اس پر عملدرآمد نہیں کراسکی۔ اس کے ساتھ ہی میں نے ”ختم نبوت فورس“ بنانے کا اعلان کردیا کہ وہ ڈنڈے تیار کریں اگر حکومت نے قادیانیوں سے عمل نہ

[1] یاد رہے کہ مرزا قادیانی کی ہیضہ کی مرض سے عبرتناک موت کی تاریخ بھی ۲۶ مئی ہے اور ربوہ سٹیشن کی ”ربوہ“ نام کے خاتمہ کی تاریخ بھی ۲۶ مئی ہے۔ اسے حسن اتفاق ہی کہہ سکتے ہیں۔

کرایا تو پھر ہم خود اپنے زورِ بازو سے اس پر عملدرآمد کرائیں گے کیونکہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ اس دھمکی سے پہلے تو ہماری آواز صدا بصحرا ثابت ہو رہی تھی' حکومت کے کارندوں کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی تھی مگر اس کے بعد اہل حکومت کو تشویش لاحق ہوئی۔ انہوں نے سمجھا کہ ایک تو پوری دنیا میں بدنامی ہوگی اور دوسرا امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہوگا جس کے ذمہ دار قادیانی ہوں گے۔ چنانچہ آئندہ جمعہ سے قبل قادیانیوں کے تمام جرائد و رسائل کے ایڈیٹروں اور مدیروں کو نوٹس جاری ہو گئے۔ ڈیڈلائن کے اندر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب تشریف لائے اور کہا کہ ہم نے نوٹس جاری کر دیے ہیں' آپ مزید ایک ہفتہ کی مہلت دیں اگر اس تاریخ تک عملدرآمد نہ ہوا تو پھر آپ اپنا لائحہ عمل کرلیں' آپ کو کھلی اجازت ہوگی۔ بندہ نے انتظامیہ کی استدعا پر ان سے تعاون کرتے ہوئے اپنا پروگرام مزید ایک ہفتہ تک کے لیے ملتوی کر دیا۔

اسی جمعہ کے خطبہ کے دوران مجسٹریٹ صاحب نے ڈی سی کی طرف سے قادیانیوں کو جو نوٹس جاری ہوئے تھے' ان کی کاپیاں میری طلب پر مہیا کیں۔ میں نے گورنر پنجاب کے مذہبی امور کے مشیر حافظ طاہر محمود اشرفی صاحب کو اپنے پروگرام سے مطلع کیا کہ اگر اب عملدرآمد نہ ہوا تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت وقت اور قادیانیوں پر ہوگی۔ اسی طرح نیشنل سیکورٹی کونسل کے رکن برائے مذہبی امور جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی سے ملاقات کے دوران انہیں چناب نگر سے چھپنے والے ۳۰ مئی کے اخبارات دکھائے جن پر ''ربوہ'' نام لکھا ہوا تھا۔ ہر دو حضرات نے یقین دہانی کرائی کہ ہم انتظامیہ سے کہتے ہیں کہ اس خلاف قانون اقدام کو روکا جائے اور آپ کا مطالبہ تسلیم کر کے اس پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔

قادیانیوں کا ترجمان رسالہ ''الفضل'' جس پر گزشتہ ۵۲ سال سے ''ربوہ'' لکھا جا رہا تھا' جب ۳۱ مئی ۱۹۹۹ء کا شمارہ چھپ کر منظرِ عام پر آیا تو اس پر ''ربوہ'' کی جگہ ''چناب نگر'' لکھا ہوا تھا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ یہ ایک انتہائی اہم کامیابی تھی کیونکہ قادیانی اپنے خلاف کسی قانون کو نہیں مانتے اور کھلم کھلا آئین کی خلاف ورزی کرتے رہتے ہیں جبکہ اس دفعہ انہیں اپنے ہاتھوں اپنی مطبوعات سے ''ربوہ'' نام ختم کر کے ''چناب نگر'' لکھنا پڑا تھا۔ یہ قادیانیوں کے لیے موت قبل الموت سے کم نہیں تھا۔ اب ان کی دکانوں کے بورڈوں پر سے بھی ''ربوہ'' نام مٹایا جا رہا ہے۔ الحمدللہ اب تمام سرکاری' غیر سرکاری اداروں میں

''چناب نگر'' نام استعمال ہونے لگا ہے' تمام متعلقہ محکموں نے اپنی مہریں بھی تبدیل کر دی ہیں' تمام قومی و مقامی اخبارات پر اور سب سے بڑھ کر قادیانیوں کی اپنی مطبوعات پر چناب نگر لکھا جانے لگا ہے اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب اس ''ربوہ'' کا نام و نشان پوری دنیا سے مٹ جائے گا۔ قرآن مجید فرقان حمید کے مقدس لفظ ''ربوہ'' کے غلط استعمال کا سدباب ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تحفظ ہو گیا۔

میں صمیم قلب سے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ جس نے اس کامیابی پر یہاں دنیا میں عزت و تکریم نصیب فرمائی۔ یہ محض اس کا کرم ہے ورنہ ''من آنم کہ من دانم'' میری اللہ تعالیٰ کے دربار میں استدعا ہے کہ میری ان ٹوٹی پھوٹی خدمات کو قبول فرمائیں اور انہیں آخرت میں میری بخشش کا ذریعہ بنائیں۔ بندہ نے کویت میں ایوارڈ وصول کرنے کے بعد اپنی تقریر میں یہ کہا کہ ''مجھے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اتنی عزت دی ہے کہ مجھے ڈر لگتا ہے' ختم نبوت کی خدمات کا سارا صلہ دنیا میں ہی پورا نہ ہو جائے اور آخرت میں میری مغفرت کے لیے کچھ نہ بچے۔'' اللہ کریم سے استدعا ہے کہ ختم نبوت کے لیے میری ان کوششوں کو جن کا میں صرف ذریعہ بنا ہوں کیونکہ سب کچھ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہی ہے' آخرت میں ذریعہ نجات بنا دے اور میرے گناہوں اور عیبوں پر پردہ پوشی فرماتے ہوئے میری مغفرت فرمائیں اور بغیر حساب کتاب لیے محض اپنے فضل و کرم سے آخرت میں مجھے کامیاب فرما کر شفاعت صغریٰ' شفاعت کبریٰ کا حقدار بنا دے۔ (آمین)

نہ زبان میں طاقت ہے اور نہ قلم کو قدرت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کا شکریہ ادا کر سکیں۔ تمام احباب و متعلقین و متوسلین سے بھی درخواست ہے کہ اپنی مخلصانہ دعاؤں سے ناچیز کی مدد فرمائیں۔ آمین یارب العالمین!

ربوہ نام کا بدلنا کس قدر مشکل اور ناممکن عمل تھا
اس کا اندازہ درج ذیل بیان سے لگائیں

حاجی مَلک محمد اسلم کچھیلا صاحب کا بیان

غالباً ۱۹۸۷ء کا واقعہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کی تمام حلیف جماعتوں نے لال مسجد اسلام آباد ایک بھرپور اجتماع منعقد کیا جس میں اسلم قریشی کا معمہ حل کرنے' ربوہ کا نام تبدیل کرنے اور اس کی زمین کی لیز ختم کر کے کھلا شہر قرار دینے نیز دفعہ 298/C پر عملدر آمد کرنے پر زور دیا گیا۔ اس وقت کے وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے ایک کمیٹی تشکیل دی کہ جو اس معاملہ کو اچھے طریقے سے ڈیل کرے گی جس کے چیئرمین وفاقی وزیر مذہبی امور حاجی میر ترین مقرر ہوئے اور ممبران میں چیف سیکرٹری پنجاب' ہوم سیکرٹری پنجاب' آئی جی پنجاب' مولانا عبدالقادر آزاد خطیب شاہی مسجد لاہور' راقم الحروف اور دیگر علمائے کرام شامل تھے'۔ میں نے جب دو ماہ تک مسلسل وزیر اعظم صاحب کو مجبور کیا کہ آپ نے کمیٹی کے تمام مطالبات تسلیم کرنے کا وعدہ کیا تھا' آپ صوبائی حکومت کو ربوہ کا نام تبدیل کرنے اور ربوہ "چناب نگر" کی لیز ختم کرنے کا حکم لکھیں تو انہوں نے جواب دیا کہ "امریکہ نے سختی سے منع کیا ہے کہ اس شہر کا نام بھی نہ بدلا جائے اور اس کے حقوق کو بھی نہ چھیڑا جائے۔" اس سے ربوہ نام کی تبدیلی کے کام کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ دوسری طرف جاوید مسیح گستاخ رسول کو جسے گرفتار کروا کے ہم نے اس کے خلاف سزائے موت کا فیصلہ صادر کروایا تھا' اس دوران بے نظیر امریکہ جانا چاہتی تھیں' امریکہ نے کہا کہ "پہلے جاوید کو امریکہ بھیجو پھر آپ آسکتی ہیں۔" چنانچہ عملاً ایسا ہی ہوا ہے۔

مَلک محمد اسلم کچھیلا
سرگودھا (سابق ایم این اے)

ربوہ کا نام
تبدیل کرانے میں
مولانا منظور احمد چنیوٹی
کی ابتدائی کوششیں

PHONE . 820

Manzoor Ahmad Chinioti

President: Mujahideen-i-Ahrar, Pakistan
Member Advisory Council,
Jamiat Ulama-i-Islam, Pakistan,
Director General:
Da-wat-o-Irshad, Chiniot.
Ashraf-ul-Madaris, Chiniot.
Jamia Arabia, Chiniot, Pakistan

منظور احمد چنیوٹی

رئیس مجلس مجاہدین احرار پاکستان
عضو المجلس الاستشاری لجمعیۃ علماء الاسلام پاکستان
رئیس الادارۃ
الدعوۃ والارشاد ● اشرف المدارس ● الجامعۃ العربیۃ
چنیوٹ، پاکستان

الرقم ———

Dated 21-5-85

بخدمت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب صدر پاکستان۔ راولپنڈی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف

مندرجہ ذیل وجوہات کی روشنی میں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے قصبہ "ربوہ" (جو قادیانیوں کا عالمی ہیڈ کوارٹر ہے) کا نام تبدیل کیا جائے۔

1۔ قادیانی آئین پاکستان اور اسلام کی رو سے کافر قرار دئیے جا چکے ہیں

2۔ قادیانیوں کو حکومت کی جانب سے ایک آرڈیننس کے ذریعہ اسلامی اصطلاحات، خطابات اور القابات کے ناجائز استعمال سے روک دیا گیا ہے۔

3۔ قادیانیوں نے دریائے چناب کے کنارے اپنا عالمی ہیڈ کوارٹر بنایا اور خطرناک گہری سازش کے تحت اس قصبہ کا نام "ربوہ" رکھا۔

4۔ "ربوہ" کا لفظ قرآن مجید میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کے تذکرہ میں آیا ہے۔ کہ جب وہ ہجرت کر کے گئے تو انہیں "ربوہ" یعنی ایک اونچی جگہ جو ٹھہرنے اور چشمہ والی تھی پناہ دی گئی یہ کسی شہر کا نام نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم پارہ ۱۸ رکوع ۳ آیت ۵۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۝

فون ۸۲۰

Manzoor Ahmad Chinioti

President: Mujahideen-i-Ahrar, Pakistan
Member Advisory Council,
Jamiat Ulama-i-Islam, Pakistan,
Director General:
Da-wat-o-Irshad, Chiniot.
Ashraf-ul-Madaris, Chiniot.
Jamia Arabia, Chiniot, Pakistan

منظور احمد چنیوٹی

رئیس مجلس مجاہدین احرار پاکستان
عضو المجلس الاستشاری لجمعیۃ علماء الاسلام پاکستان
رئیس الادارۃ
الدعوۃ والارشاد ● اشرف المدارس ● الجامعۃ العربیۃ
چنیوٹ، پاکستان

الرقم ———

Dated

5۔ مرزا غلام احمد قادیانی، مریم اور ابن مریم ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے۔ اس لئے سیدنا عیسیٰ اور ان کی والدہ محترمہ کے تذکرہ میں لفظ "ربوہ" کو مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف منسوب کرتے ہوئے اس قصبہ کا نام "ربوہ" رکھا گیا۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں قرآن پاک کی اس آیت کی تلاوت کرتے وقت اس "ربوہ" کو قرآن مجید میں ذکر کردہ ربوہ سمجھیں۔ لہٰذا

درخواست ہے کہ قرآنی لفظ "ربوہ" کی حفاظت فرماتے ہوئے اس قصبہ کا نام فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کو اس خطرناک تحریف سے دھوکہ نہ ہو۔ اور انہیں گمراہ ہونے سے محفوظ رکھا جا سکے۔ کیونکہ جو لوگ اس جدید ربوہ کی تاریخ نہیں جانتے وہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے یا قرآن کریم سے یہ لفظ سنتے ہی یہ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ جدید ربوہ وہی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ حالانکہ یہ ایک صریح دھوکہ ہے اور قرآن کریم میں خطرناک قسم کی تحریف ہے۔ امید ہے کہ آپ قرآن کریم کے اس مقدس لفظ "ربوہ" کی حفاظت کی ترتیب صادر فرما دیں۔ یہ آپ کے حسنات جاریہ میں ایک بیش بہا اضافہ ہوگا۔

من جانب: والسلام
منظور احمد چنیوٹی
(ایم پی اے۔ پی پی ۵۸ چنیوٹ۔ ضلع جھنگ)

PHONE: 594

Manzoor Ahmad Chinioti

President, Majlis-e-Ahrar, Pakistan
Member Advisory Council,
Jamiat Ulama-e-Islam, Pakistan
Director General:-
Da'wat-o-Irshad, Chiniot
Ashraf-ul-Madaris, Chiniot
Jamia Arabia, Chiniot, Pakistan

منظور احمد چنیوٹی

الرقم ....

Dated 12-7-85

نوٹس برائے قرارداد

جناب سپیکر صاحب صوبائی اسمبلی پنجاب!

میں مندرجہ ذیل قرارداد اس معزز ایوان میں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

نوٹس قرارداد۔

اس ایوان کی رائے میں مندرجہ ذیل وجوہات کی روشنی میں تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ کے قصبہ "ربوہ" کا نام تبدیل کیا جائے۔

1. قادیانی قانونِ پاکستان اور اسلام کی رو سے کافر قرار دیے جا چکے ہیں۔
2. قادیانیوں کو حکومت کی جانب سے بذریعہ آرڈیننس کے ذریعہ اسلامی اصطلاحات، خطابات اور القاب کے ناجائز استعمال سے روک دیا گیا ہے۔
3. قادیانیوں نے دریائے چناب کے قریب اپنا علیحدہ ہیڈ کوارٹر بنایا۔ اور ملک کی گہری سازش کے تحت اس قصبہ کا نام "ربوہ" رکھا۔
4. ربوہ کا لفظ قرآن مجید میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کے تذکرہ میں آیا ہے۔ اس سے مراد اونچی جگہ ہے۔ یہ کسی شہر کا نام نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم پارہ 18 سورۃ المومنون کی آیت 50 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۝

ترجمہ: اور ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ علیہا السلام کو ایک اونچی جگہ

PHONE: 594

Manzoor Ahmad Chinioti

President, Majlis-e-Ahrar, Pakistan
Member Advisory Council,
Jamiat Ulama-e-Islam, Pakistan
Director General:-
Da'wat-o-Irshad, Chiniot
Ashraf-ul-Madaris, Chiniot
Jamia Arabia, Chiniot, Pakistan

منظور احمد چنیوٹی

الرقم

Dated

ٹھہرنے کے قابل اور چشموں والی [illegible] جگہ پر ٹھکانا دیا۔

5. مرزا غلام احمد قادیانی نے مریم اور ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ علیہا السلام کے تذکرہ میں لفظ ربوہ کو مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف منسوب کرتے ہوئے اس قصبہ کا نام ربوہ رکھا گیا [illegible] میں ذکر کردہ ربوہ یہی ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قرآن کے لفظ ربوہ کی خلاف شرع [illegible] اس قصبہ کا نام فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں اس غلط فہمی کے فریب سے محفوظ رہیں۔ اور انہیں گمراہ ہونے سے محفوظ رکھا جائے۔ کیونکہ [illegible] نہیں جانتے۔ [illegible] قرآن کریم [illegible] ربوہ [illegible] قرآن کریم میں آیا ہے۔ [illegible]

متبادل نام: ربوہ کے قریب [illegible] متبادل نام [illegible]

صدیق نگر، چناب نگر، اقبال نگر، بخاری نگر، فرید نگر، گلشن چناب۔

محرک: [illegible]

مولانا منظور احمد چنیوٹی عفی عنہ

ایم۔ پی۔ اے

پی پی 72 جھنگ 5 تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

مکرمی ومحترمی حضرت مولانا صاحب ________ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج شریف۔

درج ذیل قرارداد ارسال خدمت ہے۔ جمعۃ المبارک اور حسب اجتماع پر قرارداد پرو منظور فرماتے ہوئے پاس کروائیں اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق اور اسلامی مشاورتی کونسل کے چیئرمین جناب محمد افضل چیمہ کو بھجوائیں اور عوام کو بھی توجہ دلائیں کہ وہ اس مطالبہ کے تار اور خطوط ارسال کریں۔ اہل ثروت حضرات کو توجہ دلائیں کہ وہ اخبارات میں اشتہار دے کر حکومت سے پرزور مطالبہ کریں کہ وہ ربوہ کا نام جلد سے جلد تبدیل کریں۔

فقط: والسلام

خادم ختم نبوت ________ احقر منظور احمد چنیوٹی

ناظم ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ

قرارداد

ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے

تمام مکاتب فکر کا یہ اجتماع چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جس طرح انہوں نے لائل پور، شہر اور بعض دیگر مقامات کے نام تبدیل کرکے اپنی غیرت اسلامی کا ثبوت دیا ہے۔ اسی طرح وہ قادیانی امت کے عالمی مرکز "ربوہ" کا نام بھی تبدیل کریں کیونکہ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کو ابن مریم اور مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کی آیت وَآوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ پارہ ۱۸ رکوع ۳ آیۃ ۵۰ جس میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کی ہجرت کا ذکر ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ربوہ یعنی ایک اونچی جگہ ٹھہرایا جو قرار والی اور چشمہ والی تھی، میں سے ربوہ کی تشبیہ دیتے ہوئے اس بستی کا نام ربوہ رکھا۔ حالانکہ اس آیت میں ربوہ کسی شہر کا نام نہیں ہے۔ قرآنی لفظ کے پردہ میں تحریف قرآن کی ایک خطرناک سازش ہے لہٰذا آئندہ آنے والی نسلوں کو اس دجل و فریب سے بچانے کیلئے "ربوہ" کا نام فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔

From

Syed Kanwal Abbas Shah,
Chairman, Town Committee,
Rabwah.

To

The Assistant Commissioner,
Chiniot.

No. 701 Dated: 1 - 7 - 90

Subject: RENAMING OF RABWAH CITY.

In accordance with the policy of the Government and the persistent demand of the religious scholars and their Associations within and out-side Pakistan, a meeting of all the Councillors of Town Committee, Rabwah was held on 28th June, 1990, to consider the matter regarding re-naming of Rabwah city. A unanimous resolution adopted in the meeting is enclosed herewith.

2. A panel of three names is suggested hereunder; either of which may be approved by the Government and an early notification be issued:-

1. ALI NAGAR. — The name is significant and undisputed because the sanctity of Hazrat Ali (peace be upon Hi[m]) is recognized by all muslim thoughts.

2. Valley of CHENAB (وادی چناب) — The city situating at the bank of River Chenab may suit this name also.

3. CHAMAN ABBAS. — A locality of this name has its traditions and the city may be named after it.

3. It is requested that the name selected from out of the aforesaid names and approved by the Government may please be notified at an early date.

(SYED KANWAL ABBAS SHAH)
Chairman,
Town Committee, Rabwah.

UNANIMOUSLY ADOPTED RESOLUTION OF TOWN COMMITTEE, RABWAH IN A MEETING HELD UNDER THE CHAIRMANSHIP OF SYED KANWAL ABBAS SHAH, CHAIRMAN, TOWN COMMITTEE, RABWAH ON 24th JUNE, [illegible].

In accordance with the policy of the Government and in view of persistant demands of the religious scholars and their associations, it has been proposed that Rabwah city be renamed for the implementation of the constitutional amendments. The three names to replace the [illegible] are suggested hereunder; either of which may be approved by the Government and necessary notification be issued:-

1. ALI NAGAR.	The sancity of Hazrat Ali (peace be upon Him) is un-disputed and is recognised by all sects of Islam.
2. CHENAB VALLEY:	It is [illegible] a name after of the [illegible].
3. CHAMAN ABBAS:	A locality namely "Chaman Abbas included into the Municipal limits in the year 1978. The name which carries traditions may be adopted for the entire city.

It has further been decided that the case for early notification may be sent to the Government through the Assistant Commissioner, Chiniot.

1. Syed Kanwal Abbas Shah, Chairman.
2. Syed Mohammad [illegible] Shah, Vice Chairman.
3. Syed Mohammad Nawaz Shah, Councillor.
4. Sardarzada Haji Syed Nasir Abbas, Councillor.
5. Syed Abdul Mateen Shah, Counciller.
6. Maulvi Mushtaq Ahmad, Councillor.
7. Malik Sultan Ahmad, Councillor.
8. Qari Shabbir Ahmad Usmani, Counciller.
9. Qureshi Iqbal Hussain, Councillor.
10. Qureshi Ikram Hussain, Councillor.
11. Mehr Arif Hussain, Councillor.

12. Rana Khurshid Ahmed, Councillor.
13. Abdul Sattar Khan Niazi, Councillor.
14. Khan Nazir Khan, Councillor.
15. Ch. Masud Javed, Councillor.
16. Qureshi Sultan Mahmood, Councillor.
17. Mr. Pehlwan, (Worker) Councillor.
18. Mst. [illegible] Begum, [illegible] Councillor.
19. Mst. Razia Begum, Lady Councillor.

روزنامہ نوائے وقت لاہور (7) 23 جون 1992ء روزنامہ پاکستان (2) 29 جون 1992ء

ربوہ کے نام کی تبدیلی کے بارے میں نوائے وقت کی خبر حقائق پر مبنی ہے۔ منظور احمد چنیوٹی

[illegible]

وزیر اعظم نے ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی ہدایت کر دی

[illegible]

روزنامہ نوائے وقت لاہور (4) 29 جون 1992ء

ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی تردید نامناسب، قادیانیوں کو خوش کرنا ہے۔ مولانا ادریس

[illegible]

[illegible] No. [illegible]. No. 266-92/CH-16/1094 [illegible]
Board of Revenue, Punjab
Lahore, dated the 2nd November, 1992

From

The Board of Revenue, Punjab.

To

The Commissioner,
Faisalabad Division.

Subject :- [illegible] DISTRICT JHANG.

[illegible]

Please find enclosed a copy of letter No. F-JS (IMP)/[illegible]/264, dated [illegible]-5-1992 received from the Prime Minister's Secretariat, Islamabad on the subject noted above.

You are requested to please favour this office with your views/comments in consultation with MNAs/MPAs of the area by a very early date.

Sd/-

Statistical Officer - II
Research & Gazetteer Cell,
Board of Revenue, Punjab.

S.O. [illegible]

No. 266-92/CH-16/1095 [illegible]

A copy is forwarded to Maulana Manzoor Ahmad Chairman Municipal Committee, Chiniot district Jhang, for information.

Statistical Officer - II
Research and Gazetteer Cell,
Board of Revenue, Punjab.

Confidential/Immediate

[illegible]

Prime Minister's Secretariat (Public)
Islamabad.

No. F. JS(IMP)/[illegible] Dated [illegible]/5/1992

Cases presented to the Prime Minister on 20/5/1992

[illegible] of Maulana Manzoor Ahmad Chairman, [illegible] Committee for Renaming of Rabwah City.

Dear Sir,

I am desired to enclose herewith copy of an application of Maulana Manzoor Ahmad Chairman presented to the Prime Minister on the subject noted above.

2. It has been desired that the subject request may please be considered and appropriate action taken as per policy under intimation to this Secretariat at the earliest.

Yours sincerely,

(ABDUR RAUF CHAUDHRY)
JOINT SECRETARY(IMP)
Tele: 817081

The Chief Secretary
Government of the Punjab
Lahore

Copy with Compliment to :-

Maulana Manzoor Ahmad
Chairman
Municipal Committee
[illegible]
[illegible]

(ABDUR RAUF CHAUDHRY)

قرارداد بلدیہ
صدیق آباد

[illegible] خاتم النبیین [illegible] آپ کی خدمت میں

قرآن پاک کی سورۃ [illegible] پارہ [illegible] [illegible]

[illegible] حکمت اور عمدہ نصیحت

کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو۔ [illegible] تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے

کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔

[illegible] (صدیق آباد)

السلام علیکم

[illegible] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اگر تم نے نیک اور صالح کام کئے

تو آپ قیامت [illegible] [illegible] ورنہ آخرت میں [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] اور [illegible] اعمال [illegible]

اب میں آپ کی توجہ [illegible] کرانا چاہتا ہوں۔ [illegible]

[illegible] کی کوششوں کی [illegible]

[illegible] [illegible]

ہر سیک [illegible] اس اہم مسئلہ کو آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ لہٰذا آپ [illegible]

[illegible] تائید فرمائیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں مسیلمہ کذاب نے جھوٹی

نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو حضرت ابوبکر صدیق نے [illegible] سزا نافذ کی اور مرتد کی

سزا کی روشنی میں مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اور ناموس رسالت صلعم کا

تحفظ کیا۔ مرزائیوں [illegible] ربوہ کا نام "صدیق آباد" کے نام سے

تبدیل کرنا چاہتا ہوں۔ آئندہ ربوہ کا نام "صدیق آباد" لکھا اور پکارا جائے

کیا آپ تمام معزز اراکین [illegible] اس نام کی "تائید فرمائیں گے" اس لئے

آپ [illegible] تائید فرما دیں۔ میں چاہتا ہوں [illegible] صدیق آباد [illegible]

[illegible] گا۔ [illegible] [illegible] میں درج کرا کر

[illegible] "صدیق آباد" [illegible]

[illegible] [illegible]

P.T.O.

دستخط اراکین [illegible] صدیق آباد (ربوہ)

1- [illegible] 2- [illegible] 3- [illegible]

4- [illegible] 5- [illegible] 6- [illegible]

7- [illegible] 8- [illegible] 9- [illegible]

10- [illegible] 11- [illegible] 12- [illegible]

13- [illegible] 14- [illegible] 15- [illegible]

16- [illegible] 17- [illegible] 18- [illegible]

19- [illegible] صدیق آباد

پیش کردہ

[illegible]
کونسلر [illegible] صدیق آباد

پنجاب اسمبلی میں
صدائے ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB
LAHORE.

منجانب

ڈاکٹر سید ابوالحسن نجمی

سیکرٹری

صوبائی اسمبلی پنجاب

بجانب

مولانا منظور احمد چنیوٹی

رکن صوبائی اسمبلی پنجاب

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

نمبر ق۔ق 4(55)/97/ (ق ن)

لاہور، مورخہ ۵/ جولائی 1998ء

موضوع، قرارداد کا نوٹس

موضوع بالا پر آپ کی طرف سے پیش کردہ قرارداد مورخہ ۸ جولائی 1998ء (نقل لف ہے) کے حوالے سے گزارش ہے کہ محکمہ بورڈ آف ریونیو پنجاب کی طرف سے قرارداد کے سلسلہ میں موصول شدہ جواب کی نقل برائے اطلاع ارسال خدمت ہے۔

آپ کا غلام

(مقصود احمد ملک)

اسسٹنٹ سیکرٹری (قانون سازی)

MAULANA
MANZOOR AHMAD CHINIOTI
M.P.A

مولانا منظور احمد چنیوٹی

رکن صوبائی اسمبلی پنجاب

سیکرٹری جنرل، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

ناظم اعلیٰ، ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ

SECY
D. S.
A.S(I.)
SUPDT

تاریخ ۲۰ - جولائی ۱۹۹۸ء

قرارداد

اس ایوان کی رائے ہے کہ ربوہ شہر کا نام تبدیل کر کے کاغذات مال کے مطابق چک ڈھگیاں یا کوئی اور نام رکھا جائے

[illegible]

PP - 61

NOTICE OFFICE

Phone No.357710. No. 260-92/CH-36/1094 -R&G.OII
Board of Revenue, Punjab
Lahore, dated the 2nd November, 1992

From

The Board of Revenue, Punjab.

To

The Commissioner,
Faisalabad Division.

Subject :- CHANGE OF NAME OF RABWA TOWN DISTRICT JHANG.

MEMORANDUM.

Please find enclosed a copy of letter No.F-35 (IMP)/MIC/M/9908/264, dated 2-5-1992 received from the Prime Minister's Secretariat, Islamabad on the subject cited above.

You are requested to please favour this office with your views/comments in consultation with MNAs/MPAs of the area by a very early date.

Sd/-
Statistical Officer - II
Research & Gazetteer Cell,
Board of Revenue, Punjab.

No.260-92/CH-36/1095 -R&G.OII.

A copy is forwarded to Maulana Manzoor Ahmad Chairman Municipal Committee, Chiniot district Jhang, for information.

Statistical Officer - II
Research and Gazetteer Cell,
Board of Revenue, Punjab.

URGENT

No.142-98/Ch-36 277 -R&G/SO.
Board of Revenue, Punjab,
Lahore, dated the 9th June, 19.

The Board of Revenue,
Punjab, Lahore.

The Deputy Secretary (Legis),
Provincial Assembly of the Punjab,
Lahore.

SUBJECT: A NOTICE OF RESOLUTION DATED 12.05.1998 BY MAULANA MANZOOR AHMED CHINIOTI, MPA FOR CHANGING THE NAME OF RABWAH TOWN.

Memorandum:

Please refer to your letter No.PAP-Legis-4(55)/97/9768 dated 28.05.1998 on the subject noted above.

2. In the year 1991 the demand regarding the change of name of Rabwah Town was made by Maulana Manzoor Ahmed Chinioti, MPA and some other persons. After due consideration it was submitted that since the word "RABWAH" finds mention in the Holy Quran, therefore, there was no need to change the name. The Chief Minister, Punjab was pleased to agree. The Board of Revenue, Punjab still hold the same view in the matter

9/6/98
STATISTICAL OFFICER - II (R&G)
BOARD OF REVENUE, PUNJAB,
FARID KOT HOUSE, LAHORE.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

منگل، 17۔ نومبر 1998ء

(سہ شنبہ، 27۔ رجب المرجب 1419ھ)

جلد 12 شمارہ 2

(بشمول شمارہ جات 1 تا 11)

مندرجات

صفحہ

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ 94

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (محکمہ امور ملازمت و انتظام عمومی) 95

۔۔۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) 109

جاری ....

صفحہ

تحاریک التوائے کار۔

تھانہ حیدر آباد تحصیل منکیرہ ضلع بھکر میں سابق کونسلر پر پولیس کا تشدد (........جاری) 118

۔۔۔ وحدت کالونی لاہور میں مضر صحت پانی کی فراہمی 120

۔۔۔ پنجاب میں ڈی اے پی کھاد کی قلت 125

۔۔۔ میو ہسپتال لاہور کے بچہ وارڈ میں سہولیات کا فقدان 127

رکن اسمبلی کا حلف 128

مسودہ قانون،

مسودہ قانون، انتظام قمار کو نوشی، پنجاب مصدرہ 1998ء کا پیش کیا جانا 130

قراردادیں (سلطانہ سے متعلق)۔

لاہور تا گوجرانوالہ اور کھاریاں تک راولپنڈی ہائی وے کی ہنگامی بنیاد پر مرمت 131

۔۔۔ ربوہ شہر کے نام کی تبدیلی 132

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

لاہور تا گوجرانوالہ اور کھاریاں تا راولپنڈی ہائی وے کی ہنگامی بنیاد پر مرمت

جناب ڈپٹی سپیکر، اب مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ پہلی قرارداد جناب ایس اے حمید صاحب کی ہے۔ وہ پیش کریں۔

جناب ایس اے حمید، جناب سپیکر!

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ٹریفک کی سہولت کے لیے لاہور تا گوجرانوالہ اور کھاریاں تا راولپنڈی ہائی وے ہنگامی بنیاد پر مرمت کی جائے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ٹریفک کی سہولت کے لیے لاہور تا گوجرانوالہ اور کھاریاں تا راولپنڈی ہائی وے ہنگامی بنیاد پر مرمت کی جائے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ٹریفک کی سہولت کے لیے لاہور تا گوجرانوالہ اور کھاریاں تا راولپنڈی ہائی وے ہنگامی بنیاد پر مرمت کی جائے"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلی قرارداد مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی، حاجی غلام رسول خان ساہی خلیل، حاجی محمود خان کھچی، چودھری محمد صفدر شاکر، سید ذی شان الہیٰ شاہ، چودھری سعید اقبال، چودھری لیاقت علی خان، سید مسعود عالم شاہ،

جناب سعید اکبر خان، سردار رفیق حیدر لغاری، راجہ محمد خالد خان، حاجی محمد نواز خان کھیار، الحاج پیر ذوالفقار علی چشتی، ملک ممتاز احمد خان بھچر، پیر احمد شاہ کھگہ، ملک محمد حنیف اعوان، حاجی امداد حسین، سردار محمد امان اللہ خان دریشک، دیوان عظمت سید محمد چشتی، میاں عبدالستار، ملک رشید احمد خان، جناب معظم جہاں زیب احمد خان وٹو، ملک سرفراز حسین کھوکھر، رانا ثناء اللہ خان، جناب سعید احمد چودھری، خواجہ محمد اسلام، جناب ایس اے حمید، چودھری نذیر احمد، حاجی محمد شریف، چودھری سلطان محمود گوندل، سید علی عباس بخاری، جناب منیر احمد ملک، ملک ذوالقرنین ڈوگر، ملک غلام مرتضیٰ میتلا، جناب سعید احمد خان منیس، میاں عبدالحمید، جناب طارق جاوید المعروف طارق حاکم علی، جناب عثمان ابراہیم، جناب ضیاء الدین چودھری، جناب سعید الحق ڈوگر، حاجی محمد اشرف کھیار، جناب عبدالرحمن گجر، الحاج سردار غلام احمد خان گاڈی، جناب تصور علی خان، مہر محمد نواز خان بھروانہ، حاجی مہر محمد حیات ہیہ، حاجی عبدالرزاق، جناب عبدالرؤف مغل، رانا غلام قادر خان المعروف منے خان، ملک احمد علی اولکھ، حاجی احمد نواز ترگڑ، حاجی غلام ربانی، انجینئر ظفر اقبال ملک، حاجی غلام صابر انصاری، جناب اقبال احمد خان ایڈووکیٹ، مہر اللہ دیوایا تھند، حاجی مقصود احمد بٹ، چودھری زاہد محمود گورایہ، جناب محمد افضل خان، سردار منصب علی ڈوگر، حاجی ملک عمر فاروق، جناب عامر سلطان چیمہ، سردار محمد سرفراز خان، سردار طفیل احمد خان، جناب محمد اکرم چودھری، رائے حسن نواز خان اور سردار سعید انور اراکین اسمبلی۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی یا دیگر کوئی محرک اسے پیش کریں۔

جناب سعید احمد خان منیس، جناب سپیکر! وہ یہاں تشریف نہیں رکھتے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے move کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

ربوہ شہر کے نام کی تبدیلی

جناب سعید احمد خان منیس،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ربوہ شہر کا نام تبدیل کر کے کاغذات مال کے مطابق چک ڈھگیاں یا کوئی اور نام رکھا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ،

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ربوہ شہر کا نام تبدیل کر کے کاغذات مال کے مطابق
چک ڈھگیاں یا کوئی اور نام رکھا جائے۔"

وزیر مال (چودھری شوکت داؤد)، جناب سپیکر! میں اس بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ oppose کرتے ہیں؟

وزیر مال، نہیں، میں اسے oppose نہیں کرتا، بلکہ اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سید اکبر خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یا تو منسٹر صاحب اس کو oppose کریں یا اس کے ساتھ agree کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ میں ان سے بات کرتا ہوں۔ جی، منسٹر صاحب! یا تو آپ oppose کریں، یا خاموش رہیں، یا وہ بات کریں گے تو ان کی بات کا آپ جواب دے دیں۔ کیونکہ اگر آپ اس کو oppose نہیں کریں گے تو پھر اس پر بحث نہیں ہوگی۔

وزیر مال، جناب سپیکر! میں oppose نہیں کرتا۔ لیکن میں اس میں اپنی رائے دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، رائے کی تو کوئی provision نہیں۔ یا تو آپ oppose کریں اور پھر اس میں اپنی رائے دے دیں۔ صرف رائے کی کوئی provision نہیں۔

وزیر مال، نہیں، میں oppose نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، پھر اس کا ساتھ دیں۔

آوازیں، آپ oppose کریں یا بیٹھ جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، تشریف رکھیں۔

وزیر مال، نہیں، میں oppose نہیں کرتا اور نہ ہی میں oppose کرنے کے حق میں ہوں، کیوں کہ یہ ماضی میں بھی آتا رہا ہے، وقفۂ سوالات میں بھی آتا رہا ہے۔ قرار داد کی صورت میں بھی یہ بات آتی رہی ہے۔ اس کی جو back ground تھی وہ میں کہنا چاہتا تھا۔ میں oppose کرنے کے حق میں نہیں ہوں۔ اگر ممبران کی اکثریت یہ چاہتی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ریونیو منسٹر صاحب! ان کے تو رولز دو اور دو چار کے ہیں۔ ایک قرار داد پیش

ہوئی۔ اگر تو اس کو کوئی منسٹر یا کوئی رکن oppose نہیں کرے گا تو وہ اس پر اپنی رائے نہیں دے سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ جب سوال ہو گا تو اس پر "ہاں" یا "نہ" کا پھر پتا چل جائے گا۔ اب چونکہ یہ رولز کے تحت نہیں ہے، اس لیے میرے خیال میں آپ نہ ہی رائے دیں۔

یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ربوہ شہر کا نام تبدیل کر کے کاغذات مال کے مطابق
چک ڈھگیاں یا کوئی اور نام رکھا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی)

وزیر مال، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر کہنا چاہتا ہوں کہ قرار داد تو منظور ہو چکی ہے۔ میں اس میں تھوڑی سی، amendment کہہ لیں یا تجویز کہہ لیں وہ عرض کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، منظور ہونے کے بعد؟

وزیر مال، جی ہاں۔

آوازیں، اب بات ختم ہو گئی ہے۔

وزیر مال، بات ہو چکی ہے۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، اچھا، ان کو ایک بات کرنے دیں۔ وہ قرار داد تو منظور ہو گئی۔

جناب سید اکبر خان، جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ آپ جو حکم فرمائیں گے وہ سر آنکھوں پر۔ لیکن آپ ہمیشہ یہ رولنگ دیتے ہیں کہ جو مسئلہ اس وقت زیر بحث نہیں ہے اس پر بات نہیں ہو سکتی۔ تو یہ مسئلہ اس وقت زیر بحث نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مجھے سننے تو دیں کہ وہ کیا کہتے ہیں؟

جناب سید اکبر خان، جناب سپیکر! یہ جو بات کرنا چاہتے تھے یہ amendment لے آتے اور کہتے کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس طرح یہ amend کر لیں۔ ہم اس کو منظور کر لیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سردار صاحب! وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں۔ مجھے سننے تو دیں کہ وہ کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

جناب سید اکبر خان، وہ کہہ رہے ہیں کہ میں اسی واقعے کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مجھے سننے تو دیں۔ اگر وہ valid نہیں ہو گا تو وہ rule out ہو جائے گا۔

جناب سعید اکبر خان، جناب سپیکر! اصل بات یہ ہے کہ اندر سے یہ اس کو oppose کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ہاؤس کو face نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سردار صاحب! اگر پوائنٹ آف آرڈر valid نہ ہوا تو ہم اس کو rule out کر دیں گے۔ سننے تو دیں' شاید کوئی اور بات کرنا چاہتے ہوں؛ جی' ریونیو منسٹر صاحب! آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؛

وزیر مال، جناب سپیکر! میں ریفرنس نہیں دینا چاہتا کہ میں کیا بات کرنا چاہتا ہوں یا oppose الحمد للہ میں مسلمان ہوں اور ایسی بات نہیں۔ لیکن جو حقائق ہیں میں ان کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ کہنا چاہتا تھا کہ اس کے نئے نام کے لیے ایک کمیٹی بنا دی جائے' جیسا کہ ایک قرار داد منظور ہو چکی ہے اور سارے ہاؤس نے اس کو متفقہ طور پر منظور کیا ہے اور ظاہر ہے کہ حکومت بھی سب کی رائے کا احترام کرتی ہے۔ اس کے نام کو تجویز کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنا دیں۔ ربوہ کا نام تبدیل کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے تاکہ وہ نیا نام تجویز کر سکے۔ کیوں کہ چک ڈھگیاں بھی کوئی اتنا اچھا نام نہیں ہے۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے اور قرار داد میں بھی کہا گیا ہے کہ چک ڈھگیاں یا کوئی اور نام۔ تو اس طرح ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' ایک منٹ ذرا سردار صاحب کی بات سن لیں۔ جی' سردار صاحب!

جناب سعید اکبر خان، جناب سپیکر! اس قرار داد میں ایک نام تو تجویز شدہ ہے۔ محرک نے یہ بھی گزارش کی ہے کہ کوئی اور نام۔ ہمیں منسٹر ریونیو پر پورا اعتماد ہے۔ یہ محکمے کی طرف سے یا اپنے طور پر اس کا جو بھی نام تجویز کریں گے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اس میں کمیٹی بنانے کی تو کوئی ضرورت ہی نہیں۔ ہمیں انہی پر یقین ہے کہ یہ اس کا جو بھی نام تجویز کریں گے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ محکمہ جو بھی نام تجویز کر دے۔ ایک تو نام پہلے ہی تجویز ہو چکا ہے کہ محکمہ مال میں یہ اس کا پرانا نام تھا۔ پھر اس کو تبدیل کیا گیا۔ اب جو بھی نام محکمہ یا شوکت داؤد صاحب تجویز کریں گے ہمیں اس پر کوئی اعتراض ہی نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں چونکہ انھوں نے یہ provision رکھی ہے کہ یہ نام یا کوئی اور۔

جناب سعید اکبر خان، اس میں میرا نام ہے۔ اس قرار داد میں جہاں sign ہیں اس میں میرا نام ہے۔ میں اپنی طرف سے یہ کہتا ہوں کہ ہمیں کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ہاؤس سے یہ پوچھ لیتے ہیں۔ کیا ہاؤس اس بات پر متفق ہے جیسے سردار صاحب نے کہا ہے کہ محکمہ کوئی اور اس سے اچھا نام اس کی نظر میں ہو وہ رکھنا چاہے تو ان کو اجازت ہے؛

چودھری محمد صدیق سالار، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اس کا نام مصطفیٰ آباد رکھا جائے تاکہ آپ اور ہم اور یہ اسمبلی روز محشر کو ان کے دربار میں سرخرو ہو سکیں۔ اس سے اچھا نام اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی' ایس اے حمید صاحب! کیا فرماتے ہیں؛

جناب ایس اے حمید، جناب سپیکر! اس قرارداد کے متن میں واضح سکوپ موجود ہے کہ یہ نام یا کوئی اور نام رکھا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب اس کے main mover ہیں وہ ساتھ بیٹھیں اور دو چار اور آدمی لے کر اس کا نام رکھ دیں گے۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ مصطفیٰ آباد بڑا خوبصورت نام ہے اس پر کسی کو اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بات یہ ہے کہ کافی سارے محرکین میں سے ایک محرک نے یہ بات کہی کہ چونکہ اس میں سکوپ موجود ہے اور ہم یہ بات ریونیو منسٹر اور محکمے پر چھوڑتے ہیں کہ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے زیادہ اور کوئی خوبصورت نام ہے وہ اس کو تجویز کر کے رکھ لیں گے۔ تو کیا ہاؤس کا اس سلسلے میں اتفاق ہے کہ یہ ریونیو منسٹر اور محکمے سے کہہ دیا جائے؛

جناب ایس۔ اے حمید، جناب والا! یہ ریزولیوشن ایوان کی پراپرٹی ہے' یہ منسٹر کی پراپرٹی نہیں ہے یہ ڈیپارٹمنٹ کی پراپرٹی نہیں ہے۔

ڈپٹی سپیکر، میں نے جو بات کی ہے وہ محرکین میں سے ایک نے کی ہے۔

جناب ایس۔ اے۔ حمید، جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ اس میں یہ تو ہو سکتا ہے کہ آپ محرکین میں سے ایک کمیٹی بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں۔ کمیٹی کو چھوڑیں جی۔ اس میں کمیٹی بنانے کی ضرورت ہی نہیں۔ ٹھیک

صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں۔ جو دوست اس میں زیادہ interested ہیں وہ وزیر مال کے پاس چلے جائیں اور وہ اس کا نام تجویز کر لیں۔

جناب ایس۔اے۔ حمید، ٹھیک ہے جی۔ ہم ان کے ساتھ میٹنگ کر کے اس کا نام رکھ لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کمیٹی کی کیا ضرورت ہے؛ اس کا مطلب ہے کہ آپ اس کو delay کریں گے' اس پر اتنے زیادہ اخراجات اٹھیں گے۔ اس کا کیا فائدہ ہو گا

جناب محمد افضل خان، جناب سپیکر! اس مسئلے میں میری رائے یہ ہے کہ ایک۔۔۔۔۔

چودھری محمد صدیق سالار، جناب سپیکر! میرے خیال میں اس کا نام مصطفیٰ آباد رکھ دیا جائے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں ہاؤس سے پوچھ کر یہ بات کر رہا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ ذرا غور فرمائیے میں نے ہاؤس سے یہ سوال تین بار کیا ہے جس میں شیخ صاحب نے ایک بات کی جس کا میں نے یہی حل نکالا ہے کہ محرکین میں سے جو دوست دلچسپی رکھتے ہیں وہ وزیر مال کے ساتھ بیٹھ جائیں اور وہ جو خوبصورت نام تجویز کریں گے اس کو مان لیا جائے۔ ہاؤس نے اس کی اجازت دے دی ہے۔

جناب محمد افضل خان، جناب والا! اس سلسلے میں میری رائے یہ ہے کہ ایک علاقے کا نام رکھا جا رہا ہے تو اس علاقے کے نمائندے اور ۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خان صاحب! سنبھلیں۔ میں نے تو دعوت عام دی ہے کہ جو دوست اس میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ ریونیو منسٹر کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کا نام تجویز کر لیں۔

اگلی قرارداد ملک ریاض صاحب کی ہے۔ ملک ریاض صاحب۔۔۔۔۔۔۔(ایوان میں موجود نہ تھے)۔

اگلی قرارداد مولوی محمد سلطان عالم انصاری صاحب کی ہے ۔۔۔۔(ایوان میں موجود نہ تھے)۔

آج کی کارروائی مکمل ہوئی۔ ہاؤس کل صبح ساڑھے نو بجے تک کے لیے ملتوی ہوتا ہے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

(صوبائی اسمبلی پنجاب کا بارھواں اجلاس)

منگل' 17۔ نومبر 1998ء

(سہ شنبہ' 27۔ رجب المرجب 1419ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس' اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح 10 بجے زیر صدارت جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمے کی سعادت قاری سید صداقت علی نے حاصل کی۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ
اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ①

سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱

وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصےٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اُسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے ۰

وما علینا الا البلاغ ۰

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

منگل، 17۔ نومبر 1998ء

(سہ شنبہ، 27۔ رجب المرجب 1419ھ)

جلد 12 شمارہ 2

(مسلسل شمارہ جات 1 تا 11)

مندرجات

صفحہ

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ 94

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (محکمہ امور حکومت و انتظام عمومی) 95

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) 100

جاری ....

اسمائے گرامی ممبران پنجاب اسمبلی تائید کنندگان برائے قرارداد تبدیلی نام ربوہ

نمبر شمار	نام	حلقہ نمبر	پتہ شہر
1	حاجی غلام رسول خان شادی خیل	PP-36	کرمشانی، تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی
2	حاجی محمود خان بھچی	PP-194	موضع سرگھاناں، تحصیل میلسی ضلع وہاڑی
3	الحاج پیر ذوالفقار علی چشتی	PP-198	چک نمبر 198 ای بی ضلع وہاڑی
4	چوہدری محمد صفدر شاکر	PP-48	وارڈ نمبر 2 سہاں والی گلی۔ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد
5	ملک ممتاز احمد بھچر	PP-38	واں بھچراں۔ ضلع میانوالی
6	سید ذیشان الٰہی شاہ	PP-58	چک نمبر 207 آر بی نزد منصور آباد فیصل آباد
7	چوہدری سعید اقبال	PP-20	نیا محلہ نزد عیدگاہ، جہلم
8	پیر احمد شاہ کھگہ	PP-186	نور شاہ۔ تحصیل و ضلع ساہیوال
9	چوہدری لیاقت علی خان	PP-16	تلہ گنگ روڈ۔ چکوال شہر
10	سید مسعود عالم شاہ	PP-232	محسن آباد ترنڈہ، تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان
11	سعید اکبر خان	PP-40	36 ظفر علی روڈ۔ گلبرگ V لاہور
12	ملک محمد حنیف اعوان	PP-95	گڑھا جھاٹا۔ تحصیل سرائے عالمگیر۔ ضلع جہلم
13	حاجی امداد حسین	PP-118	297/24 قاری کالونی، باغبان پورہ۔ داروغہ والا لاہور
14	سردار رفیق حیدر لغاری	PP-240	چوک سواترہ، تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان

15	چوہدری عامر سلطان چیمہ	PP-28	پرانا سول لائنز۔ سرگودھا
16	سردار محمد امان اللہ خان دریشک	PP-205	عاقل پور روڈ۔ ضلع راجن پور
17	راجہ محمد خالد خان	PP-21	جی ٹی روڈ۔ تحصیل سہاوا ضلع جہلم
18	دیوان عظمت سید محمد چشتی	PP-190	محلہ بابا فرید۔ پاک پتن
19	حاجی محمد نواز خان کلیار	PP-45	لاہور روڈ۔ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد
20	میاں عبدالستار	PP-234	چک نمبر بی/4 تحصیل خانپور۔ ضلع رحیم یار خان
21	چوہدری محمد عظیم محسن	PP-106	ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
22	سردار طفیل احمد خان	PP-148	کوٹ رادھا کشن تحصیل و ضلع قصور
23	ایس۔اے۔حمید	PP-90	سیٹلائٹ ٹاؤن۔ گوجرانوالہ
24	چوہدری نذیر احمد	PP-197	چک نمبر 405 ۔ ای۔ بی بورے والا ضلع وہاڑی
25	سمیع اللہ چوہدری	PP-222	پیپلز کالونی۔ بہاولپور
26	ملک رشید احمد خان	PP-146	موضع فتح پور دوست پورہ تحصیل و ضلع قصور
27	مظہر علی گل	PP-49	چک نمبر 221 گ ۔ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد
28	مخدوم خسرو بختیار	PP-236	میانوالی قریشیاں۔ ضلع رحیم یار خان
29	معظم جہانزیب احمد خان وٹو (بن میاں منظور احمد وٹو قادیانی)	PP-159	وساوے والا تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ
30	آصف علی ملک (کوئی اسلامی نام تجویز کیا جائے)	PP-15	ڈھلیاں تحصیل پنڈی گھیپ ضلع اٹک
31	انجینئر ظفر اقبال ملک	PP-77	سوہدرہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

32	حاجی محمد شریف	PP-122	نزد مرنگ اڈہ۔ لاہور
33	میاں محمد ثاقب خورشید	PP-195	وہاڑی شہر
34	ملک سرفراز حسین کھوکھر	PP-131	خان پور، شاہ پور کانجراں، ملتان روڈ لاہور
35	چوہدری سلطان محمود گوندل	PP-100	گوندل ہاؤس، ضلع منڈی بہاؤالدین
36	رانا ثناء اللہ خان	PP-59	حسن آباد فیصل آباد
37	سید علی عباس بخاری	PP-135	قلعہ ستار شاہ۔ تحصیل فیروز والا۔ ضلع شیخوپورہ
38	منیر احمد ملک	PP-139	سانگلہ ہل، تحصیل احمد پور ضلع شیخوپورہ
39	سعید احمد چوہدری	PP-184	چک نمبر 12/96 ایل تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
40	ملک ذوالقرنین ڈوگر	PP-143	خیارے کلاں، تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔
41	خواجہ محمد اسلام	PP-57	ماڈل ٹاؤن بی۔ فیصل آباد
42	ملک غلام مرتضی میتلا	PP-180	کوٹ والا، تحصیل جہانیاں ضلع خانیوال
43	حافظ محمد اقبال خان خاکوانی	PP-160	ملتان
44	سعید احمد خان منیس (قائد حزب اختلاف پنجاب اسمبلی)	PP-193	وہاڑی
45	عثمان ابراہیم	PP-89	گلشن آباد، حافظ آباد روڈ، گوجرانوالہ
46	غضنفر علی خان، جیوآنہ	PP-68	موضع جیوآنہ ضلع جھنگ

47	ضیاء الدین چوہدری	PP-156	چک نمبر 1/2 آر۔اے ز رینالہ خورد تحصیل وضلع اوکاڑہ
48	سعید الحق ڈوگر	PP-140	محلہ سعید نگر منڈی صفدر آباد' تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ
49	خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ	PP-103	محلہ اراضی۔ یعقوب' سیالکوٹ
50	حاجی محمد اشرف کلیار	PP-27	مسلم بازار بلاک نمبر 1 سرگودھا
51	میاں عبدالحمید	PP-112	وارڈ نمبر 7' بدوملہی تحصیل وضلع نارووال
52	محمد افضل خان (مجھے کوئی اعتراض نہیں)	PP-55	ساحل ہسپتال بلڈنگ نمبر 1 شیخوپورہ روڈ فیصل آباد
53	عبدالرحمن گجر	PP-82	پرانی سول لائنز' گوجرانوالہ
54	امتیاز احمد	PP-237	آفیسرز کالونی' رحیم یار خان
55	الحاج سردار غلام احمد گادھی	PP-67	سول لائنز' جھنگ صدر
56	طارق جاوید عرف طارق حاکم علی	PP-147	قصور
57	تصور علی خان	PP-35	سول لائنز' جوہر آباد' ضلع خوشاب
58	حاجی مہر محمد حیات دیچہ	PP-63	موضع اولانہ' تحصیل چنیوٹ تھانہ لنگرانہ ضلع جھنگ
59	مہر محمد نواز خان بھروانہ	PP-64	موضع ستیانہ تحصیل وضلع جھنگ
60	حاجی عبدالرزاق	PP-121	انفنٹری روڈ' مصطفی آباد' لاہور
61	چوہدری زاہد محمد گورایہ	PP-51	سرسید ٹاؤن 212/11' ڈجکوٹ روڈ ضلع فیصل آباد
62	عبدالروف مغل	PP-88	پاپولر کالونی' گوجرانوالہ
63	رانا غلام قادر خان عرف منے خان	PP-189	جامعہ اسلامیہ قبولہ' تحصیل عارف والا ضلع پاکپتن

64	ملک احمد علی اولکھ	PP-217	کروڑ' ضلع لیہ
65	سردار منصب علی ڈوگر	PP-191	چک نمبر 30/SP تحصیل وضلع پاکپتن
66	حاجی احمد نواز تراگر	PP-174	موضع نبی پور تحصیل کبیر والا' ضلع خانیوال
67	چوہدری محمد ریاض	PP-10	راولپنڈی
68	حاجی غلام ربانی	PP-75	سمن آباد کالونی گوجرہ' ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
69	حاجی ملک عمر فاروق	PP-5	کوہستان ہاؤس' کوہسار کالونی' ٹیکسلا راولپنڈی
70	پیر سید محمد عارف حسین شاہ بخاری	PP-79	ونہ شریف براستہ سکھیکی منڈی' حافظ آباد
71	حاجی غلام صابر انصاری	PP-145	منیر شہید کالونی' قصور
72	اقبال احمد خان ایڈووکیٹ	PP-72	کمالیہ' ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
73	سردار محمد سرفراز خان	PP-14	کھنڈا' تحصیل جنڈ' ضلع اٹک
74	مہر اللہ دیوایا تھنڈ	PP-215	چک نمبر 126/TDA' تحصیل و ضلع لیہ
75	محمد اکرم چوہدری	PP-46	چک نمبر 65/GB تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد
76	حاجی مقصود احمد بٹ	PP-125	ماڈل ٹاؤن' لاہور
77	سردار سعید انور	PP-71	کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

MAULANA
MANZOOR AHMAD CHINIOTI
M.P.A

مولانا منظور احمد چنیوٹی
رکن صوبائی اسمبلی پنجاب
ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ

حوالہ نمبر

تاریخ ستمبر 1998

قرارداد

(1)
(2)
PP 234
28

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ ، پاکستان

MAULANA
MANZOOR AHMAD CHINIOTI
M.P.A
INTERNATIONAL KHATAM-E-NABUWWAT MOVEMENT
IDARA MARKAZIYA DAWAT-O-IRSHAD

مولانا منظور احمد چنیوٹی
رکن صوبائی اسمبلی پنجاب
سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ
بانی و مہتمم ، ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ

حوالہ نمبر

تاریخ ستمبر 1998

PP- 180

M.P.A

PP-112

28/9/98

PP-160

P.P. 35

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ ، پاکستان

IDARA MARKAZIYA DAWAT-O-IRSHAD CHINIOT ... PAKISTAN ... LAHORE ... FAX

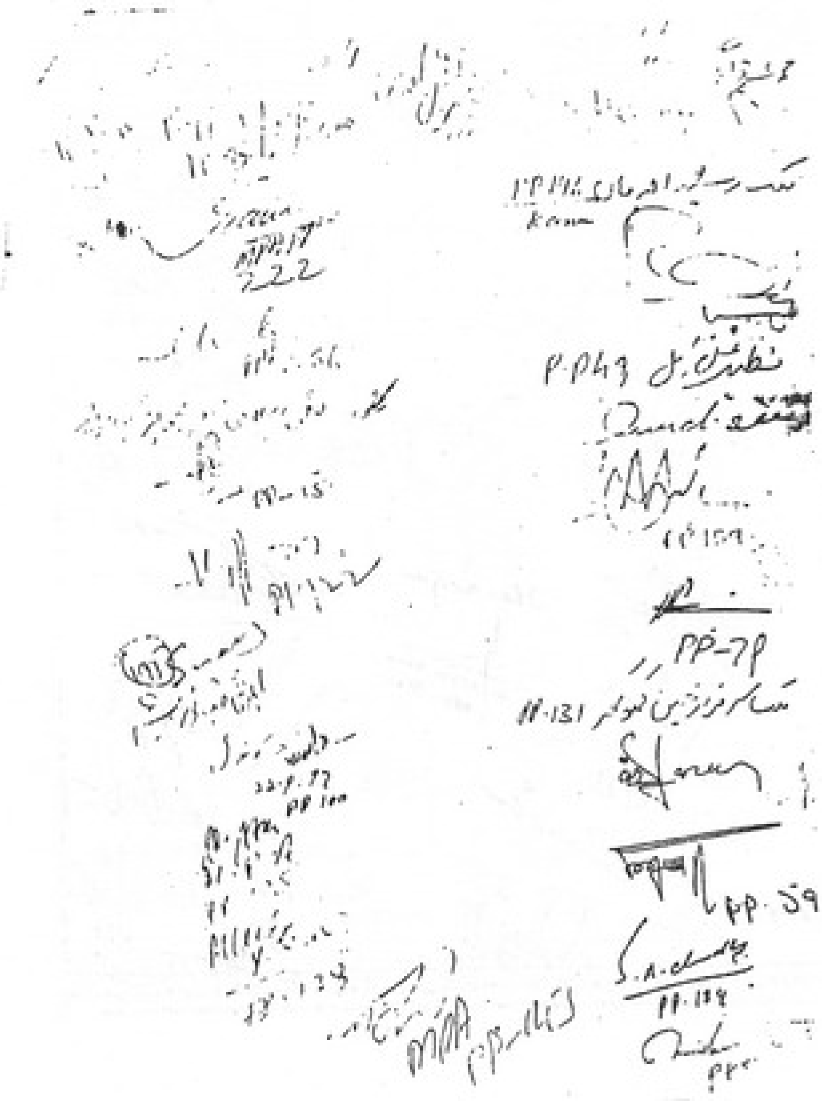
PP-222
PP-43
PP-78
PP-131
PP-59

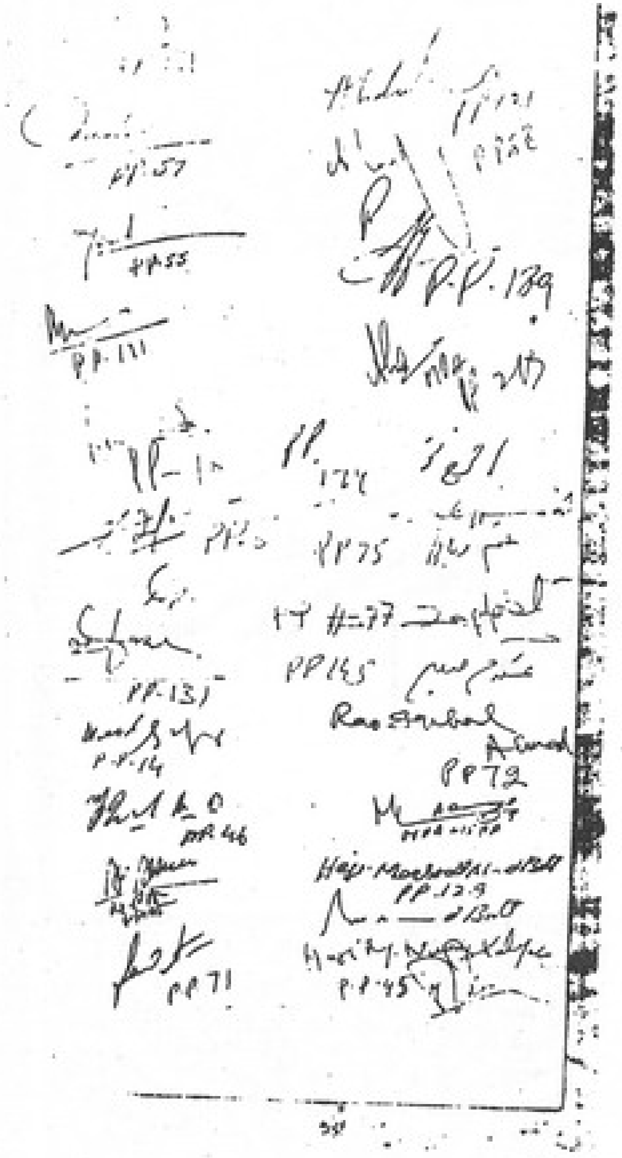
PP-57
PP55
PP-131
P.P.129
PP75
PP145
PP-131
Rao Iqbal Ahmad
PP72
PP71

وزیراعظم سیکرٹریٹ

ربوہ کے نام کی تبدیلی کے متعلق
وزیر اعظم کی ہدایت

ریکارڈ

مسئلہ کا مضمون:۔ ربوہ کا نام تبدیل کرنے کیلئے مولانا منظور احمد چنیوٹی چیئرمین کی درخواست۔

عبدالرؤف چوہدری جائنٹ سیکرٹری (IMP) نے وزیر اعظم کی ہدایات چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب کو یہ درخواست ارسال کی ہے۔ آئندہ مروجہ پالیسی کے مطابق درخواست گزار کے عرضداشت پر غور کرنے کا کاروائی کریں اور اسکی اطلاع وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں بھجوائیں

نقل برائے اطلاع
مولانا منظور احمد چنیوٹی
چیئرمین
میونسپل کمیٹی چنیوٹ

1/6/92

Confidential

Prime Minister's Secretariat (P)
Islamabad.

No.F.JS(IMP)/MIS/M/Conn/27-

Dated 27/5/1992

Case presented to the Prime Minister on 20/5/1992

SUBJECT:- Request of Maulana Manzoor Ahmad Chairman, Action Committee for Renaming of Rabwah City.

Dear Sir,

I am directed to enclose herewith copy of an application of Maulana Manzoor Ahmad Chairman presented to the Prime Minister for the subject noted above.

2. It has been desired that the subject request may please be considered and appropriate action taken as per policy under intimation to this Secretariat at the earliest.

Yours sincerely,

(ABDUR RAUF CHAUDHRY)
JOINT SECRETARY(IMP)
Tele: 817001

The Chief Secretary,
Government of the Punjab,
Lahore.

(ABDUR RAUF CHAUDHRY)

مبارک بادیں

Confidential

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Prime Minister's Secretariat
Islamabad.

No.F.JS(IMP)/MIS/H/8006/2641 Dated 24.5/1992

Cases presented to the Prime Minister on 20/5/1992

SUBJECT:- Request of Maulana Manzoor Ahmed Chairman, Municipal Committee for Renaming of Rabwah City.

Dear Sir,

I am desired to enclose herewith copy of an application of Maulana Manzoor Ahmed Chairman presented to the Prime Minister on the subject noted above.

2. It has been desired that the subject request may please be considered and appropriate action taken as per policy under intimation to this Secretariat at the earliest.

Yours sincerely,

(ABDUR RAUF CHAUDHRY)
JOINT SECRETARY(IMP)
Tele: 817051

The Chief Secretary
Government of the Punjab
Lahore

Copy with Compliment to :

Maulana Manzoor Ahmed
Chairman
Muncipal Committee
Teh. Chiniot
Distt. Jhang

(ABDUR RAUF CHAUDHRY)

اسلام زندہ باد — پاکستان پائندہ باد

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ

امیر: [illegible]

ربوہ کے نام کی تبدیلی پر مولانا منظور احمد چنیوٹی کے اعزاز میں عصرانہ

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کی طرف سے حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم پی اے کے اعزاز میں ایک پروقار تقریب عصرانہ منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے مختلف طبقہ ہائے زندگی کے عمائدین نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت شیخ الحدیث مولانا سید عبدالرحمان شاہ صاحب نے کی۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کے امیر مولانا حکیم محمد یٰسین نے ربوہ کے نام کی تبدیلی پر مولانا منظور احمد چنیوٹی کی جدوجہد کو سراہا اور ان کی استقامت پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی خاص مدد فرمائی اور ربوہ کے نام کی تبدیلی [illegible] عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ و استحکام [illegible] ثابت ہوا۔ میں حکومت، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، سپیکر پنجاب اسمبلی اور تمام [illegible] (خلاف ربوہ [illegible]) کو [illegible] پنجاب [illegible] مبارکباد ہیں اور خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ کے نام کی تبدیلی سے [illegible] انہوں نے کہا کہ ربوہ کے نام [illegible] پنجاب [illegible] کی وجہ سے [illegible] ربوہ کے نام کی تبدیلی [illegible] وزیر اعظم [illegible] اور [illegible] ربوہ کے نام کی تبدیلی [illegible] جدوجہد [illegible] انہوں نے [illegible] ارتداد [illegible] [illegible]

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ

پاکستان شریعۃ کونسل

PAKISTAN SHARIAT COUNCIL

تاریخ: ۲۶ نومبر ۹۸ء　　　　حوالہ: ________

پنجاب اسمبلی کے معزز اراکین کی خدمت میں ایک عرض

ہدیۂ تہنیت

محترم سپیکر صاحب و اراکین پنجاب اسمبلی لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج گرامی!

ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد پر پاکستان شریعت کونسل آپ سب حضرات کو مبارکباد پیش کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت قرآن کریم کے ایک مقدس لفظ کی حرمت کے تحفظ کے اس اقدام پر آپ کو جزائے خیر سے نوازیں۔ آمین یا رب العالمین

ربوہ کے نام کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس قصبہ کے پچاس ہزار [illegible] باشندوں کے رہائشی مکانات اور دکانوں کے مالکانہ حقوق کا مسئلہ بھی توجہ طلب ہے۔ اس سلسلہ میں ایک مضمون اس [illegible] کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ ازراہ کرم اس طرف بھی توجہ [illegible]

بے حد شکریہ!

والسلام

ابو عمار زاہد الراشدی

سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل

خطیب مرکزی [illegible]

BAR ASSOCIATION
CHINIOT.

Ref No. [illegible] — برائے اشاعت اخبارات کو جاری کیا گیا — Date 6-12-98

آج مورخہ 6/12/98 بار ایسوسی ایشن چنیوٹ کا ایک اجلاس زیر صدارت صدر بار الیاس الحق منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر درج ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

"بار ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب کو ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد منظور کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ قرارداد منظور کر کے صوبائی پنجاب اسمبلی نے مسلمانوں کے دل جیت لئے ہیں۔ مسلمانان پاکستان کا یہ دیرینہ مطالبہ تھا کہ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے کیونکہ قادیانی حضرات "ربوہ" کا نام استعمال کر کے دراصل مسلمانوں کو گمراہ کر رہے تھے۔ لیکن اس کا نام تبدیل ہونے سے آئندہ آنے والی نسلیں قادیانیوں کے دجل و فریب سے محفوظ ہو گئی ہیں۔

ربوہ کے نام کی تبدیلی کے سلسلہ میں علماء حق نے بڑی طویل جدوجہد کی ہے خصوصاً اس سلسلہ میں مولانا منظور احمد چنیوٹی ایم۔ پی۔ اے کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انکی کاوشوں پر ہی یہ اجلاس انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

(signatures)

مبارکباد اور عدم شرکت پر افسوس

Ejaz Ahmad Shaikh
Minister for Labour and Manpower
Punjab
Civil Secretariat, Punjab, Lahore
Tel. Off.: 042 - 9210320, 219495
Tel/Fax: 042 - 9210321
Mobile: 0342 - 7353950

EAS/786/99 — 27.02.1999

My dear Molana Manzoor Sh.,

السلام علیکم۔

Thank you very much for your nice invitation of my participation in 37th Annual " Fatah Mubahla Conference held on 26th February 1999.

I am however sorry to inform you that due to my prior commitments on that day I could not attend the said function.

With best wishes and regards.

Yours Sincerely.

[illegible]

(EJAZ AHMAD SHAIKH)

Molana Manzoor Ahmed Chinioti,
MPA,
Incharge, Adara Markazia Daawat-o-Arshaad,
CHINIOT.

نام تبدیل کرانے کے بعد مختلف محکموں کو آرڈر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

FROM THE OFFICE OF
SHEIKH MOHAMMED HANEEF
Chairman
ANJUMAN TAJRAN CHINIOT
انجمن تاجران چنیوٹ

KARACHI

مبارکباد

مورخہ : 8 دسمبر 1998ء

مولانا منظور احمد چنیوٹی
ایم ۔ پی ۔ اے
جامعہ عربیہ ۔ چنیوٹ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آج روز آپ سے فون پر بات چیت کر کے بہت خوشی ہوئی اور خوشی کی انتہا کہ آپ کی مسلسل ساری زندگی کی محنت ختم نبوت کی حفاظت کے لئے آپ کی پی گئی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول کرتے ہوئے ایسے وسائل پیدا کئے کہ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا قولی سا ادارہ صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ کی سفارش پر (ربوہ) کا نام بدل دیا گیا۔
آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ یقیناً آپ کی اس کامیابی کا صلہ آپ کو دیں گے۔ یہ اتنا عظیم کارنامہ ہے جو کہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ مرزائیوں کی یہ سازش آپ کے ہاتھوں سے ناکام ہوئی اور ختم کر دی گئی۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ ہم سب کس طرح سے رب عزت کا شکریہ ادا کریں اور کس طرح سے آپ کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اجر عظیم تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہی دے سکتی ہے۔
انشاء اللہ تعالیٰ اس رمضان شریف میں عمرہ ادا کرنے کے لئے جب جاؤں گا تو شکرانے کا ایک عمرہ ادا کروں گا۔
اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے۔ آپ کو صحت کے ساتھ سلامت رکھے اور آپ سے (دین حنیف) کے لئے مزید کام لے۔ (آمین)
آج روز صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھی خطوط تحریر کر دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام
محمد حنیف
شیخ محمد حنیف

(نوٹ)
اس فیصلہ کا جا بجا ہر شیخ صاحب نے آپ کی خصوصیت سے تمام برادری کی
طرف سے ۲۶ فروری کے ساتھ منتظم [illegible] کانفرنس کے موقعہ پر
[illegible] سے [illegible] الجزاء

113-114 MUNIR CENTER SHAHRAH-E-LIAQAT KARACHI - 74000 Telex No.: 21121 HANIF PK
Phones: 2411261-2423361-2426554-2415542 Fax No. 0092-21-2419008
2. Badar Centre, 86 Railway Road, Lahore. Phone 7655066 Fax. No. : 0092-42-7650066

Phone No.7357710.

No.123-99/Ch-36/ -R&G/SO.II
Board of Revenue, Punjab,
Lahore, dated the 10-A May, 1999.

From

The Board of Revenue,
Punjab, Lahore.

To

1. The General Manager,
Pakistan Railway Headquarter,
Lahore.
2. The General Manager (Telephones),
Egerton Road, Lahore.
3. The Post Master General,
Lahore.

Subject:- CHANGE OF NAME OF RABWAH TOWN AS CHENAB NAGER.

Memorandum;

The name of Rabwah Town, tehsil Chiniot District Jhang has changed as Nawain Qadian and subsequently 'CHENAB NAGER' vide this office notification dated 12-12-1998 and 4-2-1999 (photo copies enclosed).

You are therefore, requested to please make necessary arrangement to change the name of Institution of your Department in the town by a very early date.

Sd/-
Statistical Officer-II(R&G),
Board of Revenue, Punjab,
Farid Kot House, Lahore.

No.123-99/Ch-36/ 3463 -R&G/SO.II.
A copy is forwarded to the Moulana Manzoor Ahmed Chiniot, MPA, Nazim-e-Ala Idara Markizia Dawat-o-Irshad, Chiniot District Jhang for information with reference to his application dated 6-5-1999.

Statistical Officer-II(R&G),
Board of Revenue, Punjab,
Farid Kot House, Lahore.

GOVERNMENT OF THE PUNJAB
REVENUE DEPARTMENT

Lahore, dated the 4-th February, 1999.

NOTIFICATION

No.034-99/Ch-36/ 21 -R&G/SO.II. In supersession of notification No.311-98/Ch-36/631-R&G/SO.II, dated 12th December, 1998, the "NAWAN QADIAN" tehsil Chiniot District Jhang is re-named as " CHENAB NAGAR " with effect from the date of this notification.

BY ORDER OF THE GOVERNOR OF THE PUNJAB

(IMTIAZ MASROOR)
SECRETARY TO GOVT. OF THE PUNJAB,
REVENUE DEPARTMENT.

No.034-99/Ch-36/ 22 -R&G/SO.II.
A copy is forwarded to the Superintendent, Government Printing Press, Punjab, Lahore for publication in the extra-ordinary Gazette of the Punjab.

30 copies of the Gazette may please be supplied to this Department for record.

Statistical Officer-II(R&G),
Board of Revenue, Punjab,
Farid Kot House, Lahore.

No.034-99/Ch-36/ 23 -R&G/SO.II.
A copy is forwarded to the :-
01. Commissioner, Faisalabad Division, Faisalabad for information and necessary action.
02. Deputy Commissioner, Jhang for information and necessary action. He should ensure that the name of the "NAWAN QADIAN" may be corrected in light of above notification in the Revenue Records.
03. Director Land Records, Punjab, Lahore.
04. Director, Bureau of Statistics, Punjab, Lahore.
05. Deputy Census Commissioner, Population Census Organization 250-A New Muslim Town, P.O.Box 680, Lahore.

Statistical Officer-II(R&G),
Board of Revenue, Punjab,
Farid Kot House, Lahore.

"U.Ijaz"

شاعروں کا
خراج تحسین

مرزا طاہر کو چیلنج

ناصر کی مرگ و زیست کا اس میں سوال ہے
منظور سے مباہلہ کرنا محال ہے
کھیلے تو تب بھی مات نہ کھیلے تو تب بھی مات
حق کے کھلاڑیوں نے چلی ایسی چال ہے

سید امین گیلانی

مرزا طاہر کو چیلنج

بھاگتا کیوں پھرتا ہے بھگوڑے سامنے آ
چھپتا کیوں ہے؟ شیخی خورے سامنے آ
ناچتا پھرتا ہے کیوں جا کر لندن میں
کفر اور کذب کے ارے بھیلے سامنے آ
حق والوں کو کرتا پھرتا ہے چیلنج
اے احمق اے عقل کے اندھے سامنے آ
دیکھ لیں ہم بھی کتنا دم خم ہے تجھ میں
دعوے مت کر لمبے چوڑے سامنے آ
سیدھا کر دے چنیوٹی تجھے منٹوں میں
اسرائیل کے لاڈلے بچے سامنے آ
تیرے سب کرتوت ہمارے سامنے ہیں
نام کے طاہر دل کے گندے سامنے آ

سید امین گیلانی

رحمت کی بارش

طاہر لاکھ تو چیخے گا چلائے گا
پر تیرا واویلا کام نہ آئے گا
چنیوٹی کی کوشش آخر لائی رنگ
اب یہ ربوہ چناب نگر کہلائے گا
تیرا باپ کلنٹن لاکھ لگالے زور
اب یہ فیصلہ کبھی نہ بدلہ جائے گا
اک اک کرکے سارے مطالبے چنیوٹی
انشاء اللہ حکومت سے منوائے گا
جلد چناب نگر کے چپے چپے پر
ختم نبوت کا پرچم لہرائے گا
طاہر تیری اک دن حالت یہ ہوگی
لندن میں گرجے کا ٹل کھڑکھڑائے گا
تیرے آگے آئیں گے تیرے کرتوت
جو بیجا تھا' تو اس کا پھل پائے گا
حشر میں ہوگا حشر ترا وہ عبرت ناک
منہ نوچے گا' روئے گا کرلائے گا
اب بھی وقت ہے توبہ کرلے نانجار
قبر میں گرز پڑے تو پھر پچھتائے گا
اب بھی کہہ دے میرا دادا تھا دجال
ورنہ تیری کھال بھی وہ کھنچوائے گا
دوزخ میں جب تیرے پٹاخے چھوٹیں گے
پھر تجھ کو میرا کہنا یاد آئے گا
ملعونوں سے پاک ہو گیلانی یہ ملک
رحمت کی بارش پھر رب برسائے گا

یہ نظم مولانا منظور احمد چنیوٹی کے سالانہ جلسہ میں پڑھی گئی جس سے مولانا مسعود اظہر صاحب نے خطاب فرمایا۔ سید سلمان گیلانی

چناب نگر

بڑا فضل و کرم رب ذوالجلال کیا ہے
قرآن مقدس کے تقدس کو بحال کیا ہے
مرزا طاہر کے ناپاک عزائم ہوگئے سب ناکام
رب نے اس کی ذریت کو پھر پامال کیا ہے
نام ربوہ کا مکمل تبدیل ہونا چاہئے
مطالبہ یہ اہل ایمان نے پچاس سال کیا ہے
مولانا منظور کی کوشش خدا منظور کی
تسلیم کرانے کے لئے خوب استقلال کیا ہے
بدل کر اب نام ربوہ رکھ دیا چناب نگر
منٹگمری کو بھی جیسے وہ ساہیوال کیا ہے
پوچھو مرزائیوں سے جاکر ان کا نقصان کیا ہے
خلاف اس کے بھی انہوں نے بہت قیل وقال کیا ہے
ممبران پنجاب اسمبلی مبارک بادی کے ہیں لائق
یہ بھی جرأت سے انہوں نے ماہیؔ کمال کیا ہے

محمد شریف ماہی

ربوے دا نام

ربوے دا نام آ یاد کرو — ہن ربوہ نہیں ہے چناب نگر
باطل دا لیبل اتر گیا — گیا چھا حق دا سیلاب نگر
ایدھا جوٹھا نبی تے ایمان جھوٹھا — ایدھا ربوہ تے قادیان جھوٹھا
ایہہ بچے دین دی چادر تے — بن بیٹھے ہیں تیزاب نگر
لعنہ ڈاکو پاک رسالتؐ دے — ناپاک تے ڈھیر غلاظت دے
کافر دی امت کافر ہے — ہیں سب دوزخ دے باب نگر
ربوے دا نام نہ یاد کرو — ہن ربوہ نہیں ہے چناب نگر
باطل دا لیبل اتر گیا — گیا چھا حق دا سیلاب نگر
منظور تعاقب خوب کیتا — چنیوٹی تعاقب خوب کیتا
جس تھی تک مغلوب کیتا
چنیوٹی شیر دجالاں لئی — بن گیا رب دا عذاب نگر
ربوے دا نام نہ یاد کرو — ہن ربوہ نہیں ہے چناب نگر
ناصرؒ طاہر ناں بشیر آیا — ناں کوئی خلیفہ پیر آیا
ہر سال مباہلے وچ ہوندا اے — مرزے دا خانہ خراب نگر
گر جن تے دی گئے مرزائی — اساں پہنچاں گے اساں وی قسم کھائی
تے پھڑ پیر زمین تے ستاں گے — اساں پھر دے ہاں بے تاب نگر

ربوے دا نام نہ یاد کرو — ہن ربوہ نہیں ہے چناب نگر
باطل دالیبل اتر گیا — گیا چھا حق دا سیلاب نگر
ربوے دانام مٹا چھوڑو — اتھے بوڈ چناب نگر لا چھوڑو
لاؤ نعرے ختم نبوت دے — خوش ہون رسالتؐ مآب نگر
ربوے دا نام ناں یاد کرو — ہن ربوہ نہیں ہے چناب نگر
اساں نوکر آلؑ اصحاب دے ہاں — عاشق صدیقؓ جناب دے ہاں
اوس اول مجاہد نے طاہر — کر چھوڑیا قتل کذاب نگر

شاعر انقلاب
جناب طاہر جھنگوی برادران

ربوہ کی زمین بحق سرکار ضبط کی جائے

چناب نگر کی قیمتی اراضی کا قادیانیوں کو عطیہ

☆ایک المیہ اور لمحہ فکریہ☆

عطیہ کردہ زمین ضبط کی جائے

مولانا منظور احمد چنیوٹی (سابق ایم پی اے)

ناشر ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ' پاکستان

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جھوٹے مدعیان نبوت اٹھ کھڑے ہوئے۔ دانشگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم یافتہ خلیفہ بلافصل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر آئے تو فتنہ ارتداد' فتنہ انکار زکوۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت نے حکومت اسلامیہ الرشیدہ میں فتنہ و فساد برپا کر دیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور آپ کے رفقاء' آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے سلسلہ میں کتنے متفکر تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مسیلمہ کذاب کے خلاف جو اسلامی لشکر صف آراء ہوا وہ زیادہ تو حفاظ قرآن پر مشتمل تھا اس جنگ میں 700 کے لگ بھگ کبار حفاظ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ نے جام شہادت نوش کیا۔ خلافت کے احکامات' صحابہ کا جوش ولولہ اور شوق شہادت نے تا قیامت اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ اسلامی حکومت کا فرض اولین ہے کہ وہ تمام مصالح کو بالائے طاق رکھتے ہوئے وسائل کی کمی کے باوجود جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی کرے جس حکومت میں یہ فتنہ پرورش پاتا رہے دنیاوی مصالح کی آڑ میں ان کے پیروکاروں کو اسلام و نبوت کے تقدس کو پامال کرنے کی کھلی اجازت ہو وہ حکومت اغیار کی تو ہو سکتی ہے اسلامی نہیں! دور حاضر ان فتنوں سے عبارت ہے۔ ایران کا بہاؤ اللہ' ہندوستان کا غلام احمد قادیانی' عالم اسلام کے سینے میں پیوست وہ خنجر ہیں جس سے پورا عالم اسلام تڑپ رہا ہے۔ دور غلامی میں انگریز نے قادیانی فتنہ کا بیج بو یا مراعات دے کر اور مکمل سرپرستی کر کے اس پودے کی آبیاری کی۔

پاکستان منصۂ شہود پر نمودار ہوا مسلمانان ہند نے لازوال و بے مثال قربانیاں دے کر آزادی حاصل کی۔ اس سے قبل مرزائیت کا مرکز قادیان تھا۔ آزادی کے بعد مرزائیوں نے ایک منظم منصوبہ کے تحت ضلع جھنگ میں چنیوٹ کے نواح میں دریائے چناب کے کنارے اپنی ریشہ

دوانیوں اور اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے قیمتی اراضی منتخب کی اور اسے ربوہ کے نام سے موسوم کر دیا۔

یہ امر آج تک صیغہ راز میں ہے کہ مرزائیوں نے حصول آزادی میں کون سی قربانیاں دیں۔ جس کے صلہ میں دس لاکھ شہیدوں کی قربانیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے اس مختصر گروہ کو قیام پاکستان کے ساتھ ہی اعلیٰ مناصب سے نوازا گیا۔ حساس مقامی اداروں میں ان کو کلیدی مناصب سے نوازا گیا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے مراعات و نوازشات حاصل کرنا اس گروہ کا شعار ہے اور ان پر فیاضانہ سخاوت کا مظاہرہ کرنا حکومتوں کا وطیرہ و شعار چلا آتا ہے بین الاقوامی سطح پر ان کے قدیمی آقا و مربی انگریز کا مکمل تعاون بھی انہیں حاصل ہے آزادی رائے کے نام پر مملکت خداداد کے چودہ کروڑ عوام کی خواہشات و جذبات و عقائد کو نظر انداز کرتے ہوئے اور ان کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے مٹھی بھر قادیانی گروہ کو جمہوری ٹھیکیداروں کی مکمل آشیرباد حاصل ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ منظم منصوبہ کے تحت اعلیٰ کلیدی مناصب پر فائز افراد کے تعاون سے قادیانیوں نے ایک قطعہ اراضی شہری آبادیوں کے لئے مخصوص مقاصد کے لئے مختص سرکاری اراضی اس گروہ کو عطیہ کر دی گئی اور قطعہ اراضی عطیہ کرتے وقت عطیہ کو شرائط کے تابع کر دیا گیا شرائط کی تکمیل پر مرزائی اس اراضی کے کامل مالک بن سکتے تھے اور عطیہ میں واضح کر دیا گیا کہ جب تک مرزائی ان شرائط کی تکمیل نہیں کرتے اس وقت تک ان کی حیثیت محض مزارع کی ہوگی۔ عطیہ کی دفعہ 8 ذیلی 12 ہر قسم کا شک رفع کرتی ہے مرزائی یا انجمن احمدیہ کی حیثیت بحیثیت مزارع کا تعین کرتی ہے۔ انجمن احمدیہ نے کفر گڑھ یعنی ربوہ کا نقشہ منظور کرایا دو بارہ دستاویز عطیہ حکومت نے مورخہ 30 نومبر 1949 مع شیڈول انجمن احمدیہ کو رجسٹر کر دی۔ اور چک ڈھگیاں میں ربوہ نامی قصبہ کی بنیاد رکھ دی۔ قادیانیوں کی خلاف قانون سرگرمیوں اور ان کے اثر ورسوخ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دستاویز رجسٹرڈ شدہ مورخہ 17 جولائی 1948 کی بنا پر انجمن احمدیہ نے رجسٹرڈ شدہ دستاویز ریونیو آفیسر حلقہ کو پیش کی۔ اور محکمہ مال کے کاغذات میں اراضی متذکرہ بالا مکمل طور پر 1949 میں اپنے نام کروالی۔ جبکہ شرائط کا ایک جز بھی پورا نہ کیا گیا۔ آج تک یہ اراضی محکمہ مال کے کاغذات میں انجمن احمدیہ کی کامل ملکیت چلی آتی ہے جب کہ وہ قانونی طور مالک تصور نہیں ہوتے۔ عرصہ 54 سال گذرنے کے باوجود بھی مرزائیوں نے شرائط

کی تکمیل نہیں کی کہ ان کی اس دیدہ دلیری اور سینہ زوری کو ہر حکومت نے نظر انداز کر دیا اور کسی حکومت نے یا کسی بھی اہلکار نے اس کا نوٹس نہیں لیا۔

عطیہ گیرندہ یعنی انجمن احمدیہ نے اس امر کو قبول کیا تھا بروئے دفعہ 7 کلاز (g) وہ اس امر کے پابند تھے اور ہیں کہ جب بھی حکومت کو پبلک مقاصد کے لئے جزوی یا مکمل اراضی عطیہ درکار ہو وہ بلا اعتراض حکومت کے حوالے کریں گے۔ حکومت پنجاب نے مسلم کالونی (ربوہ) چناب نگر بنانے کے لئے اراضی زیر عطیہ میں سے صرف 129 ایکڑ اراضی بروئے نوٹیفکیشن حاصل کی۔ مراعات کے عادیوں کو حکومت پنجاب کی یہ جسارت انتہائی ناگوار گذری انہوں نے یکے بعد دیگرے پانچ رٹیں عدالت عالیہ لاہور میں دائر کر دیں معاملہ چونکہ عدالت کے روبرو زیر سماعت ہے اس لیے اس پر مزید تبصرہ نہیں ہو سکتا اس امر کا تذکرہ اس لئے کیا گیا ہے کہ مرزائیوں کو یہ بھی گوارا نہیں کہ وہ اپنی قادیانی ریاست میں سے ایک انچ سے بھی دستبردار ہوں۔ حالانکہ بوقت وصول عطیہ اراضی بالا انہوں نے بروئے دفعہ 7 کلاز (g) کے حکومت کا حق تسلیم کیا تھا۔ اس طرح انجمن احمدیہ نے بروئے دفعہ 7 کلاز (k)(j) دستاویز 1948 پر تسلیم کیا تھا کہ وہ تعمیرات مقررہ عرصہ میں مکمل کریں گے لیکن 54 سال گزر جانے کے باوجود اس ریاست میں تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ بروئے شاہی جمع بندی 97-1996 چک ڈھگیاں 10 مرلہ 1 کنال 388 ایکڑ بنجر قدیم 3 مرلہ 4 کنال 19 ایکڑ بنجر خام یعنی کل 13 مرلہ 5 کنال 407 ایکڑ اراضی اب بھی ایسی موجود ہے جس پر کوئی آبادی نہیں ہے۔ یہ رقبہ بے کار پڑا ہے اور خانہ پری کے لئے 54 سالہ پرانا نقشہ کی آڑ لی جاتی ہے۔ پاکستان بھر میں کسی بھی انجمن کو ایسا رقبہ عطیہ نہیں کیا گیا کہ جس کے تحت کھلی چھوٹ دی گئی ہو کہ جب چاہیں تعمیرات کریں۔ ہاؤسنگ سکیم کے مسلمہ اصول وضوابط اس امر کی اجازت نہیں دیتے کہ کوئی انجمن یا شخص ہاؤسنگ سکیم کی آڑ میں مستقل اپنی ریاست بنا لے۔ یہ ہاؤسنگ سکیم نہیں دراصل قادیانی سٹیٹ ہے۔ یہ پاکستان اور عالم اسلام کے خلاف سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کا مرکز ہے۔ حکومت کا فرض اولین ہے کہ یہ سکیم اغراض و مقاصد کے لحاظ سے اپنی افادیت مکمل طور پر کھو چکی ہے تو 14071 ایکڑ [illegible] بھگ رقبہ فی الفور ضبط کیا جائے۔

دستاویز ہائے عطیہ 1948-49 کی دفعہ 7 کلاز (g) کے تحت انجمن احمدیہ نے

منظور کیا تھا کہ وہ حکومت کے فرامین وقوانین کے پابند رہیں گے اور قانون کے نفاذ میں حکومت کی مکمل حمایت کریں گے۔ لیکن قادیانیوں نے قانون کی دھجیاں بکھیر دی ہیں ان کے خلاف بیشمار مقدمات قوانین کی خلاف ورزی پر درج ہیں۔ ان کا ٹیلی ویژن روزانہ کفریات کی تبلیغ کرتا ہے۔ آئین میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے لیکن وہ Not Muslim- Non Muslim کی بحث کی آڑ میں آئین کی دھجیاں بکھیرتے ہیں جبکہ قانون خاموش ہے۔ ارباب اختیار نے لبوں پر مصلحت کی مہر سکوت ثبت کر رکھی ہے۔ 14 کروڑ عوام بے بس ہیں کہ احتجاج اور لب کشائی پر قانون انہی کے خلاف حرکت میں آتا ہے مختصر گروہ نے اپنے اثر ورسوخ کی بنا پر عوام کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اراضی (ربوہ) چناب نگر کو خلاف ورزیوں کی بنا پر ضبط کیا جاتا۔ عدم تکمیل شرائط پر بروئے دفعہ 9 دستاویزات عطیہ 1948-49 قانون حرکت میں لا کر اراضی ضبط کر کے اور دفعہ 9 میں مندرجہ دیگر اقدامات بروئے کار لائے جاتے۔ لیکن کیا کریں لب پر صدائے احتجاج لانا بھی ارباب اختیار کو ناگوار گزرتا ہے۔ لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ ان واضح خلاف ورزیوں اور شواہد کی روشنی میں مرزائیوں کو عطا کردہ چناب نگر کی قیمتی اراضی فی الفور ضبط کی جائے اور دستاویز کی دفعہ 9 میں مندرج تمام قانونی تقاضے پورے کئے جائیں۔

میں نے چیدہ چیدہ خلاف ورزیوں کا تذکرہ کیا ہے ورنہ قادیانیوں نے ہر کلاز اور ہر دفعہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ شنید یہ ہے کہ مرزائیوں نے ہارٹی کلچر کے لئے مختص رقبہ کے لئے نقشہ منظور کروا رکھا ہے اور ترمیمات بھی کروا رکھی ہیں عوام لاعلم ہیں میں نے بسیار کوشش کے بعد مکمل ریکارڈ حاصل کر کے عدالت عالیہ لاہور میں رٹ دائر کر دی ہے۔ جس کی سماعت کے لئے فل بنچ تشکیل دیا جا چکا ہے اور مقدمہ کی سماعت جاری ہے۔

میں سطور ہذا کے ذریعے حکومت کے پرداز کاروں سے مخاطب ہوں کہ کیا دنیا کی حیات عارضی کے واسطے نام ونمود کی خاطر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا ارادہ کیوں کر رکھا ہے۔ کس لئے نہیں کہتے کہ میری موت' میری زندگی' میری نماز اور میری قربانی سب اللہ کے لئے ہے۔ کس لئے گنبد خضرا کے مکین کی آواز پر لبیک نہیں کہتے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم میرا اٹھنا میرا بیٹھنا میرا سونا میری طاقت میرا اختیار سب آپ کی خاطر ہے۔ آپ کا دشمن میرا بدترین دشمن ہے۔ مجھے کائنات میں آپ سے پیاری کوئی چیز نہیں ہے۔

صحافتی معرکے

تاریخی شواہد

اوصاف

روزنامہ نوائے وقت لاہور 12(8) مئی 2001ء

ربوہ کی اراضی قادیانیوں سے واگزار کرانے کیلئے لیگل نوٹس دیدیا گیا

روزنامہ جنگ لاہور (14) مئی 1999ء

پنجاب اسمبلی نے ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد منظور کر لی

روزنامہ جنگ لاہور 12(16) مئی 2001ء

نوائے وقت لاہور 2(22) مئی 1999ء

قادیانیوں سے 1033 ایکڑ اراضی واپس لی جائے

انصاف

روزنامہ انصاف لاہور (2) 13 مئی 2001ء

چناب نگر میں قادیانیوں سے زمین واپس لی جائے

خبریں

روزنامہ خبریں 12(12) مئی 2001ء

قادیانیوں نے دریائے چناب کے کنارے پر پنجاب کے شہریوں کو بھگا دیا

DAWN

SATURDAY, MAY 12, 2001

Termination of Rabwah land grant sought

By Our Staff Reporter

Daily MILLAT Faisalabad

ڈیلی ایوننگ پاکستان چنیوٹ

۱۶ محرم الحرام

قادیانی جماعت کے عہدیداروں کو جوڈیشل ریمانڈ پر جھنگ بھیج دیا گیا

توہین آیات قرآنی کرنے والے قادیانی جماعت کے امیر مرزا مسرور احمد، ناظم امور عمومی کرنل (ر) ایاز محمود، انجینئر اور ماسٹر محمد حسین شامل ہیں

مرزا مسرور کو عدالت میں لانے کی بجائے گورنمنٹ ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں رکھا گیا تھا جہاں وہ خود پیش ہوا، گرفتاری کے بعد بھی مرزا مسرور

اور اس کے ساتھیوں کو چناب نگر تھانہ میں رکھنے کے لئے خصوصی کیمپ لگایا گیا تھا۔۔

نوائے وقت لاہور (4)
18 مارچ 1999ء

ڈیلی اوننگ
چنیوٹ پاکستان

مولانا منظور احمد چنیوٹی نے قادیانی جماعت کے قائم مقام سربراہ کے خلاف مقدمہ درج کروادیا

روزنامہ اوصاف اسلام آباد (3) 19 مارچ 1999ء

ربوہ سے پنجاب نگر کا نام ہٹانے کے خلاف علماء کا احتجاجی کنونشن

چنیوٹ، مرزائی جماعت کے امیر کو ساتھیوں سمیت جیل بھیج دیا گیا

روزنامہ نوائے وقت لاہور (4)
7 اپریل 1999ء

روزنامہ جنگ لاہور (2) 1999ء

قادیانیت کا تعاقب ناسور کے خاتمے تک جاری رہے گا، تحفظ ختم نبوت کانفرنس

قادیانیت کے خاتمے تک جدوجہد جاری رکھیں گے

جماعت احمدیہ کے قائم مقام سربراہ سمیت 4 قادیانی گرفتار

روزنامہ

لاہور

Daily DIN Lahore

نمبر 4

اسلام اور جمہوریت اکٹھے نہیں چل سکتے

Daily GHAREEB Faisalabad

روزنامہ نوائے وقت

1999ء

بقیہ منہیس

مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کیلئے تحریک چلائی جائے گی۔ مولانا چنیوٹی

ڈیلی ایوننگ چنیوٹ پاکستان

پنجاب گرکا افتتاح 26 فروری کو ہو گا

روزنامہ نوائے وقت لاہور (7) 24 فروری 1999ء

شمارہ نمبر ۱۹۲

ربوہ کے نام کی تبدیلی پنجاب اسمبلی کا عظیم کارنامہ ہے، منہیس

برائے نام احمدیوں نے نام کی تبدیلی کے لئے کوششیں کیں

زرکرم منظور کرلیا، گواہ رہنا ضرور، ربوہ مرزا غلام احمد نے نام رکھا

پنجاب میں احمدیوں نے کمال کر دکھایا یا ستمبر ۱۹۷۴ء کا واقعہ

پنجاب نگر

روزنامہ خبریں

روزنامہ خبریں 26 فروری 1999ء

ربوہ کا نیا نام "چناب نگر" کی تختی آج نصب کی جائے گی

چناب نگر

روزنامہ جنگ لاہور 28 فروری 1999ء

ربوہ کے نام کی تبدیلی کی خوشی میں تقریبات شروع ہو گئیں

روزنامہ نوائے وقت لاہور 27 فروری 1999ء

چناب نگر کی تختی کی نقاب کشائی

ربوہ تقریبات

روزنامہ نوائے وقت لاہور 28 فروری 1999ء

پنجاب اسمبلی

ربوہ کا نام بدلنے کی قرارداد متفقہ منظور

روزنامہ نوائے وقت لاہور (2) 25 اپریل 1999ء

پنجاب اسمبلی

روزنامہ جنگ لاہور (11) ... 1999ء

عقیدہ ختم نبوت کو سیاسی مصلحتوں پر قربان نہیں ہونے دیں گے

روزنامہ جنگ لاہور (12) 27 اپریل 1999ء

موجودہ حکومت نے ربوہ کے نام کی تبدیلی کے سوا کوئی اچھا کام نہیں کیا: سعید منیس

...کا نام تبدیل

پنجاب اسمبلی نے متفقہ طور پر قرارداد منظور کر لی

روزنامہ جناح لاہور

روزنامہ صورتِ حال لاہور

DAILY
SOORAT-E-HAL
LAHORE

فون 7244281

چیف ایڈیٹر خالد محمود

اوصاف

حجاز مقدس میں ربوہ کے نام کی تبدیلی کی خوشی میں تقریبات

KHABRAIN

خبریں

لاہور

روزنامہ

چیف ایڈیٹر ضیا شاہد

جلد ... | ... 1419ھ، 18 ... 1998ء ... 2055 ... قیمت 7 روپے | شمارہ 94

پنجاب اسمبلی

ربوہ کا نام بدلنے کی قرارداد متفقہ منظور

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت A.B.C

ڈیلی ایوننگ پاکستان

چنیوٹ

قیمت دو روپے

ربوہ کا نام تبدیل کرانے پر مولانا چنیوٹی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں

مولانا چنیوٹی کا چنیوٹ آمد پر تپاک استقبال کیا جائیگا

اس سلسلہ میں استقبالیہ کمیٹیاں تشکیل دی گئیں

پنجاب اسمبلی نے قرارداد منظور کرکے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے

جنگ سنڈے

ربوہ کے نام کی تبدیلی پنجاب اسمبلی کا عظیم کارنامہ ہے: منیس

امت کے بگاڑ کا حل صرف حضورؐ کے اعمال کو اپنانے میں مضمر ہے

DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ
نوائے وقت
لاہور

پنجاب اسمبلی: ربوہ کا نام بدلنے کی قرارداد متفقہ منظور

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

روزنامہ نوائے وقت لاہور

امت بڑے انتشار سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو گئی: مولانا عبدالوارث

پنجاب اسمبلی نے نام تبدیل کر کے

قرآن کے مقدس لفظ "ربوہ" کا تحفظ کیا ہے

[illegible]

DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

جلد 20

روزنامہ اساس

ربوہ کی تاریخی ڈائری

مسئلہ کشمیر قادیانیوں کا پیدا کردہ ہے: منظور چنیوٹی

[illegible]

12204
34857

ABC CERTIFIED

روزنامہ

DAILY SAADAT

سعادت

فیصل آباد

1937

ڈیلی الونگ
پاکستان
چنیوٹ

ربوہ کا نام ایک بار پھر تبدیل کر کے چناب نگر رکھ دیا گیا

THE DAILY JANG

جنگ

ABC CERTIFIED

روزنامہ نوائے وقت لاہور
DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE
روزنامہ جنگ لاہور
THE DAILY JANG LAHORE
"قادیانیوں نے پنجاب اسمبلی کے ارکان کو دھمکیاں دینا شروع کر دیں"
مسلمان ربوہ کا نام قادیان ہرگز قبول نہیں کریں گے: علماء کرام

KHABRAIN

DAILY KHABRAIN

روزنامہ خبریں لاہور

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

روزنامہ نوائے وقت لاہور

ربوہ کے نام کی تبدیلی کو واپس کرانے کیلئے قادیانی حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں

نوائے وقت لاہور (11) 21 اپریل 1999ء

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

رمضان المبارک کے بعد شریعت بل کی منظوری سے ملک اقتصادی بحران سے نکل آئیگا

چناب نگر

ربوہ کے نام کی تبدیلی

ربوہ کا نام تو اس قادیان کی جگہ چناب نگر رکھ دیا گیا

روزنامہ نوائے وقت لاہور

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

Daily AUSAF Islamabad

مولانا منظور چنیوٹی کا چنیوٹ پہنچنے پر والہانہ استقبال

ربوہ کا نام تبدیل کرنے کیلئے پنجاب اسمبلی میں تحریک پیش کر دی گئی

37

روزنامہ مرکز

Daily MARKAZ

روزنامہ دن لاہور

Daily DIN Lahore

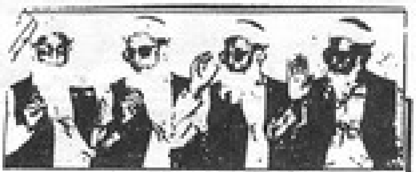

THE DAILY JUR'AT LAHORE

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

NOVEMBER 27, 1998

THE DAILY JANG LAHORE

حکومت پنجاب نے ربوہ کا نیا نام نواں قادیان رکھ دیا

روزنامہ اوصاف

U.K.'S First & Largest Circulated URDU DAILY ESTABLISHED 1971

ABC CERTIFIED

Thursday 5 August 1999

THE DAILY JANG LONDON

روزنامہ جنگ لندن

40p

... کی طرف سے مرزا طاہر احمد کو مباہلے کا چیلنج

روزنامہ جنگ

ABC CERTIFIED

THE DAILY JANG LONDON

60p

جنگ لندن

AL-JALAL

صنعت تجارت زراعت

DAILY KHABRAIN

روزنامہ خبریں لاہور

ضیاء شاہد

ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد منظور، مسلمانوں میں خوشی کی لہر مٹھائیاں تقسیم

شریعت بل سے فرقہ واریت کا خاتمہ ہو جائے گا: مولانا ... رحمت اللہ

14

The Daily Jang London

برطانیہ: مولانا منظور چنیوٹی ہائیڈ پارک میں مرزا طاہر کا انتظار کرتے رہے

تحفظ ختم نبوت کا مقدس مشن دنیا کے کونے کونے تک پہنچا دیں

ڈیلی ایوننگ
چنیوٹ پاکستان

ربوہ کے نام کی تبدیلی مسلمانوں کی فتح ہے، ڈاکٹر ریاض شاہد

ربوہ کے نام کی تبدیلی ۳۶ سالہ جدوجہد کا ثمر ہے، منظور چنیوٹی

نئے نام کا جلد اعلان کر دیا جائے گا، سپیکر پنجاب اسمبلی کے لیے ... ، شاندار استقبال

روزنامہ نوائے وقت لاہور

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

ربوہ کا نام صدیق اکبر نگر رکھا جائے

قادیانیوں کو ربوہ کے نام کی تبدیلی کھلے دل سے قبول کر لینی چاہئے: شیخ جمیل

ڈیلی ایوننگ چنیوٹ پاکستان

قیمت دو روپے

ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد، سپاہ صحابہ کا زبردست خیر مقدم

مرزائی چنیوٹ مبارکباد کے مستحق ہیں: عبدالغفور جھنگوی

ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد کی منظوری، علاقہ میں جشن کا سماں

فضا نعروں سے گونج اٹھی، کھانے، چاول، حلوہ اور لڈوؤں کی تقسیم

بقیہ لڈو تقسیم

روزنامہ

Daily MARKAZ

مرکز

5

روزنامہ تبدیل

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

روزنامہ

نوائے وقت

لاہور

24(3) ... 1998ء

Maulana
MANZOOR AHMAD CHINIOTI
Ex. MPA

(مولانا) منظور احمد چنیوٹی

۲۰۰۳/۷/۲۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم المقام حضرت مفتی صاحب [illegible] شیخ الحدیث والتفسیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

فمن أظلم ممن افترى على الله كذبا أو قال أوحي إلي ولم يوح إليه (قرآن)

الأصول الذهبية في رد الفئة القاديانية

ردِ قادیانیت کے زرّیں اصول

۱۹۹۰ء میں دارالعلوم دیوبند میں دِیے گئے علمی اسباق

افادات

سفیرِ ختمِ نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ

مرتبہ

مولانا سلمان منصور پوری

مفتی شاہی مدرسہ مراد آباد بھارت

مقدمہ

علامہ ڈاکٹر خالد محمود (مانچسٹر)

ناشر

إدارۂ مرکزیۃ دعوۃ وارشاد

چنیوٹ ○ پاکستان

Maulana
MANZOOR AHMAD CHINIOTI
EX.MPA
[illegible]

(مولانا) منظور احمد چنیوٹی
[illegible]

۱۲ جون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت قبلہ ! [illegible] مد ظلکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں گزر رہی
دن بدن کمزور ہوں مگر کام سے پیچھے ہٹنا نہیں چاہتا۔ ہر دو نمبر
کتابچے موصول ہوئے آپ کی تصنیفوں کا فائدہ ہے کہ قادیانی حضرات بالکل
مشتعل ہو جاتے ہیں [illegible] ہے آپکی خصوصی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے
جسے میں چند دنوں کا مہمان نظر آتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ ایمان
پر نصیب فرمائے اور بخشش فرما دیں تو احسان ہوگا ہے۔
کتاب ربوہ سے چناب نگر ہے ارسال خدمت ہے اسمیں
تبدیلیوں کا اضافہ کرتا ہے نام میں اپنی طرف سے تبدیلی کرکے
ربوہ سے چناب نگر۔ جناب اسمعیل کا نام بھی [illegible] ہے ہمارے
پاس معلومات نہیں ہیں۔ خیال ہے کہ [illegible] اللہ جدید
اضافوں کے ساتھ ”زرین اصول“ ہے۔ اگر حبیب ہاشمی فوراً
[illegible] کراچی میں [illegible] کا ہیڈ کوارٹر بنایا جاتا ہے تو آپکے تعاون
کے بغیر ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت وسعادت کے ساتھ آپ کا سایہ
سعادت [illegible] آپکے فیوض و برکات
متمتع ہوتی ہے۔ ان دعاؤں کی خصوصی درخواست ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

مصنف ایک نظر میں

مولانا منظور احمد چنیوٹی 31 دسمبر 1931ء کو چنیوٹ کے راجپوت گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم چنیوٹ سے حاصل کی۔ 1951 میں مزید تعلیم کیلئے جامعہ اسلامیہ ٹنڈو الہ یار سندھ سے دورہ حدیث اور دیگر مدارس سے تفسیر، رد رفض اور رد قادیانیت کے خصوصی کورس کئے۔ 1952ء سے تدریسی سلسلہ شروع کیا۔ 1954ء میں ادارہ دعوت وارشاد امریکہ اور 1991ء میں انٹرنیشنل ختم نبوت یونیورسٹی چنیوٹ قائم کی۔ 1995 میں مدرسہ عائشہ للبنات کی بنیاد رکھی 1953ء کی ختم نبوت کے روح رواں تھے۔ پہلی بار 22 سال کی عمر میں چھ ماہ کے لئے گرفتار ہوئے۔ اب تک بیسیوں مرتبہ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کر چکے ہیں۔ رد قادیانیت کیلئے آپکی خدمات کو پوری دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ کو 23 مرتبہ حج اور بیسیوں مرتبہ عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہزاروں غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کرنے کی سعادت حاصل کی۔ رابطہ عالم اسلامی نے آپکی دینی خدمات کے اعتراف میں آپکو اپنے اخراجات پر کئی بار حج کرنے کی دعوت دی۔ عالم اسلام کے مقتدر مفتیان عظام سے فتویٰ حیات مسیح حاصل کیا۔ مختلف موضوعات پر متعدد ضخیم کتابیں اور ان گنت پمفلٹ تحریر کر چکے ہیں۔ 43 غیر ملکی دوروں کے علاوہ لا تعداد ملکی وغیر ملکی کانفرنسوں میں شرکت کی اور مقالہ جات پڑھے۔ اعلیٰ علمی قابلیت اور امت کے مسائل سے گہری دلچسپی کی بناء پر انجمن تبلیغ اسلام مجلس عمل تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، مجاہدین احرار، حرکۃ الانصار، متحدہ علماء کونسل کے قابل قدر عہدوں پر بیک وقت فائز رہے۔ تین مرتبہ صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ بلدیہ چنیوٹ کے چیئرمین منتخب ہو کر اپنی دینی، انتظامی وسماجی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا چکے ہیں۔ اس وقت آپ پاکستان شریعت کونسل کے نائب امیر اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے سیکریٹری جنرل کے عہدوں پر فائز تھے۔

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زر ولی خان گلشن اقبال کراچی سے بڑے گہرے اور علمی مراسم تھے اپنے ہاں آخری جلسہ میں ان کو بڑے اعزاز سے مدعو کیا اور وفات سے چند گھنٹے قبل آخری تحریر انہی کے نام لکھی ہے۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

(میں تمام انبیاء کے اختتام پر آیا ہوں اور میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا)

پنجاب اسمبلی نے ربوہ کا نام چناب نگر رکھا

پنجاب اسمبلی کا تاریخ ساز فیصلہ

ایک عظیم مجاہد ختم نبوت کی قادیانیت کے سد باب کے لئے پچاس سالہ تاریخ ساز اور معرکۃ الآراء جدوجہد کی سرگزشت

چنیوٹ سے پنجاب اسمبلی تک کی کہانی .... مولانا منظور احمد چنیوٹی کی زبانی

تصنیف

حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

پیش لفظ شیخ التفسیر محدث دوراں حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان مدظلہ

منجانب

شعبہ نشر و اشاعت

الجامعۃ العربیۃ احسن العلوم

بلاک ۲، گلشن اقبال کراچی